OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

کلیہ الشریعہ کے نصاب کا گریجویٹس کی تعلیم وتربیت پر اثر: کنز المدارس بورڈ کے نصاب کی روشنی میں سروے ریسرچ

Impact of the *Kulliyāt al-Sharīʿah* Curriculum on *Graduates'* Learning and Formation: A Survey Study within the *Kanz al-Madāris* Framework

Dr Hafiz Ahmed Saeed Rana
Professor Department of Arabic, Dar-ul-Madina International University, Islamabad/Postdoctral researcher, Punjab University, Lahore
Email: hafizahmadsaeed90@gmail.com
ORCID: 0000-0002-0572-5428
Muhammad Sohail
MBA Executive, Department of Management Sciences, Times University Multan/MPhil research scholar, Department of Philosophy, BZU, Multan
Email: sohail.shq1@gmail.com
ORCID: 0000-0003-3127-0620

Abstract

This mixed-methods study assessed the perceived educational and formative impact of *Kulliyāt al-Sharīʿah*—a four-year, HEC-recognized Islamic scholars' program operated under the Kanz al-Madāris Board. Using a cross-sectional convergent design, we surveyed current students across semesters (n=50) on a 5-point Likert scale (1=strongly disagree to 5=strongly agree; "6" coded as N/A and excluded; reverse-worded items rescored). Quantitative analyses produced item and composite descriptives, percentage agreement (Pct 4–5), reliability, and inter-composite correlations; three open-ended questions were thematically coded. Internal consistency was strong (Cronbach's α=0.897). Composite means ranged from 3.82 to 4.61, with Overall Impact highest

CC BY

(Mean=4.61). Agreement was very high for *Overall Impact* (Pct=95.74%), *Fiqhi Usul* (83.33%), *Dialogue & Ḥikmah* (82.35%), and *Time & Spiritual Discipline* (80.85%); moderate for *Teaching Resources* (73.93%); and comparatively lower for *Lughvi (Arabic) Skills* (65.54%). Correlations were moderate-to-strong, notably *Akhlaqi Qiyam* with *Fiqhi Usul* (r=0.85), *Teaching Resources* with *Qur᾽an–Hadith* (r=0.77), and *Time–Spiritual* with *Seerat–Maqasid* (r=0.72), indicating coherent gains linking ethical formation, methodological reasoning, and spiritual discipline. Narrative responses converged with the statistics: students described clearer maqāṣid-oriented reasoning, stronger ethical self-regulation (e.g., restraint in anger, civility in disagreement), and greater regularity in worship and time management. Development needs clustered around Arabic grammar/reading fluency and fuller access to library/online portals. Overall, the program appears to deliver substantial cognitive, ethical, and spiritual benefits aligned with its aims, while highlighting actionable improvements. We recommend intensified Arabic practice (e.g., iʿrāb drills and graded readers with parse-and-gloss), structured think-aloud feedback in class, and strengthened library/digital provision to equalize learning supports across cohorts.
Keywords: Islamic Higher Education; Kulliyāt al-Sharīʿah; Kanz al-Madāris; Curriculum Impact; Graduates

1. تعارف (Introduction)

1.1. کلیہ ُالشریعہ و کنز ُالمدارس: نصابی وانتظامی سیاق

(Kulliyat al-Shariʻah and Kanz al-Madaris: Curricular and Administrative Context)

دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت اندرون و بیرونِ ملک ایسے متعدّد تعلیمی ادارے قائم ہیں جہاں طلبہ و طالبات کو زیورِ علم سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ ان اداروں میں حفظ و ناظرۂ قرآن، تجوید و قراءت، درسِ نظامی (عالم کورس)، مختلف تخصّصات (اسپیشلائزیشن)، کلیۂ الشریعہ (اسلامی اسکالرز کورس) اور دیگر متفرق اسلامی کورسز کی تعلیم دی جاتی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تعلیمی سفر کا آغاز 8 دسمبر 1990ء کو بانئ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری حفظہ اللہ نے کراچی کے علاقے شوریکوٹ گارڈن سے کیا، جہاں پہلی بار حفظ و ناظرہ کا ادارہ بنام "مدرسۃُ المدینہ" قائم ہوا۔ پھر 1994ء میں نیو کراچی کے علاقے گودھرا کالونی میں لڑکوں کے لیے درسِ نظامی کے ادارے "جامعۃُ المدینہ" کی بنیاد رکھی گئی۔ لڑکیوں کے لیے اسی طرز

پر درسِ نظامی کا آغاز چار سال بعد 1999ء میں بابری چوک گرومندر کراچی میں ہوا۔ بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیشِ نظر 12 فروری 2012ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بیرونِ ممالک آن لائن حفظ وناظرہ اور دیگر اسلامی کورسز بھی شروع کیے گئے جو دنیا کے مختلف ممالک میں ہزاروں طلبہ وطالبات تک علمِ دین پہنچا رہے ہیں۔[1]

دینی تعلیم کے اسی منظم سلسلے کو باقاعدہ ایک مرکزی تعلیمی بورڈ کی شکل دینے کے لیے دعوتِ اسلامی نے حکومت سے رجوع کیا۔ بالآخر وفاقی وزارتِ تعلیم وفنی تربیت، حکومتِ پاکستان نے 27 اپریل 2021ء کو نوٹیفکیشن نمبر-*NCC/RE-1-46/2014* کے تحت دعوتِ اسلامی کے وفاقی دینی تعلیمی بورڈ "**کنزُ المدارس بورڈ**" کی منظوری دے دی۔ اس اہم پیش رفت کے بعد ملک بھر میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ مدارس اور جامعات اس بورڈ سے ملحق ہوگئے اور یوں ایک منظم امتحانی اور تعلیمی نظام رائج ہوا۔ کنز المدارس بورڈ کے تحت ملک بھر کے طلبہ وطالبات یکساں نصاب کے ساتھ زیورِ علم سے آراستہ ہو رہے ہیں، اور یہ سلسلہ اندرونِ ملک ہی نہیں بلکہ بیرونِ ملک اسلامی تعلیمی اداروں تک وسیع کیا جاچکا ہے۔[2]

کنزالمدارس بورڈ کے اغراض ومقاصد

کنز المدارس ایک وفاقی دینی تعلیمی بورڈ ہے جس کے اغراض ومقاصد پاکستان کے دینی وملّی تعلیمی اہداف سے ہم آہنگ رکھے گئے ہیں۔ اس بورڈ کے قیام کا بنیادی مقصد رضائے الٰہی کا حصول اور ایسے افراد کی تیاری ہے جو دین وملت کی خدمت کے لیے علمی وعملی طور پر تیار ہوں۔ کنز المدارس بورڈ کے کلیدی مقاصد میں سے چند یوں ہیں:

- **جامع وجدید نصاب کا نفاذ:** دینی اور قومی تعلیمی مقاصد کا عکاس ایسا جامع نصاب نافذ کرنا جو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو اور انسانیت کی فلاح وکامیابی کا ضامن ہو۔ اس میں قرآن وسنت کی تعلیم کا فروغ اور عصری علوم کا مناسب امتزاج شامل ہے۔
- **تحفظِ عقائد ونظریات:** طلبہ کو اسلامی عقائد ونظریات کی مکمل تعلیم دے کر ان کے ایمان کی حفاظت کرنا اور گمراہ کن نظریات سے بچانا۔ بنیادی فرض علوم کی تفہیم کرا کے زندگی کو اسلام کے اساسی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کی تربیت دینا۔
- **عملی وفنی تربیت:** پروفیشنل زندگی میں معاون ہنر فراہم کرنا بھی مقصد ہے تاکہ فارغ التحصیل طلبہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں بہتر کارکردگی دکھا سکیں۔ مثلاً کمپیوٹر اور دیگر فنی مہارتوں کی تعلیم کا اہتمام جو عملی زندگی میں کام آئے۔
- **اسلامی تہذیب وتربیت:** مدارس کا ماحول خالص علمی وتحقیقی رکھنے کے ساتھ ساتھ طلبہ کی اخلاقی وروحانی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ معاشرتی آداب، اسلامی تہذیب وتمدّن کی ترقی اور طلبہ میں جذبۂ خدمتِ خلق پیدا کرنا بورڈ کے اہم اہداف میں شامل ہے۔

- **مخلص اور باکردار افراد کی تیاری:** دین وملت سے مخلص، خدمتِ خلق کے جذبے سے معمور اور صاحبِ کردار افراد تیار کرنا جو آگے چل کر تعمیرِ انسانیت اور اصلاحِ معاشرہ میں مؤثر کردار ادا کریں۔
- **معیاری تدریس و تحقیق:** جدید طرزِ تدریس کی ترویج، عالمی معیارِ تعلیم سے مطابقت اور تحقیق کے رجحان کو فروغ دینا بھی مقاصد میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لیے صوتی وبصری معاونات (*A V Aids*) مثلاً وائٹ بورڈ، چارٹ، ملٹی میڈیا وغیرہ سے استفادہ کرنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا قیام عمل میں لایا گیاہے تاکہ نصابی کتب کی تدوین و تحقیق اور جدید تحقیقی جرائد کی اشاعت کو ممکن بنایا جاسکے۔
- **فارغ التحصیل طلبہ کی راہنمائی:** کنزالمدارس سے پڑھ کر نکلنے والے قابل افراد کی صلاحیتوں کے مطابق سرکاری ونجی محکموں میں ملازمت کے حصول میں معاونت فراہم کرنے کے لیے *Job Placement* شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے باصلاحیت فارغین کی مناسب مقام پر کھپت بورڈ کی ترجیحات میں شامل ہے۔
- **اساتذہ کی تربیت:** تعلیمی اداروں میں تدریس کے عملی و اطلاقی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے اساتذہ کی تعلیمی وفنی تربیت کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے تاکہ اساتذہ جدید ترین تدریسی مہارتوں سے روشناس رہیں۔
- **کتب خانوں کا قیام:** مدارس میں طلبہ و اساتذہ کی علمی تحقیق اور مطالعاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہر ممکن سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ جدید تحقیقی جرائد ورسائل اور حوالہ جاتی کتب تک رسائی کے لیے مرکزی وملحقہ اداروں میں لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا گیاہے۔

مندرجہ بالا مقاصد کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کنزالمدارس بورڈ صرف روایتی دینی تعلیم تک محدود نہیں بلکہ ہمہ جہت ترقیاتی اہداف رکھتاہے۔ یہ ادارہ ایک طرف دینی علوم کی ترویج کر رہاہے تو دوسری جانب طلبہ کی کردار سازی، فکری تربیت اور معاشرتی بہبود کو بھی اپنے دائرۂ کار میں لارہاہے۔[3]

انتظامی ڈھانچہ اور الحاق کا نظام

کنزالمدارس بورڈ کے تحت تمام امور کی نگرانی اور فیصلہ سازی کے لیے ایک مرکزی **مجلسِ عاملہ** (ایگزیکٹو کمیٹی) قائم ہے جو بورڈ کی پالیسیوں اور اہداف کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ دار ہے۔ بورڈ کے انتظامی ڈھانچے میں مختلف شعبہ جات اور بورڈز شامل ہیں جو اپنے اپنے دائرے میں خدمات انجام دیتے ہیں:[4]

- **افتاء بورڈ:** بورڈ کی تمام پالیسیوں کی شرعی جانچ پڑتال اور راہنمائی کے لیے سینئر مفتیانِ کرام پر مشتمل افتاء بورڈ قائم کیا گیاہے، تاکہ تعلیمی اور انتظامی معاملات شریعت کے مطابق رہیں۔

- **تعلیمی بورڈ:** ماہرینِ تعلیم پر مشتمل تعلیمی بورڈ نصاب کی تیاری اور اس کے جائزے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ یہ بورڈ عصری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جامع نصاب مرتب کر کے متعلقہ تعلیمی اداروں کو فراہم کرتا ہے، اور وقتاً فوقتاً نصاب کا جائزہ لے کر ضروری ترامیم وسفارشات تیار کرتا ہے جو حتمی منظوری کے لیے مجلس عاملہ کو پیش کی جاتی ہیں۔
- **امتحانی بورڈ:** کنز المدارس کا امتحانی نظام منصفانہ اور مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے امتحانی بورڈ قائم ہے۔ یہ بورڈ طے شدہ نظام الاوقات کے مطابق امتحانات کا انعقاد اور نتائج کا اجرا کرتا ہے، نیز اسناد اور رزلٹ کارڈز جاری کرنے کا مجاز ہے۔ کنز المدارس کے تحت درج ذیل کورسز / درجات کے امتحانات اس وقت منعقد کیے جاتے ہیں: حفظ القرآن و ناظرہ، تجوید و قراءت، درسِ نظامی (الدراسات العربیہ والاسلامیہ عامہ / خاصہ)، تخصصات (مختلف شعبہ جات مثلاً فقہ، حدیث، تفسیر وغیرہ) اور کلیۃ الشریعہ کا امتحان۔
- **لیگل ایڈوائزری بورڈ:** کنز المدارس بورڈ کی پالیسیوں کو ملکی قانون کے مطابق رکھنے کے لیے ماہرینِ قانون پر مشتمل ایک مشاورتی بورڈ موجود ہے جو قانونی امور میں راہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- **دیگر شعبہ جات:** مالی امور کی نگرانی کے لیے فنانس ڈیپارٹمنٹ، بورڈ کی ویب سائٹ اور آن لائن پورٹل کی نگرانی کے لیے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ، بورڈ کی اخباری و تشہیری سرگرمیوں کے لیے میڈیا ڈیپارٹمنٹ، تحقیق و تصنیف کے امور کے لیے *R&D* ڈیپارٹمنٹ، فارغ التحصیل طلبہ کی رہنمائی کے لیے جاب پلیسمنٹ سیل اور تمام ریکارڈ محفوظ رکھنے کے لیے شعبۂ ریکارڈ جیسے شعبے قائم کیے گئے ہیں۔ یہ تمام شعبہ جات مل کر بورڈ کے نظام کو احسن انداز میں چلانے میں مصروف ہیں۔

کنز المدارس بورڈ کے ساتھ ملک بھر کے دینی ادارے منسلک ہیں۔ **ضابطۂ الحاق** کے مطابق کسی بھی مدرسے یا جامعہ کا کنز المدارس سے الحاق بورڈ کے مرکزی دفتر کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ الحاق کے بنیادی تقاضوں میں یہ شرط سرفہرست ہے کہ متعلقہ ادارہ **مسلکِ اہلِ سنت وجماعت** کا پابند ہو اور کسی بھی غیر قانونی یا غیر اخلاقی سرگرمی میں ملوث نہ ہو۔ الحاق کے لیے مقرر کردہ درخواست فارم کو مکمل بھر کر بورڈ کے صوبائی کوآرڈی نیٹر سے تصدیق کروانا لازم ہے۔ بورڈ کی مقررہ رجسٹریشن فیس، سالانہ تجدیدِ الحاق فیس، امتحانی فیس اور دیگر واجبات کی بروقت ادائیگی بھی ضروری قرار دی گئی ہے۔ تمام مطلوبہ شرائط کی تکمیل اور بورڈ کے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے توثیق کے بعد ہی الحاق کا سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مردانہ مدارس کے ساتھ ساتھ خواتین کے مدارس و جامعات بھی کنز المدارس بورڈ سے الحاق کر سکتے ہیں، تاہم مخلوط تعلیم کی کسی صورت اجازت نہیں– لڑکوں اور لڑکیوں کے ادارے علیحدہ علیحدہ حیثیت میں الحاق پذیر ہوں گے۔

بورڈ کے دائرۂ کار (سکوپ) کی بات کی جائے تو کنز المدارس بورڈ نہ صرف پاکستان بھر کے شہروں اور قصبات میں قائم دینی مدارس تک محدود ہے بلکہ بیرونِ ملک بھی جہاں دعوتِ اسلامی کے تحت مدارس قائم ہیں، وہاں اس بورڈ کا نصاب و نظام نافذ کیا جا رہا ہے۔ کنز المدارس سے جاری کردہ اسناد کو سرکاری تعلیمی اداروں اور جامعات میں بھی پذیرائی حاصل ہے۔ حکومتِ پاکستان کے ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) نے اپنے نوٹیفیکیشن نمبر RE/2014/146 مورخہ 27 اپریل 2021ء کے تحت کنز المدارس بورڈ کے تحت جاری ہونے والی شہادۃُ العالمیہ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ کی ڈگری کو مساویت عطا کی ہے۔ یعنی کنز المدارس بورڈ سے شہادۃُ العالمیہ کرنے والے طلبہ کی اسناد کو سرکاری طور پر **ایم۔اے (عربی واسلامیات)** کے برابر تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ اعتراف نہ صرف طلبہ کے لیے ایک اہم اعزاز ہے بلکہ اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ بورڈ کا تعلیمی معیار اعلیٰ سطح کا ہے۔[5]

کلیۃُ الشریعہ-فارغ التحصیل گریجویٹس کے لیے اسلامی اسکالرز کورس

دورِ حاضر میں ایسے افراد کی بھی بڑی تعداد ہے جو کالج یا یونیورسٹی کی ڈگریاں رکھنے کے باوجود دین کا گہرا علم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہی گریجویٹ اور پروفیشنل حضرات وخواتین کے لیے کنز المدارس بورڈ نے ایک منفرد چار سالہ کورس بعنوان **"کلیۃُ الشریعہ "** کا آغاز کیا ہے۔ کلیۃُ الشریعہ بنیادی طور پر اسلامی اسکالرز کا کورس ہے جس کے نصاب کو ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) نے منظور کیا ہے۔ یہ پروگرام چار سال (آٹھ سمسٹرز) پر محیط ہے اور کامیابی سے مکمل کرنے والوں کو ایک مستند سند عطا کی جاتی ہے جو مساوی طور پر ایم اے اسلامیات کے درجے کی حامل ہے۔ اس کورس میں جدید تعلیمی نظام (سمسٹر سسٹم، کریڈٹ آورز وغیرہ) کو اختیار کیا گیا ہے اور دینی وعصری علوم کا ایسا حسین امتزاج پیش کیا گیا ہے جو پہلے کسی دینی ادارے میں اس انداز سے رائج نہیں تھا۔

کلیۃُ الشریعہ کے نصاب میں متعدد قدیم وجدید علوم وفنون کو شامل کیا گیا ہے۔ طلبہ کو قرآن اور علوم القرآن، حدیث اور علوم حدیث، فقہ واصولِ فقہ، اسلامی عقائد (علمِ کلام)، سیرتِ طیبہ، اسلامی تاریخ، تقابلِ ادیان، تصوف، اخلاقیات، دعوت و تبلیغ کے اصول، عربی ادب وزبان، منطق وفلسفہ، انگلش لینگوئج، کمپیوٹر اور تحقیقی اصول سمیت بہت سے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ یوں سمجھئے کہ روایتی دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید دور کے تقاضوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے جو بھی ضروری علمی شعبے ہو سکتے ہیں، وہ سب اس کورس کا حصہ ہیں۔ اس جامع نصاب کا مقصد ایسے اسکالر تیار کرنا ہے جو قرآن وحدیث کا گہرا فہم بھی رکھتے ہوں اور دورِ جدید کے علمی چیلنجز کا جواب دینے کی قابلیت بھی۔[6]

کلیۃُ الشریعہ میں داخلے کی شرائط: اس پروگرام میں داخلے کے لیے کم از کم گریجویشن (14 یا 16 سالہ تعلیم) شرط ہے۔ یعنی بی اے / بی ایس یا مساوی ڈگری رکھنے والے امیدوار ہی درخواست دے سکتے ہیں۔ ہر امیدوار کے لیے ایک ابتدائی اسکریننگ

ٹیسٹ پاس کرنا بھی ضروری ہے، جس کے ذریعے ان کی بنیادی دینی معلومات اور تعلیمی استعداد کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ بورڈ کی پالیسی کے مطابق وہ امیدوار جو پہلے سے کسی دینی مدرسے سے فارغ التحصیل ہیں (عالم یا فاضل ہیں) یا وہ پروفیشنل حضرات مثلاً وکلاء، ججز، کالجز و یونیورسٹیز کے اساتذہ و طلبہ جو اسلامک اسکالر بننے کا جذبہ رکھتے ہوں، انہیں داخلے میں ترجیح دی جاتی ہے۔ اس ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ ایسے افراد کا علمی پس منظر اور سنجیدگی کورس کی تکمیل میں معاون ثابت ہوتی ہے اور وہ دوسرے طلبہ کے لیے بھی تحریک کا باعث بنتے ہیں۔[7]

ملحقہ جامعات کے لیے شرائط: کنز المدارس بورڈ اپنی زیر نگرانی ملحقہ جامعات و مدارس کو کلیۃ الشریعہ پروگرام جاری کرنے کی اجازت بعض شرائط کے ساتھ دیتا ہے۔ مثلاً کوئی بھی ادارہ جو یہ پروگرام شروع کرنا چاہتا ہے اس میں پہلے سے درسِ نظامی (عالم کورس) شہادۃ العالمیہ تک جاری ہونا ضروری ہے، تاکہ اعلیٰ تعلیم کا ماحول اور تجربہ موجود ہو۔ نیز ادارے کے اساتذہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہوں جو ڈگری سطح کے مضامین پڑھا سکیں۔ ادارے میں طلبہ و طالبات کے لیے تمام ضروری سہولیات سے آراستہ مناسب کلاس رومز ہونا شرط ہے۔ ایک وسیع و جامع کتب خانہ (لائبریری) کا ہونا نہایت اہم ہے جہاں حوالہ جاتی کتب اور کورس کی مجوّزہ کتابیں دستیاب ہوں۔ اسی طرح طلبہ کی تعداد کے تناسب سے کم از کم نصف تعداد کے برابر جدید کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت بھی مہیا کرنے کی ہدایت ہے تاکہ طلبہ عصری تحقیقی ذرائع سے فائدہ اٹھا سکیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کے لیے کلیۃ الشریعہ کی کلاسز علیحدہ علیحدہ کیمپس و مدارس میں منعقد ہوتی ہیں، مخلوط تعلیم کی کسی صورت اجازت نہیں ہے۔[8]

نظام اور نصاب: کلیۃ الشریعہ ایک چار سالہ پروگرام ہے جسے آٹھ سمسٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر سمسٹر تقریباً 4 سے 5 ماہ (17 ہفتے) پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں 16 ہفتے تدریس ہوتی ہے اور آخری ایک ہفتے میں سمسٹر امتحانات منعقد کیے جاتے ہیں۔ مجموعی طور پر پروگرام کے دوران کم از کم **144 کریڈٹ آورز** پڑھائے جاتے ہیں۔ ہر سمسٹر کے لیے بورڈ نے پہلے سے منظور شدہ نصاب اور کتابوں کی فہرست مہیا کی ہے، جس کے مطابق تدریس ہوتی ہے۔ طلبہ کی تعلیمی کارکردگی جانچنے کے لیے ہر سمسٹر میں مڈ ٹرم اور اختتامی امتحانات کے علاوہ اسائنمنٹ اور پریزنٹیشن جیسی سرگرمیاں بھی شامل ہو سکتی ہیں (جامعہ کی اپنی پلاننگ کے مطابق)۔ کلاس میں حاضری سے متعلق سخت قواعد ہیں جن کے تحت ہر طالب علم کو فائنل امتحان میں بیٹھنے کے لیے کم از کم 75٪ کلاسز حاضر ہونا لازمی ہے۔ اگر کوئی طالب علم بلا اجازت مسلسل سات دن غیر حاضر رہے تو اس کا نام خارج کیا جاسکتا ہے۔ کسی مخصوص کورس و مضمون میں اگر حاضری 75٪ سے کم ہو تو طالب علم کو اگلے سمسٹر میں وہ کورس دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔ یہ تمام قواعد و ضوابط اس لیے بنائے گئے ہیں تاکہ طلبہ پوری توجہ اور تسلسل کے ساتھ تعلیم حاصل کریں اور کورس کو مقررہ مدت میں بخوبی مکمل کریں۔[9]

سمسٹر 1[10]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں) اور مختصر نصاب
1	التربیۃ الإسلامیۃ	اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ اوّل تا سوم)، ارکانِ اسلام —اسلامی نظریۂ حیات، ارکانِ دین اور بنیادی اخلاقی آداب کا تعارفی مطالعہ؛ روزمرہ اعمال کی شرعی رہنمائی۔
2	التجوید	مدنی قاعدہ، فیضانِ تجوید، علم التجوید —مخارج وصفاتِ حروف، حروفِ مدّ ولین، قواعدِ وقف و ابتداء؛ صحیح تلفظ و قراءت کی ابتدائی مشقیں۔
3	العربیۃ الوظیفیۃ	العربیہ للطالبین (مستوی الاوّل)، طریقہ جدیدہ (۱–۳)، إنشاء العربیہ —سادہ گفتگو، روزمرہ جملے، عملی مکالمہ؛ عربی تحریر کی ابتدائی مشق۔
4	القراءۃ العربیۃ	خلاصۃ النحو، ہدایۃ النحو، النحو الواضح، جامع أبواب الصرف، قواعد الصرف —بنیادی صرف و نحو، اعراب کی پہچان، سادہ نصوص کی قراءت و فہم۔
5	العقیدۃ والفقہ	کتاب العقائد، فرض علوم سیکھیے (اوّل تین ابواب) —ضروری عقائدِ اہلسنت، طہارت و نماز کے بنیادی مسائل، اعتقادی انحرافات کی پہچان۔
6	السیرۃ النبویۃ	آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری سیرت، سیرتِ رسول عربی —بعثت تا ہجرت اہم واقعات، اسوۂ نبوی کی عملی تطبیق، اخلاقِ نبوی کا تعارف۔
7	کتب للمطالعہ	سنتیں اور آداب، رسائل دعوتِ اسلامی، 550 سنتیں و آداب، اسلامی زندگی —شخصی واجتماعی آداب، سننِ نبوی پر عمل کی ترغیب۔

سمسٹر 2[11]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں) اور مختصر نصاب
1	التفسیر	تفسیر تعلیم القرآن / مفتاح الإحسان (پارے 1–5) —منتخب آیات کا ترجمہ و مفہوم، سورتوں کا تعارف، موضوعاتی ربط۔
2	الحدیث	مشکوۃ المصابیح —ایمان، علم، طہارت، آداب سے متعلق ابواب؛ حدیث متن فہم اور اخلاقی استنباط۔
3	العقیدۃ	کتاب العقائد؛ گلدستۂ عقائد واعمال (حصۂ عقائد)، فیضانِ فرض علوم (باب 1–2)، کفریہ کلمات سے متعلق سوال وجواب —اصولِ ایمان، اہلِ سنت کے معمولات، کفریہ وفاسد عبارات کی تنقیح۔
4	الفقہ	مختصر القدوری؛ نماز کے احکام، بہارِ شریعت (حصہ 3–5)، احکامِ صوم؛ فیضانِ رمضان —عبادات کے ضروری ابواب: نماز وروزہ کے قواعد وفقہی اصولِ عمل۔
5	العربیۃ الوظیفیۃ	خلاصۃ النحو، قواعد الصرف؛ نصاب النحو، نصاب الصرف —نحوی وصرفی قواعد کی مضبوطی، قراءت وتحریر میں عملی اطلاق۔

6	کتب للمطالعہ	نور العرفان، افہام القرآن، معرفۃ القرآن، تفسیر صراط الجنان، کنزالایمان، خزائن العرفان —ترجمہ ومفہوم کی بہتر بصیرت، سورتوں کے باہمی مناسبات۔

سمسٹر 3[12]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں) اور مختصر نصاب
1	التفسیر	تفسیر تعلیم القرآن / مفتاح الاِحسان (مزید پارہ/حصہ) —ترجمہ وشرح، موضوعاتی مضامین، سورتوں کی داخلی ساخت۔
2	الحدیث	مشکوۃ المصابیح؛ مسند الإمام أبي حنیفہ —الأطعمہ و الأشربہ، الرّقاق، فضائلِ قرآن؛ کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 7،8۔ اخلاقی وتربیتی مضامین۔
3	العقیدۃ	توضیح العقائد؛ بزرگوں کے عقائد؛ جاء الحق —اعتقادی ابحاث کی توضیح، بدعات وشبہات کا ردّ۔
4	الفقہ	مختصر القدوری؛ زکوۃ وحج کے ابواب؛ رفیق الحرمین؛ فتاوی حج وعمرہ؛ زکوۃ کے احکام؛ 30 واجباتِ حج —عباداتِ مالی وبدنی کے تفصیلی مسائل۔
5	السیرۃ النبویۃ	سیرت مصطفی ﷺ، فقہ السیرۃ —غزوات کے اثرات، عہدِ نبوی کا تہذیبی وسیاسی مطالعہ، اسوہ کی عملی جہات۔
6	کتب للمطالعہ	نور العرفان، افہام القرآن، معرفۃ القرآن، صراط الجنان، تفسیر نعیمی —ترجمہ وتفسیر میں مزید توسع۔

سمسٹر 4[13]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں) اور مختصر نصاب
1	التفسیر وعلومہ	تعلیم القرآن / مفتاح الاِحسان (پارے 11–14)؛ علم القرآن —قرآنی اصطلاحات وقواعد، سورتوں کے مضامین اور بین السُوَر ربط۔
2	الحدیث وعلومہ	سنن النسائی، سنن ابن ماجہ؛ شرح سنن نسائی، مصباح الزجاجۃ، کفایۃ الحاجۃ، إنجاح الحاجۃ —منتخب ابواب: معاملات، شہادات، طعام و شراب، آداب القضاء؛ اصولِ حدیث کا تعارف۔
3	العقیدۃ	النور المبین، دس اسلامی عقیدے؛ ضروریاتِ دین (منتخب صفحات) —ارکانِ ایمان، تقدیر، آخرت؛ کفریہ کلمات کی تنبیہ۔
4	الفقہ واصولہ	مختصر القدوری؛ تلخیص أصول الشاشي؛ الہدایہ؛ أصول الشاشي مع فصول الحواشي؛ حجیتِ فقہ —نکاح وطلاق، اصولِ فقہ کا اجمالی تعارف و تاریخ۔
5	السیرۃ النبویۃ	فقہ السیرۃ، سنن الترمذی؛ الشفاء، المواہب اللدنیۃ، المدارج —شمائل وخصائص، اسوۂ نبوی کے حقوق وآداب۔
6	کتب للمطالعہ	معرفۃ القرآن، صراط الجنان، تفسیر جلالین، فہمِ قرآن کے ضوابط، عجائب وغرائب القرآن، الفوز الکبیر —فہمِ قرآن کے اُصول اور کلاسیکی متون سے ربط۔

سمسٹر 5[14]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں)اور مختصر نصاب
1	التفسیر	تعلیم القرآن / مفتاح الاِحسان (پارے 15–18) —ترجمہ و تفسیر، سورتوں کی باہمی مناسبت کا تعمیقی مطالعہ۔
2	الحدیث	سنن اَبی داود؛ نعمۃ الودود —زکوٰۃ، نکاح، صوم کے منتخب ابواب؛ فقہی استنباط کی تمہید۔
3	العقیدۃ	سبحان السبوح...؛ ختمِ نبوت سے متعلق رسائل؛ الشفاء؛ مقالاتِ کاظمی — (2–1) ایمان بالرسول، ختمِ نبوت اور ردِّ فتنِ عصر۔
4	الفقہ	مختصر القدوری؛ فتاوی اہلسنت (بیوع و معاملات)، بہارِ شریعت (حصہ 11، 14)، الہدایہ —بیوع، اجارہ، شرکت، مضاربت، امانات و عاریت کے ابواب۔
5	علوم الفقہ	الحسامی، النامی —قیاس واستدلال کے مبادی، اصولی مباحث کی بنیاد۔
6	کتب للمطالعہ	معرفۃ القرآن، صراط الجنان، جلالین، عجائب / غرائب القرآن، الفوز الکبیر، زبدۃ الاِتقان —اصولِ فہمِ قرآن کی مزید پختگی۔

سمسٹر 6[15]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں)اور مختصر نصاب
1	التفسیر وعلومہ	تعلیم القرآن / مفتاح الاِحسان (پارے 19–22)؛ الفوز الکبیر —اسباب النزول، ناسخ و منسوخ، علومِ خمسہ، آیاتِ احکام کا تعارف۔
2	الحدیث	سنن الترمذی؛ شرح جامع ترمذی —طہارت تا صلاۃ، حج، مساجد و اعتکاف؛ ابواب کی تخریج و فقہی ربط۔
3	العقیدۃ	تمہید الایمان، تجلی الیقین؛ جاء الحق، مقالاتِ علمی —عقائد کی تقویت، شبہات کا علمی ازالہ۔
4	الفقہ	مختصر القدوری؛ فتاوی اہلسنت (نذر / اباحت)، بہارِ شریعت (15–16)، فتاوی رضویہ (ج 20–24)، الہدایہ —عبادات و معاملات کے تکمیلی مباحث۔
5	تاریخ الاِسلام	تاریخ الخلفاء؛ تاریخ اسلام —خلفائے راشدین کے فیصلے، بنو امیہ و بنو عباس کے علمی و سماجی اقدامات۔

سمسٹر 7[16]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں)اور مختصر نصاب
1	التفسیر وعلومہ	تعلیم القرآن / مفتاح الاِحسان (پارے 23–26)؛ زبدۃ الاِتقان —مصطلحاتِ تفسیر، اسباب النزول، ناسخ / منسوخ، حقیقت / مجاز کی تطبیق۔

2	الحدیث	صحیح مسلم؛ شرح امام نووی —فضائل قرآن، بیوع، فرائض، جہاد وسیر، آداب وبرّ وصلۂ رحمی، توبہ، قیامت وجنّت / نار۔
3	العقیدۃ	تمہید ابو شکور سالمی؛ شرح العقائد النسفیۃ، النبراس —وجودِ صانع، صفاتِ باری، اسماء الحسنیٰ، اثباتِ وحی؛ کلامی مباحث۔
4	الفقہ	مختصر القدوری؛ اصولِ وراثت، خلاصۃ الفرائض، السراجیۃ؛ فتاوی اہلسنت (وراثت)، بہارِ شریعت (20)، فتاوی رضویہ (ج26)، الہدایہ —وراثت وحدود کے مباحث، قواعد کی عملی تطبیق۔
5	الدعوۃ والارشاد / علم الأخلاق	المختصر فی علم الأخلاق؛ آداب الدین؛ نیکی کی دعوت کے اصول / فضائل؛ أیّها الولد؛ ہکذا افلندعُ...؛ مکارم الأخلاق؛ اصلاحِ اعمال (جلد اوّل) —داعی کے اوصاف، حکمتِ ابلاغ، تزکیۂ اخلاق کے مدارج۔

سمسٹر 8[17]

#	مضمون	متعلقہ کتاب(یں) اور مختصر نصاب
1	التفسیر وعلومہ	تعلیم القرآن / مفتاح الإحسان (پارے 27–30)؛ الأحمدیۃ (مسئلہ 3: نغمۂ قرآن کا جواز)؛ أحکام القرآن —سورتوں کا تعارف، احکامِ شرعیہ کا مقاصدی زاویہ۔
2	الحدیث و مصطلحات	صحیح بخاری؛ تیسیر مصطلح الحدیث؛ نصاب اصولِ حدیث؛ شرح نخبۃ الفکر—بدء الوحی، صلاۃ، تہجد، عمرہ، فضائلِ مدینہ، صلح، الأنبیاء / المناقب / الصحابہ / الرقائق / الفتن؛ اسماء الرجال کا تعارف۔
3	مقاصد الشریعۃ	جواہر البیان؛ أسرار الأحکام؛ فلسفۃ التشریع الإسلامی؛ حجۃ اللہ البالغۃ —مقاصدِ خمسہ، فلسفۂ احکام، علل وحِکم کی قرآنی وحدیثی اساس۔
4	أصول التحقیق	الموافقات (مقدمہ 1–6)؛ علومِ اسلامیہ میں تحقیقی مقالہ نگاری، اصولِ تحقیق — تحقیق کی اقسام، طریقِ کار، حوالہ واستناد، مقالہ کی ساخت وتسوید۔
5	تاریخ الإسلام	برصغیر واندلس: عروج وزوال کے اسباب، رفاہی وتعلیمی کارنامے؛ تاریخ اسلام —تہذیبی میراث واس سے معاصر اسباق۔
6	البحث العلمی (Thesis)	تحقیقی مقالہ (سپروائزر کی نگرانی میں) —منتخب موضوع پر مکمل تحقیق: مسئلہ بندی، لٹریچر ریویو، طریقِ کار، تجزیہ ونتائج، حوالہ جاتی معیارات کی پاسداری۔

کلیۃ الشریعہ کے نصاب کا اجمالی خاکہ: جیسا کہ اوپر ذکر ہوا، اس کورس میں علومِ اسلامیہ کا ایک وسیع مجموعہ پڑھایا جاتا ہے۔ ذیل میں کلیۃ الشریعہ میں پڑھائے جانے والے اہم مضامین کی فہرست دی جارہی ہے:

- **قرآن و تجوید:** فنِ تجوید (قرآنی مخارج و قواعدِ تلفّظ) اور ناظرہ خوانی، منتخب رکوعات کی حفظ اور ابتداءً ترجمہ قرآن، بعد ازاں اعلیٰ درجات میں تفسیر اور علوم القرآن کے مباحث۔

- **تفسیرِ قرآن:** قرآن پاک کا ترجمہ اور مختلف سورتوں کی تفسیر، ساتھ ہی اصولِ تفسیر، اسبابِ نزول، ناسخ و منسوخ اور علومِ قرآن کی تعلیم۔
- **حدیث و علومِ حدیث:** ابتدائی درجات میں چہل احادیث اور منتخب احادیث، پھر صحاحِ ستہ کی منتخب ابواب کی تدریس؛ ساتھ ہی علمِ مصطلح الحدیث (احادیث کی درجہ بندی کے اصول) اور اسماء الرجال کا تعارف تاکہ طلبہ احادیث کی صحت و سند کو سمجھ سکیں۔
- **فقہ و اصولِ فقہ:** فقہ حنفی کی آسان کتابوں سے آغاز کر کے بتدریج بلند پایہ متون تک فقہی ابواب پڑھائے جاتے ہیں۔ عبادات (نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج) سے معاملات (خرید و فروخت، نکاح و طلاق، وراثت وغیرہ) تک جملہ فقہی موضوعات شاملِ نصاب ہیں۔ اعلیٰ سمسٹرز میں اصولِ فقہ کی مبادیات اور فقہی استدلال (قیاس، اجماع، اجتہاد وغیرہ) کا بھی مطالعہ کروایا جاتا ہے۔
- **عقیدہ و علمِ کلام:** اسلامی عقائد کی بنیادی کتابوں سے لے کر اعلیٰ سطح پر علمِ کلام (*Theology*) کے مباحث تک نصاب کا حصہ ہیں۔ مثلاً ایمانیات (توحید، رسالت، آخرت وغیرہ) کی تفصیل، اچھے برے عقائد کی پہچان، ختمِ نبوت کا عقیدہ، تقدیر و تقدیر کے مسائل، شانِ صحابہ و اہلبیت وغیرہ جیسے موضوعات پڑھائے جاتے ہیں تاکہ طالب علم کے عقائد پختہ بنیادوں پر استوار ہوں۔
- **سیرتِ نبوی و اسلامی تاریخ:** ہر سال کسی نہ کسی مستند کتاب کے ذریعے نبی کریم ﷺ کی مبارک سیرت کا مطالعہ نصاب میں شامل ہے۔ ابتدائی حصوں میں آسان انداز کی سیرت کتب اور آخر میں سیرت کے تخصصاتی ابواب (شمائل، غزوات، فضائلِ نبوی) حدیث کی بڑی کتب سے منتخب کر کے پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تاریخِ اسلام کے اہم ادوار خصوصاً خلفائے راشدین کے فیصلے، بنو امیہ و بنو عباس کے ادوار کے تعلیمی و سماجی کارنامے اور برصغیر و اندلس کی اسلامی تاریخ پر بھی نظر ڈالی جاتی ہے تاکہ طلبہ کو اپنے ماضی اور تہذیبی ورثے کا شعور ہو۔
- **اخلاقیات و تصوف:** طلبہ کی کردار سازی کے لیے اسلامی اخلاقیات کو بطور مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ مثلاً آدابِ زندگی، حقوق العباد، حسنِ معاشرت اور سیرتِ اولیاء کے حالات کے ذریعہ طلبہ میں تقویٰ، للّٰہیت، خوفِ خدا، عشقِ رسول اور فکرِ آخرت جیسے جذبات پیدا کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ علمِ تصوف کی بنیادی کتابیں بھی کورس کا حصہ ہیں تاکہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے دل کی اصلاح اور باطن کی طہارت کی جانب رغبت دلائی جائے۔

- **دعوت و ارشاد:** دین کی تبلیغ کے اصول و آداب سکھانے کے لیے اس مضمون میں اسلامی معاشرے کی اصلاح کے طریقے، ایک داعی کے اوصاف، حکمتِ دعوت اور عصرِ حاضر میں دعوت کے ذرائع پر گفتگو ہوتی ہے۔ اس سے فارغ التحصیل طلبہ نہ صرف خود باعمل بنتے ہیں بلکہ دوسروں تک خیر کا پیغام پہنچانے کے قابل بھی ہوتے ہیں۔
- **عربی زبان و ادب:** چونکہ پورا کورس عربی کتب پر مشتمل ہے، اس لیے عربی زبان کی مہارت از بس ضروری ہے۔ نصاب میں ابتدا سے انتہا تک عربی قواعد (صرف و نحو) کی تدریس نئے اور آسان طریق پر کی جاتی ہے۔ ساتھ ہی عربی گفتگو اور تحریر کی مشق کروائی جاتی ہے۔ عربی ادب سے شغف پیدا کرنے کے لیے منتخب عربی قصائد اور ادبی ٹکڑے شامل ہیں جن کے مطالعے سے زبان دانی کے ساتھ ساتھ اسلامی تہذیبی ورثے سے وابستگی بھی بڑھتی ہے۔
- **اصولِ تحقیق اور مقالہ نویسی:** آخری سال میں طلبہ کو تحقیق کے اصول سکھائے جاتے ہیں۔ *Research Methodology* کے عنوان سے مضمون میں یہ بتایا جاتا ہے کہ علمی تحقیق کیسے کی جاتی ہے، حوالہ جات کا استعمال، مخطوطات کی پہچان، مقالہ / تھیسز لکھنے کا طریقہ وغیرہ کیا ہے۔ درحقیقت آٹھویں سمسٹر میں ہر طالب علم کو ایک تحقیقی مقالہ (*Thesis*) لکھنا لازمی ہوتا ہے جس کے لیے انہیں چھ ماہ کا عرصہ اور ایک سپروائزر میسر ہوتا ہے۔ اس عملی تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ کورس مکمل کرتے کرتے طالب علم ایک موضوع پر خود سے تحقیقی کام کرنا سیکھ جائیں اور تحریری و تنقیدی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوں۔

مندرجہ بالا خاکہ کلیۃ الشریعہ کے جامع اور متنوع نصاب کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کورس کے ذریعے جہاں ایک طرف طلبہ قرآن و حدیث اور فقہ و عقیدہ کے ماہر بنتے ہیں وہیں دوسری طرف ان کی تربیت ایسے انداز میں ہوتی ہے کہ وہ ایک باعمل مسلمان، بااخلاق شہری اور قابل داعی بن کر معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ یہی اس پروگرام کا نصب العین بھی ہے کہ دین کے گہرے علم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت اور کردار سازی پر توجہ ہو۔

مجموعی طور پر کنز المدارس بورڈ کا نصاب اپنے اندر ایک جامعیت لیے ہوئے ہے جو علومِ دینیہ کی گہرائی بھی فراہم کرتا ہے اور دورِ جدید کی ضروریات کا شعور بھی۔ خاص طور پر کلیۃ الشریعہ جیسے پروگرام اسی فکر کے ساتھ شروع کیے گئے ہیں کہ روایتی اور جدید تعلیم کا سنگم پیدا کیا جائے اور ایسا فارغ التحصیل تیار کیا جائے جو حقیقی معنوں میں عالمِ دین بھی ہو اور مصلحِ قوم بھی۔ اس تفصیلی سیاق و سباق کے بعد اب آگے چل کر اس تحقیق میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے کہ کلیۃ الشریعہ کے نصاب نے گریجویٹ طلبہ کی تعلیم و تربیت پر عملی طور پر کیا اثرات چھوڑے ہیں اور آیا یہ منفرد نصابی کوشش اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کس حد تک کامیاب ہے۔

1.2. پس منظر و مسئلہ کی نوعیت: (Problem Statement)

کنزُالمدارس کے تحت چلنے والا کلیہُ الشریعہ ایک چار سالہ، آٹھ سمسٹروں پر مشتمل مربوط پروگرام ہے جس کی علمی ہیئت میں قرآن وتفسیر، حدیث واصولِ حدیث، فقہ واصولِ فقہ، عربی زبان وادب، مقاصدِ شریعت اور سیرتِ نبوی ﷺ کو ایک ہم رُخ سلسلے کے طور پر جگہ دی گئی ہے۔ تدریس میں کلاسیکی متون کے انتخاب کے ساتھ جدید تدریسی معاونات—جیسے سمعی وبصری (AV) وسائل، آن لائن پورٹل اور لائبریری—کو نصابی مقاصد سے ہم آہنگ کیا گیا ہے تاکہ طالبِ علم محض متون کے حافظ نہ رہیں بلکہ مفہوم آفرینی، استدلال، اور معاصر مسائل پر تطبیق کی صلاحیت بھی حاصل کریں۔ یہ ترتیب اس سوچ کی عکاس ہے کہ دینی دانش کی اصل روح نصوص کے فہمِ عمیق اور ان کے عملی انزال (application) کے امتزاج سے ابھرتی ہے، اور اسی امتزاج سے فارغ التحصیل طلبہ میں علمی اعتماد، لسانی مہارت اور فقہی بصیرت نمو پاتی ہے۔

اسی کے ساتھ اس پروگرام کی ایک نمایاں جہت اخلاقی وروحانی تربیت ہے جسے محض ضمیمہ نہیں بلکہ نصاب کے مرکزی دھارے میں سمویا گیا ہے۔ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں کردار سازی، ادبِ اختلاف، خدمتِ انسانیت، وقت کے نظم اور عبادات میں دوام—یہ سب ایسے محاکی عناصر ہیں جو طالبِ علم کی باطنی ساخت کو سنوارتے ہیں اور اسے علمی صداقت کے ساتھ اخلاقی استقامت بھی فراہم کرتے ہیں۔ ہمارے عہد کے سماجی وابلاغی تناظر میں جہاں اقداری انتشار، معلوماتی ابہام اور توجہ کی تشتّت جیسی رکاوٹیں موجود ہیں، وہاں یہ نگرانی اور تربیتی نظم ناگزیر ہو جاتا ہے کہ تعلیم کے ساتھ تشکیلِ کردار بھی برابر پیش قدم رہے؛ یوں نصاب کا مقصد صرف جاننا نہیں، بلکہ بننا بھی ہے۔

تاہم اس پورے منظرنامے میں ایک واضح تحقیقی خلاء محسوس ہوتا ہے کہ کلیہُ الشریعہ جیسے مخصوص پروگرام کے بارے میں ایسے مقداری شواہد محدود ہیں جو طلبہ کے خود محسوس کردہ تعلیمی وتربیتی اثرات کو معتبر شماریاتی معیار کے ساتھ سامنے لائیں۔ عام طور پر مقالات نصاب کی فہرست یا تدریسی تجربات کا بیانیہ تو فراہم کرتے ہیں، مگر یہ نسبت کم زیرِ بحث آتی ہے کہ انہی نصابی اجزاء کی روشنی میں طالبِ علم کے علمی فہم (قرآن وحدیث وفقہ وعربی)، مقاصدی سوچ اور اخلاقی وروحانی رویّوں میں کتنی اور کس نوع کی تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ مزید یہ کہ تدریسی وادارتی وسائل—مثلاً اساتذہ کی بروقت رہنمائی، لائبریری کی دسترس، اور ملٹی میڈیا کے استعمال—کا ان مذکورہ نتائج کے ساتھ رشتہ کس درجہ قائم ہے، اس پر بھی ادارہ-مخصوص اور پیمانہ بند دلائل کم دستیاب ہیں۔

اس خلا کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ تربیتی اجزاء اور علمی مضامین کے باہمی ربط (interlinkages) کو ایک ہی پیمانے سے ناپ کر دکھانے والی تحقیقات نایاب ہیں؛ نتیجتاً یہ سوال تشنہ رہتا ہے کہ آیا اخلاقی تربیت اور سیرت پر مبنی رول ماڈلنگ واقعی علمی استدلال اور لسانی مہارتوں کو تقویت دیتی ہیں یا یہ اثرات نسبتاً خود مختار خطوط پر چلتے ہیں۔ اسی طرح تعلیمی مرحلے یا سمسٹر کی پیش رفت کے ساتھ طلبہ کے ادراک میں جو تفاوت ممکن ہے، وہ اکثر غیر منظّم مشاہدات کی شکل میں بکھرا رہتا ہے، حالاں کہ

پالیسی سازی کے لیے ایک باقاعدہ، قابلِ تکرار سروے ڈیزائن کی ضرورت ہے جو ان فرقوں کو معنی خیز انداز میں سامنے لائے۔

الغرض، مسئلہ یہ نہیں کہ نصاب محض کیا پڑھاتا ہے؛ اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ کیا "ڈھالتا" ہے، یعنی طالبِ علم کے علمی استدلال، اخلاقی کردار، سیرت اور مقاصدی بصیرت میں حقیقی دنیا کی سطح پر کس درجے کی تبدیلی محسوس ہوتی ہے، اور یہ تبدیلی نصابی، تدریسی اور اداراتی عوامل کے ساتھ کیسے وابستہ ہے۔ یہی خلا اس تحقیق کو جواز دیتا ہے کہ کلیۃُ الشریعہ کے مخصوص سیاق میں ایک جامع، معتبر اور مقداری سروے سے ان سوالات کے قابلِ ثبوت جواب فراہم کیے جائیں؛ تاکہ علمی اور عملی پالیسی سطح پر بامعنی و بہتر فیصلے ممکن ہوں۔

1.3. مقصدِ تحقیق: (Aims/Objectives)

- ⟸ کلیۃُ الشریعہ کے نصاب کے طلبہ پر ادراکِ اثر (علمی، مقاصدی، اخلاقی، روحانی) کی مقداری پیمائش۔
- ⟸ ذیلی مضامین کے باہمی تعلق (اخلاقی، روحانی، علمی، مقاصدی) کی جانچ۔
- ⟸ تدریسی و اداراتی وسائل (فیڈبیک، لائبریری، AV Aids) اور نتائجِ تعلیم و تربیت) کی نسبت کا اندازہ۔
- ⟸ سمسٹر کے لحاظ سے فرق (موازنہ و ریگریشن) کی پڑتال۔

1.4. سوالاتِ تحقیق: (Research Questions)

- ⟸ کلیۃُ الشریعہ کے نصاب کے نتیجے میں طلبہ کے علمی، مقاصدی اور اخلاقی و روحانی پہلوؤں پر ادراکِ اثر کی مجموعی سطح کیا ہے، اور یہ ادراک ہر ذیلی ساخت (اخلاقی تربیت، سیرت رول ماڈلنگ، مقاصدُالشریعہ، عربی، حدیث، فقہ، تدریس، وسائل، تحقیق، وقت نظم و تزکیہ) میں کس قدر نمایاں ہے؟
- ⟸ کیا اخلاقی و روحانی تربیت اور سیرت پر مبنی رول ماڈلنگ، علمی و مقاصدی فہم کے ساتھ بامعنی طور پر مربوط ہیں، اور کیا یہ باہمی نسبت مجموعی اطمینانِ پروگرام کی پیش گوئی بھی کرتی ہے؟
- ⟸ کیا تدریسی و اداراتی وسائل (اساتذہ کا فیڈبیک، لائبریری، پورٹل، ملٹی میڈیا وغیرہ) کے بارے میں طلبہ کا ادراک ان کے تعلیمی و تربیتی نتائج کے ساتھ مثبت اور بامعنی نسبت رکھتا ہے، اور کیا یہ نسبت مختلف سمسٹروں میں معنی خیز فرق کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے؟
- ⟸ غیر ساختہ سوالات میں بیان کی گئی نمایاں تعلیمی و اخلاقی خوبیاں کن مرکزی تھیمز کی صورت میں سامنے آتی ہیں، اور کیا ان تھیمز کی موجودگی متعلقہ کمیتی کمپوزٹس (مثلاً اخلاقی تربیت، سیرت رول ماڈلنگ، علمی مہارتیں) کے بلند اسکورز کے ساتھ ہم آہنگ پائی جاتی ہے؟

⟸ غیر ساختہ سوالات میں دی گئی نصابی وتدریسی وسائل سے متعلق تجاویز میں کون سے موضوعات غالب ہیں، اور کیا ان موضوعات کی ترجیح کمیتی طور پر کم اسکور والے پہلوؤں (خصوصاً تدریس، وسائل، تحقیق) سے مطابقت رکھتی ہے؟

⟸ غیر ساختہ سوالات میں بیان کردہ ذاتی واقعات وتجربات کس نوع کی اخلاقی وروحانی یا علمی تبدیلیوں کی نشان دہی کرتے ہیں، اور کیا ان تبدیلیوں کے تھیمز کمیتی طور پر وقت نظم وتزکیہ اور مجموعی کلی اسکور کے بلند درجات کے ساتھ منسلک پائے جاتے ہیں؟

1.5. حیثیتِ مطالعہ:(Significance)

یہ مطالعہ علمی سطح پر اس لیے نمایاں حیثیت رکھتا ہے کہ یہ کنزُالمدارس کے کلیہُ الشریعہ کے مربوط نصابی ڈھانچے کے تعلیمی (قرآن، حدیث، فقہ، عربی) اور تربیتی (اخلاقی تشکیل، سیرت رول ماڈلنگ، وقت کا نظم وتزکیہ) اثرات کو قابلِ پیائش اشاریات کے ذریعے جانچتا ہے۔ اس سے محض بیانیہ دعووں کے بجائے اعدادی شواہد فراہم ہوتے ہیں، جن کی بنا پر دینی تعلیم کے اثرات پر علمی مباحث زیادہ مستند اور نتیجہ خیز انداز میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ مقامی اردو دینی تحقیق میں یہ کام، نتائج پر مرکوز حوالہ پیش کرتا ہے، جو اسی نوع کے اداروں کے لیے قابلِ موازنہ بنیاد بھی مہیا کرتا ہے۔

اداراتی وعملی سطح پر تحقیقی شواہدی بنیاد(Evidence based) فیصلوں کی سمت رہنمائی کرتی ہے: کون سے اجزاء پہلے سے مضبوط ہیں اور کن پہلوؤں میں ترجیحی توجہ وترمیم درکار ہے۔ سمسٹر وار خلاصے، آئٹم-سطح اتفاق اور کمپوزٹ اسکورز ادارہ جاتی کوالٹی اشورنس، داخلی معیار بندی اور نصابِ نو کے لیے ٹھوس کارکردگی اشاریات مہیا کرتے ہیں، جس سے نصابی نصب العین اور تعلیمی حقیقت کے مابین خلیج کم ہوتی ہے اور پالیسی سطح پر قابلِ عمل اصلاحات کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

1.6. فرضیہ تحقیق:(Hypotheses)

⟸ **ف1:** اخلاقی تربیت اور سیرت رول ماڈلنگ کے کمپوزٹس کے درمیان **مثبت اور بامعنی باہمی تعلق** موجود ہے، اور یہ **تعلق علمی واصولی فہم** اور **مقاصدُالشریعہ** کے کمپوزٹس کے ساتھ بھی **مثبت** ہے۔

⟸ **ف2:** تدریسی واداراتی وسائل اور تحقیق کے کمپوزٹ کا اسکور **مجموعی اطمینان** اور **مجموعی کلی اسکور** کی **مثبت پیش گوئی** کرتا ہے($\beta>0$)۔

⟸ **ف3:** سینئر سمسٹرز (7–8) کے طلبہ کے **مجموعی اسکورز** اور **نظم وتزکیہ** کے اسکورز، جونیئر سمسٹرز (1–2) کے مقابلے میں **معنی خیز طور پر زیادہ** ہیں۔

⟸ **ف4:** عربی زبان، قرآنی فہم، حدیث ومصطلحات اور فقہ واصول کے کمپوزٹس آپس میں **مثبت طور پر مربوط** ہیں، اور ان کے مشترک اسکورز **مجموعی کلی اسکور** کی **مثبت پیش گوئی** کرتے ہیں۔

⟸ **ف5:** اخلاقی و روحانی متغیرات (اخلاقی تربیت، نظم و تزکیہ) **مجموعی اطمینان کی مثبت پیش گوئی** کرتے ہیں۔

⟸ **ف6:** سمسٹر کے اضافے کے ساتھ **مجموعی اسکور میں خطی مثبت رجحان** پایا جاتا ہے۔

⟸ **ف7:** ہر آئٹم (سوال) سطح چارٹس کی بنیاد پر کم از کم 70٪ آئٹمز (سوالات) میں اتفاق (اسکیل 4–5) 60٪ سے زائد ہو گا۔

2. سابقہ لٹریچر و نظریاتی فریم ورک (Literature Review & Theoretical Framework)

اسلامی تعلیم پر ہونے والی حالیہ ریسرچز میں ایک بنیادی فکر بار بار سامنے آتی ہے کہ جب نصاب کا نظم و نسق مضبوط ہو، یعنی نصاب کی باقاعدہ منصوبہ بندی، موثر نفاذ اور وقفے وقفے سے جائزہ موجود ہو تو گریجویٹس کے سیکھنے کے نتائج بہتر ہوتے ہیں۔ نوویتا (Mona Novita) اور اُن کے معاون محققین اس نکتے پر زور دیتے ہیں کہ یہ تینوں مراحل ایک دوسرے سے جڑے رہیں تو ادارے کی کارکردگی نمایاں ہوتی ہے۔[18]

یہی فکر آگے بڑھ کر امار اللہ (Abd Karim Amarullah)، علی (Hapzi Ali) اور انوار (Kasful Anwar) کی ریسرچز سے ترتیب پاتی ہے کہ صرف نصابی دستاویز کافی نہیں؛ اساتذہ کی کارکردگی، ادارے کے کام کی فضا (work culture) اور روزمرہ نظم بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں[19]۔ اس ساری ترتیب کو موجودہ زمانے سے مربوط کرنے کے لیے مولیادی (Mulyadi) نے واضح کیا کہ ڈیجیٹل دور میں تعلیمی نظام کو ٹیکنالوجی کے ساتھ چلانا ناگزیر ہے؛ اور ملیزال (Zelynda Zeinab Malizal) کے مطابق نصاب، ادارہ جاتی شناخت اور ڈیجیٹل ادغام کو ایک ساتھ لانا اب بنیادی ضرورت ہے۔[20] جیسے کہ کہا گیا ہے:

یہ ناگزیر ہے امید کی نمو کے لیے
گزرتا وقت اگر تھم گیا تو کیا ہو گا

ریسرچز کا دوسرا بڑا دھارا یہ بتاتا ہے کہ محض مذہبی مضامین پڑھانا کافی نہیں؛ دینی بنیاد کے ساتھ علمی اور عملی مہارتیں بھی دینا ہوں گی۔ سیریگار (Kardina Engelina Siregar) اور پُترا (Ali Musri Semjan Putra) لکھتے ہیں کہ عقیدت + مہارت کا امتزاج ہی طالبِ علم کو آگے بڑھاتا ہے۔[21] اس خیال کو عملی رخ بالو (Hidayanti Balu) اور اُن کے معاون محققین دیتے ہیں: اگر رہنمائی (mentoring)، پلیسمنٹ اور صنعتی رابطہ نصاب کے ساتھ جڑے ہوں تو گریجویٹس جاب ریڈی (Job ready) بنتے ہیں۔[22]

پھر یاقین (Nurul Yaqien) اور انکے معاون محققین گریجویٹ پروفائلز مرتب کرنے کی بات کرتے ہیں، جن میں قیادت، نظم و ضبط، اور ذمہ داری جیسے اوصاف کو خود نصاب کے اہداف میں شامل کیا گیا ہو، یعنی نصاب علمی معلومات کے

ساتھ کردار سازی بھی کرتا ہے۔[23] اسی رخ پر ستیاوان(Rahmadi Agus Setiawan)کے "رحمت للعالمین" والے فریم ورک سے سمجھ آتا ہے کہ جب نصاب کی اخلاقی غایت واضح ہو تو اس کا اثر سماج اور طالبِ علم دونوں پر مثبت پڑتا ہے۔[24]

ساتھ ہی ریسرچ ایک اہم کمزوری بھی دکھاتی ہیں؛ جیسا کہ عدمِ توازن۔ سیریگار (Kardina Engelina Siregar)متنبہ کرتی ہیں کہ اگر مذہبی مواد اور عملی مہارتوں میں توازن نہ رہے تو نصاب اپنی اصل مقصدیت کھو دیتا ہے۔[25] زین الدین(Zainuddin)اور اُن کے معاون محققین سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا موجودہ نصاب مستقبل کی مہارتوں (future competencies)کے مطابق ہے؟ اُن کے مطابق جب تک بازارِ کار اور نصاب کے درمیان خلا کم نہیں کیا جاتا، گریجویٹس کی صلاحیتیں پوری طرح سامنے نہیں آتیں۔[26] اسی خلا کو کم کرنے کے لیے اقبال(Muhammad Iqbal)اور معاون محققین ***MB-KM*** ماڈل کا تصور پیش کرتے ہیں جس سے نصاب میں لچک، بین المضامین ربط اور عملی مشق بڑھتی ہے۔[27]

مالی لحاظ سے فِندیانہ(Finda Findiana)اور بہار(Herwina Bahar)کی رائے ہے کہ اگر نصاب میں انٹرپرینیورشپ و فنڈنگ جیسے ماڈیول شامل ہوں تو ادارہ وسائل کے دباؤ سے نکل کر بہتر فیصلے کر سکتا ہے۔[28] قرآنی بنیاد اور سماجی ربط کی طرف آتے ہوئے معاولانا(Irsyad Maulana)بتاتے ہیں کہ مقاصدُالشریعہ کی روشنی میں جب نصاب سماج کی اصل ضرورتوں سے جڑتا ہے تو طالبِ علم مسئلہ فہمی اور حل میں پختہ ہوتا ہے۔[29] یہی بات فکری (Achmad Fadhel Fikri)اور اُن کے معاون محققین کی ریسرچ سے مضبوط ہوتی ہے جو دینی جامعات میں عربی، تحقیق اور سماجی مہارتوں کو مرکزی سمجھتے ہیں—یعنی فقہ، حدیث و تفسیر کے ساتھ زبان اور تحقیق کی مشق بھی اتنی ہی ضروری ہے۔[30] اسی سلسلے میں بہارالدین(Baharuddin)اور رفقا کہتے ہیں کہ متعلقہ نصاب وہ ہے جو بدلتے وقت کے چیلنجوں کے ساتھ ڈیجیٹل ادغام اور عملی ضرورتوں دونوں کو سامنے رکھتا ہے۔[31]

اصلاح کی سمتیں نسبتاً واضح ہیں۔ نوویتا(Mona Novita)کے مطابق نصاب کا نظم ونسق ایک باقاعدہ ڈھانچے کے ساتھ جاری رہے، ملیزال(Zelynda Zeinab Malizal)، دیانہ(Diana)اور شاپاوی (Ahmad Muzammil Mohamed Shapawi) کے مطابق ڈیجیٹل ادغام اور تدریجی و تجدیدی سوچ کو ترجیح دی جائے، اور اقبال(Muhammad Iqbal)کے مطابق نصاب میں ***MB-KM*** جیسے لچک دار ماڈلز اپنائے جائیں۔[32]

دوسری جانب یاقین(Nurul Yaqien)، بہاردین(Baharuddin)اور معاولانا (Irsyad Maulana)اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت، مسلسل فیڈبیک اور ادارہ جاتی تعاون کو لازمی ستون قرار دیتے ہیں—یعنی اصلاح صرف دستاویز بدل دینے سے نہیں آتی، استاد اور نظام دونوں کو ساتھ بدلنا پڑتا ہے۔ اور قدیم نکتہ منادی (M. Munadi 2016)کا بھی یہی تھا کہ پروگرام سطح پر تنقیدی جائزہ جاری رہے، تاکہ کمزوریاں بروقت نظر آئیں اور سدھار ممکن ہو۔[33] یوں

مجموعی تصویر یہ بن جاتی ہے کہ جہاں نصاب کا نظم ونسق مضبوط ہو، ڈیجیٹل سہولیات دستیاب ہوں، بازارِ کار سے ربط ہو، اور اخلاقی مقصدیت نمایاں ہو؛ وہاں گریجویٹس کی علمی اور اخلاقی تربیت بہتر دکھائی دیتی ہے۔

چیلنج یہ ہے کہ ان سب پہلوؤں میں توازن قائم رکھا جائے کیونکہ اگر ایک رُخ بہت مضبوط ہو اور دوسرا کمزور، تو حتمی نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ اور انکا حل ریسرچز نے خود بتا دیا ہے کہ جن میں اساتذہ کی تربیت، مسلسل جائزۂ نصاب، جاب ریڈی نیس کی حکمتِ عملی، انٹرپرینیورشپ یا فنڈنگ کے راستے وغیرہ یہ سب اگر ساتھ ساتھ چلیں تو پروگرام اپنے اہداف تک زیادہ اعتماد سے پہنچتا ہے۔

کنزُالمدارس کے کلیہ ُالشریعہ جیسے پروگرام کے لیے یہ ریسرچز عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں:

- ⇐ نصاب کی منصوبہ بندی، نفاذ اور جائزہ کو باقاعدہ بنائیں
- ⇐ تحقیق اور سافٹ اسکلز کو فقہ، حدیث اور تفسیر کے ساتھ مضبوطی سے جوڑیں
- ⇐ سیکھنے سکھانے کے عمل میں ڈیجیٹل وسائل کو بڑھائیں
- ⇐ اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی اور ادارہ جاتی تعاون کو مستقل پالیسی بنائیں
- ⇐ اور ہر سمسٹر کے بعد سنجیدہ، اعداد و شواہد پر مبنی جائزہ لیں؛ تاکہ نصابی دستاویز اور گریجویٹس پر مرتب ہونے والے اثرات آپس میں قریب تر رہیں۔

2.1. مفہومات کی عملی تعریفیں (Operational Definitions)

اسکورنگ کا عمومی طریقہ	سوالنامے کی ہر عبارت پر طلبہ نے 1 سے 5 تک درجہ دیا ہے (1 = مکمل اختلاف، 5 = مکمل اتفاق)۔ ہر مفہوم کے لیے متعلقہ عبارات کے نمبروں کا اوسط نکالا گیا؛ یہی اوسط اس مفہوم کا اسکور سمجھا گیا۔ اگر کسی جگہ "لاگو نہیں" لکھا گیا ہو تو اسے خالی تصور کیا گیا، اور اوسط صرف ان عبارات پر نکالا گیا جن کے جواب موجود تھے (کم از کم تقریباً دو تہائی عبارات بھری ہوئی ہوں)۔ جہاں کسی متضاد عبارت میں معنی متضاد بنتا ہو، وہاں نمبر الٹ کر دیے گئے (یعنی نیا نمبر = 6 منفی سابقہ نمبر)، تاکہ سب عبارات ایک ہی سمت کو ظاہر کریں۔
اخلاقی تربیت	اس سے مراد وہ تبدیلی ہے جو طلبہ اپنے اخلاق و کردار میں محسوس کرتے ہیں؛ مثلاً سچ بولنا، امانت داری، ادبِ اختلاف، خدمتِ خلق، اور باہمی تعاون۔ سوالنامے میں اخلاقی رویّوں سے متعلق جو عبارات دی گئی ہیں، اُن پر طلبہ کے نمبروں کا اوسط جتنا زیادہ ہوگا، اتنا ہی یہ سمجھا جائے گا کہ ادارہ ان کی اخلاقی تربیت میں مؤثر رہا ہے۔
سیرت پر مبنی رہنمائی (رول ماڈلنگ)	اس سے مراد اساتذہ اور ادارہ کا وہ طرزِ عمل ہے جو سیرتِ نبوی ﷺ کی عملی مثال بن کر سامنے آتا ہے؛ جیسے دیانت، حلم، عدل، طلبہ سے خیر خواہی، اور قول و فعل کی یکسانی۔ متعلقہ عبارات پر بلند اوسط اس بات کی علامت ہے

	کہ طلبہ کو تدریس میں سیرت کی جھلک واضح دکھائی دیتی ہے اور وہ اسے اپنے طرزِ عمل میں اختیار کر رہے ہیں۔
مقاصدُ الشریعہ کا فہم	اس سے مراد یہ سمجھ ہے کہ دین کے بنیادی مقاصد—حفاظتِ دین، نفس، عقل، نسل اور مال—کو روزمرہ مسائل اور فیصلوں میں کیسے برتا جائے۔ جب طلبہ ان عبارات سے زیادہ اتفاق کرتے ہیں جو مقصدیت اور اعتدال کی رہنمائی دیتی ہیں تو اس مفہوم کا اوسط اسکور بڑھتا ہے، اور یوں ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا نقطۂ نظر محض فروعی معلومات سے آگے بڑھ کر مقاصدی سوچ تک پہنچ رہا ہے۔
علمی مہارتیں (قرآن، حدیث، فقہ، عربی)	اس مفہوم میں متن فہمی، اصولی سوچ، دلیل کے ساتھ بات رکھنے کی صلاحیت، اور عربی زبان میں پڑھنے، سمجھنے، بولنے کی بنیاد شامل ہے۔ قرآن، تفسیر، حدیث و مصطلحات، فقہ و اصول اور عربی زبان سے متعلق عبارات پر اوسط نمبروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ طالبِ علم علمی طور پر کس حد تک پختہ ہو رہا ہے۔
تدریسی اور اداراتی وسائل	اس میں اساتذہ کے فیڈبیک کی بروقتی، رہنمائی کی دستیابی، کلاس میں سمعی و بصری وسائل (AV) ، لائبریری و ڈیجیٹل پورٹل، اور درسی معاونت کی افادیت شامل ہے۔ متعلقہ عبارات پر جتنا زیادہ اتفاق ظاہر ہو گا، اتنا ہی یہ سمجھا جائے گا کہ ماحولِ تعلیم طلبہ کی سیکھنے میں حقیقی مدد کر رہا ہے۔
وقت کا نظم اور تزکیہ	اس سے مراد حاضری کی پابندی، مطالعے کے لیے وقت نکالنا، روزانہ یا ہفتہ وار شیڈول بنانا، عبادات و اذکار میں باقاعدگی، اور خود احتسابی ہے۔ اس حصے کی عبارات پر بلند اوسط یہ بتاتا ہے کہ طالبِ علم نے اپنی ذاتی نظم اور روحانی تربیت میں مثبت پیش رفت محسوس کی ہے۔
مجموعی اطمینان	یہ اس تاثر کو ظاہر کرتا ہے کہ طالبِ علم کلیہُ الشریعہ کے پورے پروگرام کو مجموعی طور پر کتنا فائدہ مند سمجھتا ہے—خواہ وہ علمی پہلو ہو، تربیتی پہلو ہو یا عملی مہارتیں۔ اس مفہوم کی عبارات پر بلند اوسط اس بات کی علامت ہے کہ پروگرام کے مجموعی اہداف طالبِ علم کے نزدیک پورے ہو رہے ہیں۔
فیصدِ اتفاق	کسی بھی مفہوم میں "اتفاق" سے مراد وہ جوابات ہیں جن میں نمبر 4 یا 5 دیا گیا ہو۔ جب ہم کہتے ہیں کہ "فیصدِ اتفاق زیادہ ہے" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مفہوم کی بیشتر عبارات پر زیادہ تر طلبہ نے 4 یا 5 چُنا، جس سے مضبوط مثبت رجحان ظاہر ہوتا ہے۔
بینڈز	"بینڈز" سے مراد درجہ بند حدّیں و خانے ہیں، یعنی اعداد کو چھوٹے چھوٹے رینج میں بانٹ دینا تاکہ خلاصہ آسان ہو جائے۔ مثالیں: • عمر کے بینڈز 31–40 سال، 41–50 سال، 51+ —یعنی عمر کو متصل رینجوں میں تقسیم کرنا۔

	• حاضری کے بینڈز 84–75: فیصد، 94–85 فیصد، 100–95 فیصد—یعنی حاضری کو فیصدی حدّوں میں رکھ کر دکھانا۔
n	n سے مراد ٹوٹل پاپولیشن سے لیا جانے والا نمونہ ہے، یعنی کہ ہماری ریسرچ میں کلیہ الشریعہ کے کل طلبہ میں سے وہ تعداد جو شامل تحقیق ہے۔
کرونباخ الفا (Cronbach's α)	کرونباخ الفا (Cronbach's α) ایک اعتماد کا عدد ہے جو بتاتا ہے کہ ایک ہی حصے یا پیمانے کے سوالات یا بیانات آپس میں کتنے ہم آہنگ ہیں، یعنی مل کر واقعی ایک ہی چیز ناپ رہے ہیں یا نہیں۔ اس کی قدر جتنی 1 کے قریب ہو، اندرونی ہم آہنگی اتنی بہتر سمجھی جاتی ہے؛ عموماً 0.70 قابلِ قبول، 0.80+ اچھا یا مضبوط، 0.90+ بہت مضبوط۔ یاد رہے: α اعتماد ظاہر کرتا ہے، درستگی (validity) نہیں۔ اسکو اس لیے نکالا جاتا ہے کہ کسی تصور (مثلاً "اخلاق تربیت") کے کمپوزٹ اسکور سے پہلے سوالات کی باہمی ہم آہنگی کی پڑتال ہو؛ یہ پیمانہ لی کرونباخ نے پیش کیا اور سماجی و تعلیمی تحقیق میں وسیع طور پر مستعمل ہے۔
N/A یا لاگو نہیں	ہم نے 5 پوئنٹ لنکرٹ اسکیل میں 6 نمبر آپشن "N/A یا لاگو نہیں" کا رکھا، جسکا مطلب تھا کہ طلبہ نے ابھی یہ سبجیکٹ نہیں پڑھا، یا پھر ایسی صورتحال ہی پیش نہیں آئی؛ تاکہ جوابات از حد درستگی اور اصل صورتحال کو ظاہر کریں ۔
اوسط اسکور (Mean)	اوسط اسکور وہ عدد ہے جو ہر بیان پر دیے گئے نمبروں کو جمع کر کے معتبر جوابات کی تعداد پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ قدر جتنی 4 یا 5 کے قریب ہو، اتنا ہی مجموعی اتفاق و مثبت رجحان زیادہ سمجھا جاتا ہے، 3 کے آس پاس غیر جانبداری اور 2–1 کے قریب اختلاف ظاہر ہوتا ہے۔ طریقۂ حساب: پہلے متضاد عبارات پر ریورس اسکورنگ کی گئی (نیا — 6 = پرانا)، پھر N/A = 6 کو Missing مان کر صرف 5–1 کے معتبر جوابات سے اوسط نکالا گیا۔
معیاری انحراف — SD (Standard Deviation)	معیاری انحراف اوسط کے گرد پھیلاؤ و غیر یکسانیت کو ظاہر کرتا ہے۔ SD کم ہو تو جوابات ایک دوسرے کے قریب (اتفاقِ رائے زیادہ)، اور SD زیادہ ہو تو آراء میں تنوع و فرق زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ طریقۂ حساب) :نمونہ (Sample SD استعمال کیا گیا، یعنی ddof = 1 کے ساتھ 5–1 کے معتبر جوابات (ریورس اسکورنگ اور N/A ہٹانے کے بعد) پر SD نکالا گیا۔
فیصدِ اتفاق (Pct 4–5)	یہ اس نسبت کو بتاتا ہے کہ کتنے شرکاء نے کسی بیان پر 4 (اتفاق) یا 5 (مکمل اتفاق) منتخب کیے۔ قدر جتنی زیادہ ہو، اس بیان پر اتفاق اتنا ہی بلند سمجھا جاتا ہے۔ طریقۂ حساب (1) :پہلے متضاد عبارات کو ریورس اسکور کیا گیا تاکہ 5–4

	ہمیشہ مثبت واتفاق کو ظاہر کریں؛ (2) 6 = N/A کو Missingمان کر صرف 5–1 کے معتبر جوابات میں سے 4 یا 5 کی تعداد کو کل معتبر جوابات پر تقسیم کیا گیا اور فیصد میں رپورٹ کیا گیا۔
≈	تقریباً برابر
Pct	مخففpercentage

3. منہج تحقیق(Methodology)

3.1 ڈیزائن(Research Design)

یہ مطالعہ مقداری غالب مکسڈ میتھڈ پر مبنی عرضی(Cross-sectional)سروے ہے۔[34] مرکزی حصہ Likertپانچ درجہ اسکیل پر مقداری سوالنامہ(Questionaire) پر مشتمل رہا؛

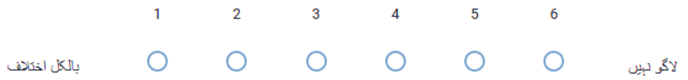

(1 = مکمل اختلاف۔۔۔۔۔۔5 = مکمل اتفاق) جبکہ 6 سے مراد "لاگو نہیں" (جسکا مطلب ہے کہ یہ بیان میرے اوپر لاگو ہی نہیں ہوتا؛ مثلاً وہ مضمون ابھی نہیں پڑھا، یا ایسی صورت حال پیش ہی نہیں آئی) لہٰذا اس کو گمشدہ قدر مانا گیا، اور جہاں کسی عبارت کا مفہوم متضادReverse تھا وہاں ریورس اسکورنگ **(پرانا–6= نیا)** کی گئی۔ مقداری سطح پر کمپوزٹ اوسطیں، معیاری انحراف، فیصدِ اتفاق (4یا5)، داخلی اعتبار (کرونباخ الفا) اور مناسب جگہوں پر ہلکے گروہی موازنات نکالے گئے۔[35]

اسی سروے کے آخر میں شامل تین غیر ساختہ سوالات کے جوابات کا موضوعاتی و تھیمیٹک(Thematic)طریقے سے تجزیہ کیا گیا،[36] بار بار آنے والے خیالات کو چھوٹے موضوعات میں سمیٹا گیا، پھر قریب المعنی موضوعات کو بڑی درجہ بندیوں میں جوڑا گیا (مثلاً اخلاقی، روحانی تبدیلی، تدریس و وسائل کی مضبوطیاں، بہتری کی تجاویز)۔ آخر میں مقداری اور کیفی نتائج کو ہم وقتی متوازی ادغام(Convergent or Parallel)کے طور پر ساتھ رکھا گیا، تاکہ عددی رجحانات کے ساتھ طلبہ کے اپنے الفاظ میں شواہد بھی سامنے آئیں۔[37]

3.2 آبادی(Population)

اس تحقیق کی پاپولیشن میں کنزُ المدارس کے تحت کلیۂ الشریعہ کے سمسٹر 1 تا 8 کے طلبہ تھے ماسوائے سمسٹر 6 کے؛ کیونکہ سمسٹر 6 کی کلاس ابھی کہیں بھی موجود نہیں۔ ڈیٹا انہی طلبہ سے بذریعہ گوگل فارم اکٹھا کیا گیا۔

3.3 نمونہ سازی(Sampling)

کلیہ الشریعہ کے مستقل طلبہ کی تعداد تقریبا100 تھی کہ جس میں سب سے زیادہ تعداد سمسٹر 1 اور 2 کی تھی، جو کہ تقریبا45 سے تجاوز کرتی ہے، اور بقیہ تعداد انکے علاوہ سمسٹرز کے طلبہ کی تھی۔ ہم نے ریسرچ کے مقصد اور رسائی (Purposive and Convenience)[38] کو سامنے رکھتے ہوئے سمسٹر 7 اور 8 کے طلبہ کی تقریبا100 فیصد تعداد، جبکہ 3 سے 5 کی 70 فیصد تعداد، اور 1 سے 2 کی تقریبا26 فیصد تعداد سروے میں شامل کیا، یوں ہمارا نمونہ 50 کا بن گیا، اور یہ ڈیٹا کلیہُ الشریعہ کے طلبہ تک واٹس ایپ گروپس، فرداًفرداًرابطہ، اور اساتذہ کے ذریعے گوگل فارم کا لنک ارسال کر کے جمع کیا گیا۔

n=50

اب اس50 کے نمونہ تحقیق میں طلبہ کی شمولیت کا ٹیبل اور گراف ذیل میں بیان کیا جارہا ہے:

Demographic Variables	Semester No	Frequency	Percent
سمسٹر	8	14	28
	2	10	20
	7	9	18
	4	8	16
	3	4	8
	5	3	6
	1	2	4

Figure1

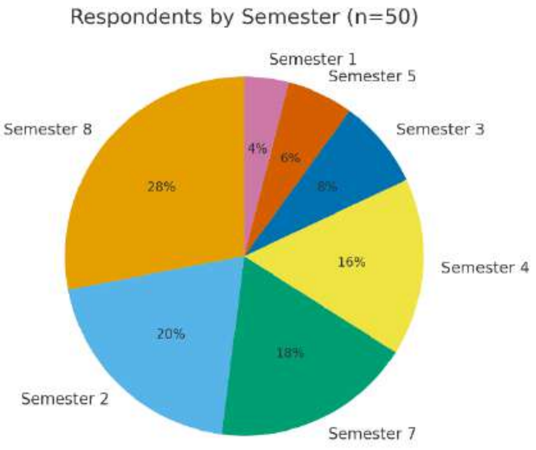

Figure2

جیسا کہ ٹیبل اور چارٹ میں دیکھا جاسکتا ہے کہ سب سے زیادہ نمونہ میں شمولیت سمسٹر 8 کی ہے جو کہ تقریبا کل نمونہ کا28 فیصد بنتی ہے، اسی طرح اسکے بعد سمسٹر 2 کی شمولیت ہے جو کہ 20 فیصد ہے؛ وہ اس لیے چونکہ اس سمسٹر کے طلبہ کی مجموعی تعداد بھی

زیادہ تھی اس لیے یہ کل سمسٹر 1 کی آبادی کا 25 فیصد بنتی ہے، اسکے بعد سمسٹر 7 کی شمولیت ہے جو کہ 18 فیصد، جبکہ اسکے بعد سمسٹر 4 کی شمولیت رہی جو کہ 16 فیصد بنتی ہے۔ بقیہ سمسٹرز کی شمولیت 10 فیصد سے کم رہی۔

3.4. اخلاقی امور (Ethics)

اس مطالعے میں اخلاقی اصولوں کی مکمل پاسداری کی گئی: شرکت رضاکارانہ (Voluntary participation) رہی، شرکاء کو مقصدِ تحقیق، دائرۂ کار اور ڈیٹا کے استعمال سے متعلق باکفایت، باخبر معلومات (Informed consent) دی گئی، اور اہلیت و رضامندی کی صریح توثیق کے لیے سوالنامہ کے آغاز میں دو تصدیقی عبارات شامل کی گئیں:

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں کنزالمدارس بورڈ کے کلیہ الشریعہ پروگرام کا موجودہ طالبِ علم ہوں۔"

اور "میں باخبر رضامندی دیتا ہوں کہ میرے جوابات گمنام رہیں گے اور صرف تحقیقی مقصد کے لیے استعمال ہوں گے۔"

شرکاء کو حقِ دستبرداری (Right to withdraw) بتایا گیا کہ فارم جمع کرانے سے پہلے وہ کسی بھی وقت شرکت ترک کر سکتے ہیں؛ جمع کرانے کے بعد ڈیٹا غیر شناختہ (De-identified) ہو جانے کے باعث فرداً فرداً اخراج ممکن نہیں رہتا۔ کسی قسم کا جبر یا غیر معمولی ترغیب (Coercion or Undue inducement) نہیں دی گئی اور شرکت یا عدم شرکت کا تعلیمی حیثیت یا نمبرات پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ تمام جوابات گمنام اور رازداری (Anonymity & Confidentiality) کے ساتھ محفوظ کیے گئے؛ شناخت ظاہر کرنے والی معلومات جمع نہیں کی گئیں۔

3.5. ڈیٹا کی تیاری (Data Preparation)

گوگل فارم کے جوابات میں جہاں N/A لاگو نہیں تھا اسے خالی (Missing) مانا گیا۔ کسی جواب میں منفی یا غیر معقول اندراج نظر آیا تو منطقی جانچ کے بعد درست کر دیا گیا یا خالی رکھا گیا؛ ڈپلیکیٹ ریکارڈ سامنے آتا تو ہٹا دیا جاتا۔ سوالنامہ کے الفاظ تبدیل نہیں کیے گئے؛ صرف اتنا کیا گیا کہ جن بیانات کا معنی متضاد تھا اُن پر ریورس اسکورنگ لگائی گئی (پرانا-6= نیا)۔ ہر طالبِ علم کے ریکارڈ کو شامل کرنے کے لیے شرط رکھی گئی کہ اُس نے کم از کم 60٪ سوالات یا بیانات بھرے ہوں؛ اس سے کم والے ریکارڈ تجزیے میں شامل نہیں کیے گئے۔ بعد ازاں ہر حصے کے مجموعے کے لیے اوسط نمبرز سے خلاصے بنائے گئے؛ اس مرحلے پر وزن کاری یا گمشدہ قدروں کی بھرپائی (imputation) استعمال نہیں کی گئی۔

Semester	n	Cronbach_alpha
Overall	**50**	**0.897**
1	2	
2	10	0.809
3	4	
4	8	0.732
5	3	
7	9	0.877
8	14	0.934

Figure3

اسی تیاری کے بعد سوالات یا بیانات کی اندرونی ہم آہنگی چیک کرنے کو کرونباخ الفا نکالا گیا۔ مجموعی طور پر (n=50) α=0.897 آیا، جو مضبوط اعتماد دکھاتا ہے۔ سمسٹر وار صرف وہیں α (الفا) دیا گیا جہاں تعداد n≥5 تھی: سمسٹر 8 کا الفا 0.934 (n=14)، سمسٹر 7 کا الفا 0.877 (n=9) ، سمسٹر 2 کا الفا 0.809 (n=10)، سمسٹر 4 کا الفا 0.732 (n=8) یہ سب قابلِ اعتماد اور مضبوط ہیں۔ سمسٹر 1 (n=2)، سمسٹر 3 (n=4) ، سمسٹر 5 (n=3) میں تعداد کم تھی، اس لیے ان پر "احتیاط" لکھا گیا۔ مطلب یہ کہ ہمارے سوالات یا بیانات مجموعی طور پر اور بڑے سمسٹروں میں اچھی طرح میل (Related) کھاتے ہیں؛ اس لیے ان کے نتائج پر بھروسا کیا جاسکتا ہے۔

4. نتائج و بحث (Results and Discussion)

4.1 ڈیموگرافکس (Demographics)

Demographic Variables	Categories	Frequency	Percent
سمسٹر	8	14	28
	2	10	20
	7	9	18
	4	8	16
	3	4	8
	5	3	6
	1	2	4
جنس	Male	50	100
	Female	0	0
عمر (درجہ بندی)	31–40	19	38
	41–50	14	28
	51+	10	20
	25–30	6	12
	≤24	1	2
کلاس کا وقت	شام	50	100
	دوپہر	0	0
	صبح	0	0
حاضری (٪)	75–84%	31	62
	95–100%	12	24
	85–94%	7	14
	<60%	0	0
ہفتہ وار ذاتی مطالعہ (گھنٹے)	<3 گھنٹے	28	56
	3–5	13	26
	6–10	9	18

Figure4

4.1.1 وضاحت (Interpretation)

⇐ سمسٹر کی تقسیم

نمونے کی ساخت واضح طور پر سینئر درجات کی طرف مائل ہے۔ سمسٹر 8 میں شرکاء کی کل تعداد 14 رہی؛ اسی بنا پر اس کی نسبت 28 فیصد بنتی ہے۔ سمسٹر 7 میں سے 9 طلبہ شامل ہوئے، جس سے 18 فیصد کی نمائندگی ظاہر ہوتی ہے، جبکہ سمسٹر 4 کے 8 شرکاء کی وجہ سے اس کا حصہ 16 فیصد قرار پاتا ہے۔ سمسٹر 2 میں 10 طلبہ شامل تھے لہٰذا اس کی شرح 20 فیصد بنی۔ ابتدائی درجات میں شمولیت محدود رہی: سمسٹر 3 (4؛ 8 فیصد)، سمسٹر 5 (3؛ 6 فیصد) اور سمسٹر 1 (2؛ 4 فیصد)۔ اس ترکیب سے مجموعی نتائج کی تعبیر میں سینئر سمسٹرز کا وزن مدِّ نظر رکھنا ضروری ہے۔

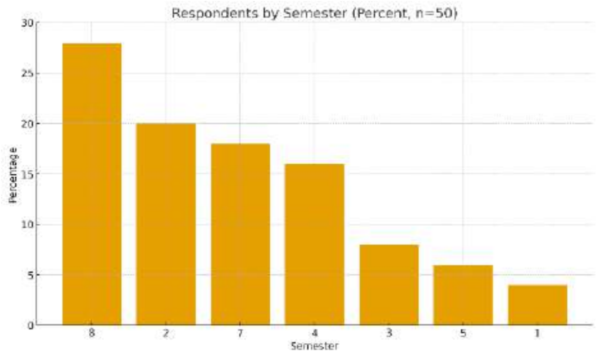

Figure5

⇐ جنس

شرکاء تمام کے تمام مرد تھے (کل 50؛ 100 فیصد)، اور خواتین کی شرکت رپورٹ نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس مطالعے کی تعبیر مرد طلبہ کے سیاق تک محدود رکھی جائے گی۔

⇐ عمر (درجہ بندی)

31 تا 40 سال کے بینڈ میں 19 افراد شامل ہوئے جس سے 38 فیصد بنتے ہیں؛ 41 تا 50 سال کی سطح پر 14 شرکاء کے ساتھ 28 فیصد بنتے ہیں۔ 51 سال اور اس سے زائد کے 10 طلبہ (20 فیصد) بھی قابلِ ذکر ہیں، جب کہ نوجوان سطحوں پر 25 تا 30 سال (6؛ 12 فیصد) اور 24 سال یا کم (1؛ 2 فیصد) کی نمائندگی محدود رہی۔

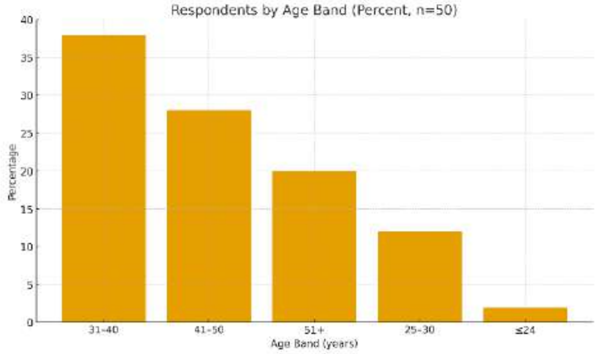

Figure6

⇐ کلاس کا وقت

تمام 50 شرکاء نے شام کی کلاسیں رپورٹ کیں، لہٰذا نسبت 100 فیصد رہی؛ صبح اور دوپہر کے اوقات استعمال نہیں ہوئے۔

⇐ حاضری (فیصد)

حاضری کا سب سے بڑا تناسب 75 تا 84 فیصد کے بینڈ میں سامنے آیا، یہاں 31 طلبہ شامل ہیں، لہٰذا 62 فیصد بنتے ہیں۔ 95 تا 100 فیصد حاضری والے 12 شرکاء نے 24 فیصد کے ساتھ اعلیٰ سطح کی پابندی ظاہر کی، جبکہ 85 تا 94 فیصد میں 7 طلبہ (14 فیصد) آئے۔ 60 فیصد سے کم حاضری رپورٹ نہیں ہوئی، جو نظمِ حاضری کی مجموعی مضبوطی کی غمازی کرتی ہے۔

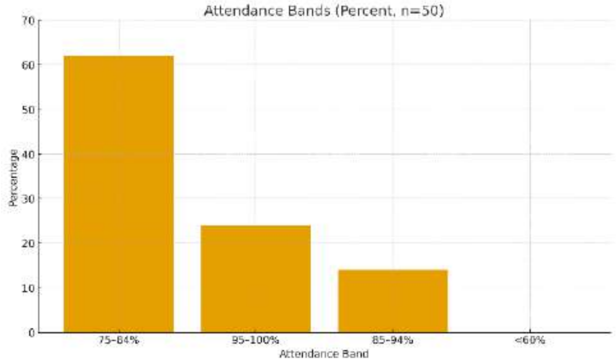

Figure7

⟸ ہفتہ وار ذاتی مطالعہ (گھنٹے)

تین گھنٹے سے کم کے گروہ میں 28 شرکاء شامل رہے جس کے نتیجے میں 56 فیصد بنتے ہیں؛ تین تا پانچ گھنٹے کے زمرے میں 13 افراد (26 فیصد) اور چھ تا دس گھنٹے میں 9 افراد (18 فیصد) آئے۔

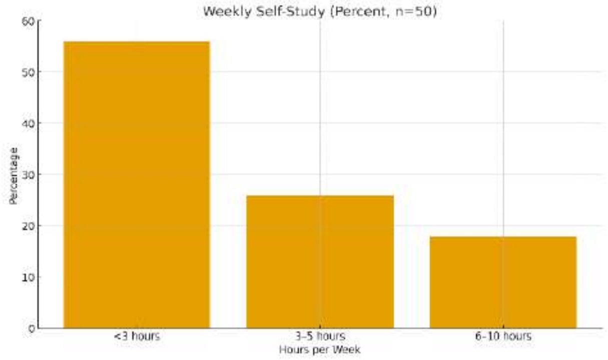

Figure8

4.1.2. **بحث وتجزیہ** (Discussion)

یہ ڈیموگرافکس اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ نمونہ بنیادی طور پر سینئر سمسٹرز اور بالغ عمر کے طلبہ پر مرکوز ہے؛ چنانچہ نتائج میں پیش آنے والی مثبت یا پختہ رائے کو **تعلیمی سفر کے آخری مراحل کے اثرات** کے ساتھ سمجھنا ہوگا۔ صرف شام کے اوقات میں تدریس اور شرکاء کا مکمل طور پر مرد ہونا سیاق کو مزید متعیّن کرتا ہے کہ یہ وہ گروہ ہے جو بسا اوقات

ملازمت اور خانگی ذمہ داریوں کے ساتھ تعلیم لے رہا ہے، اس لیے ان کی ترجیحات، نظمِ وقت اور تعلیمی تجربہ جونیئر یا روزانہ صبح کی کلاسوں سے مختلف ہو سکتے ہیں۔ عمر کے بینڈز میں 40–31 اور 50–41 کی غالب موجودگی ایک نسبتاً تجربہ کار طالب علم کی پروفائل بناتی ہے؛ اس پروفائل میں پروگرام کے تربیتی و مقاصدی پہلو زیادہ نمایاں محسوس ہو سکتے ہیں، جبکہ نوجوان بینڈز کی کم نمائندگی تعمیم (generalization) میں احتیاط کا تقاضا کرتی ہے۔

حاضری کے اعداد و شمار مجموعی طور پر مطمئن کن ہیں۔ بڑی اکثریت 84–75 فیصد میں اور ایک چوتھائی کے قریب 100–95 فیصد پر، اور یہ کلاس حاضری کے نظم اور تدریسی تسلسل کی تائید کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، ہفتہ وار ذاتی مطالعہ میں "تین گھنٹے سے کم" کی بلند شرح اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ بوجوہ (مثلاً ملازمت یا وقت کی قلت) گھر پر مطالعہ محدود ہے؛ لہٰذا جب علمی یا مہارتی اسکور پیش کیے جائیں تو اس کم مطالعہ کو پس منظر متغیّر کے طور پر ملحوظ رکھنا مناسب رہے گا۔ مجموعی طور پر یہ ساختہ تصویر بتاتی ہے کہ نتائج زیادہ تر ایک ایسے گروہ کی نمائندگی کرتے ہیں جو سینئر، مرد، شام کے اوقات میں پڑھنے والا، باقاعدہ کلاس حاضری رکھنے والا مگر ذاتی مطالعہ میں قدرے کم وقت دینے والا ہے۔ اسی دبستانِ حالات میں اس پروگرام کے تعلیمی و تربیتی اثرات کو سمجھنا زیادہ برمحل ہو گا۔

Major Profession	Sub Profession	No	Frequency	percentage
سرکاری/حکومتی ملازمت	Federal Police officer	1	15	30
	Govt official	1		
	Government Job	1		
	PAF Airman	1		
	Government service	1		
	Govt Job	1		
	Govt job	1		
	Govt servent	1		
	Government Service	3		
	Dm.I Pakistan navy	1		
	Govt service	1		
	Govt Job	1		
	Govt servent	1		
انجینئرنگ/آئی ٹی/کمپیوٹر	Civil Engineer	1	9	18
	Engineer Dawat e Islami Ageer	1		
	IT Private Employee	1		
	Software engineer	1		
	UI UX Designer	1		
	Computer operator	1		
	Electrical Supervisor	1		
	Data Entry Operator	1		
	Software engineer	1		
تعلیم و تدریس/اکیڈیمیا	Teacher	2	8	16
	Teaching	1		
	Professor	1		
	Retired Teacher	1		
	Lecturer Urdu	1		
	Research Associate Profeessor	1		
	Coordinator	1		
کاروبار/تجارت (پرائیویٹ)	Ownbusiness	1	8	16
	Marketing	1		
	Private job	1		
	Businessman	4		
	Job	1		
فنانس/اکاؤنٹس/بینکنگ	Accountant	2	6	12
	Accountant	1		
	Manager Finance, ful	1		
	Servant in Bank	1		
	Banker	1		
دینی/دعوتی خدمات	Qari Sahib	1	1	2
طب و صحت	Doctor	1	1	2
قانون/وکالت	Lawyer	1	1	2
طالب علم	Student	1	1	2

Figure9

4.1.3. وضاحت (Interpretation)

نمونے میں سب سے بڑا حصہ سرکاری یا حکومتی ملازمت سے وابستہ افراد کا ہے، جو کہ 15 شرکاء (30٪) ہے۔ اس زمرے میں پولیس، ایئر فورس، نیوی، مختلف سرکاری دفاتر اور عمومی "گورنمنٹ جاب" جیسی ذیلی حیثیتیں شامل ہیں۔ دوسرے درجے پر انجینئرنگ، آئی ٹی، کمپیوٹر آتا ہے جو کہ 9 شرکاء (18٪) جس میں سافٹ ویئر، یو آئی یو ایکس، سول و الیکٹریکل، آئی ٹی پرائیویٹ ایمپلائی، کمپیوٹر، ڈیٹا انٹری جیسے کردار شامل ہیں۔ اس کے بعد دو ہم درجے کے خوشہ جات ہیں: تعلیم و تدریس، اکیڈیمیا اور کاروبار، تجارت (پرائیویٹ) ہر ایک 8 شرکاء (16٪)؛ تدریس میں ٹیچر، لیکچرر اردو، پروفیسر، ریسرچ ایسوسی ایٹ اور کوآرڈینیٹر شامل ہیں، جبکہ پرائیویٹ شعبے میں کاروباری حضرات، مارکیٹنگ، پرائیویٹ جاب اور جنرل "جاب (job)" درج ہوئے۔ فنانس، اکاؤنٹس، بینکنگ میں 6 شرکاء (12٪) آئے، یعنی کہ اکاؤنٹنٹ، مینیجر فنانس اور بینکنگ

سے وابستہ افراد۔ باقی چار زمروں میں دینی، دعوتی خدمات، طب و صحت، قانون، وکالت، طالبِ علم میں ایک ایک شرکت (ہر ایک 2٪) شامل ہوا۔

4.1.4. بحث و تجزیہ (Discussion)

پروفائل سے واضح ہے کہ نمونہ روایتی پبلک سیکٹر اور ٹیکنیکل یا ڈیجیٹل مہارتوں کے امتزاج پر کھڑا ہے؛ یعنی ایک طرف مستحکم سرکاری ملازمتیں (نظم، وقت کی پابندی، شام کے سیشنز سے مطابقت)، دوسری طرف انجینئرنگ و آئی ٹی کی عملی سمت (ڈیجیٹل مہارتیں، مسئلہ حل کرنے کی عادت) نمایاں ہیں۔ قابلِ ذکر بات یہ کہ تعلیم و تدریس اور کاروبار یا پرائیویٹ جابز کی متوازن موجودگی (ہر ایک 16٪) نصاب کے علمی، تربیتی اور عملی و سوقی دونوں تقاضوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ فنانس، اکاؤنٹس کی معقول نمائندگی (12٪) سے حسابی اور تجزیاتی رجحان کا پتہ چلتا ہے۔ کم تعدادی خوشہ جات (ہر ایک 2٪) اس بات کی یاددہانی ہیں کہ نتیجہ اخذ کرتے وقت غلبہ رکھنے والے شعبوں (حکومتی، آئی ٹی، انجینئرنگ، تدریس، پرائیویٹ کاروبار) کے تجربات زیادہ وزن رکھیں گے، جبکہ چھوٹے گروہوں پر تعمیم میں احتیاط برتی جائے۔

4.2 وسائل مطالعہ (Learning Sources)

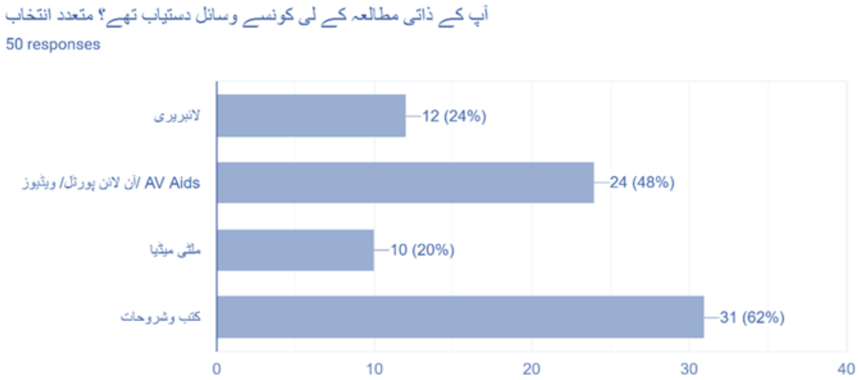

Figure10

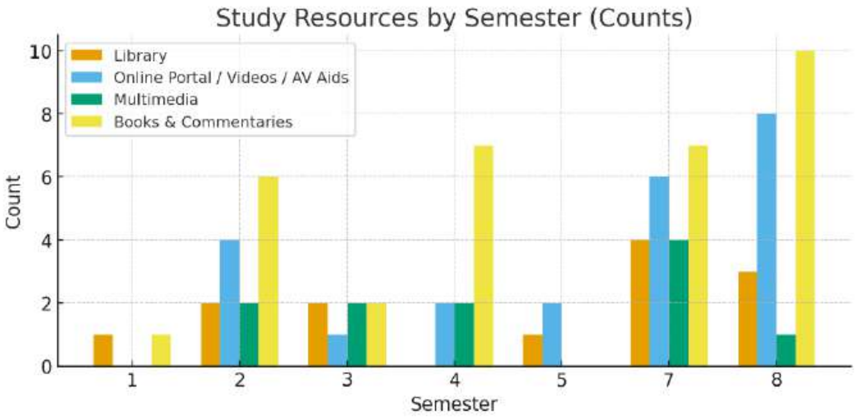

Figure11

4.2.1. وضاحت(Interpretation)

شکل نمبر 10 سے واضح ہے کہ ذاتی مطالعے کے لیے سب سے زیادہ استعمال ہونے والا ذریعہ کتب و شروحات ہیں31 طلبہ (62٪)۔ اس کے بعد آن لائن پورٹل، ویڈیوز اور اے وی ایڈز آتے ہیں (48٪) 24، جب کہ لائبریری کا استعمال (24٪) 12 اور ملٹی میڈیا سب سے کم (20٪) 10 رہا۔ اس نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ طالب علموں کی ترجیح روایتی متون ہی ہیں؛ تاہم ڈیجیٹل وسائل بھی نصف کے قریب طلبہ کے مطالعے میں شامل ہو چکے ہیں۔ لائبریری کے کم استعمال کی ایک ممکنہ وجہ شام کے اوقات، رسائی یا گھر کے کام کے شیڈول ہو سکتے ہیں، جبکہ ملٹی میڈیا کم استعمال ہونے کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ذریعہ زیادہ تر کلاس روم تک محدود رہتا ہے نہ کہ گھریلو یا ذاتی مطالعے کے لیے۔

شکل نمبر 11 میں عمودی تقابل بتاتا ہے کہ جیسے جیسے سینئر سمسٹرز کی طرف بڑھتے ہیں، کتب و شروحات اور آن لائن پورٹل دونوں کے استعمال میں واضح اضافہ دکھائی دیتا ہے؛ خصوصاً سمسٹر 7 اور سمسٹر 8 میں یہ دونوں ذرائع غالب ہیں (مثلاً سمسٹر 8 میں کتب و شروحات ≈10 اور آن لائن پورٹل ≈8 انتخاب)۔ لائبریری کا استعمال بھی اعلیٰ درجات میں نسبتاً بہتر ہے (سمسٹر 7 میں ≈4، سمسٹر 8 میں ≈3)، مگر مجموعی طور پر اعتدال ہی رہتا ہے۔ ملٹی میڈیا ہر درجے میں کمزور نظر آتا ہے (چند ابتدائی اور آخری سمسٹروں میں معمولی انتخاب)۔ ابتدائی درجات (سمسٹر 1–3) میں چاروں وسائل کی تعداد عمومی طور پر کم ہے، جو بنیادی اسباق کی نوعیت کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اسی طرح سمسٹر 5 میں آن لائن پورٹل کی طرف جھکاؤ (≈2) اور باقی وسائل کا بہت کم استعمال اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہاں نمونہ چھوٹا تھا؛ اس لیے اس درجے پر تعمیم میں احتیاط مناسب ہو گی۔

4.2.2. بحث وتجزیہ(Discussion)

⇐ پروگرام کے آگے بڑھنے کے ساتھ نصابی متون (Books & Commentaries) اور ڈیجیٹل وسائل کی دوہری وابستگی مضبوط ہوتی ہے، یہ ترقی پسند مطالعہ عموماً سینیئر سطحوں کے تحقیقی اور استدلالی مطالبات کے مطابق ہے۔

⇐ لائبریری کے اعتدالی استعمال سے قرینہ ملتا ہے کہ بیشتر طلبہ پیشہ ورانہ ذمہ داریوں اور گھرداری کے باعث شام کے اوقات میں لائبریری کو باقاعدہ وقت نہیں دے پاتے؛ اس تناظر میں اگر ادارہ شام یا اختتامِ ہفتہ کے اضافی سلاٹس (slots)، اوقاتِ کار میں توسیع، اور امانت پر کتب یا قریب کلاس مطالعہ (Reading corners) نشستیں مہیا کرے تو لائبریری کے استعمال میں اضافہ متوقع ہے۔

⇐ ملٹی میڈیا کم ہے، جس سے یہی سمجھ آتی ہے کہ یہ ذریعہ زیادہ تر تدریسی ہال تک محدود رہا؛ ذاتی مطالعہ کے لیے اس کے متبادل (ریکارڈڈ لیکچرز، کورس پورٹلز) کو مزید قابلِ دسترس بنایا جائے تو اس کی افادیت بڑھے گی۔

مجموعی طور پر تبصرہ یہ ہے کہ سینئر طلبہ متن + ڈیجیٹل امتزاج سے زیادہ سیکھتے ہیں، اور ادارہ اگر لائبریری، ڈیجیٹل پورٹل کی سہولیات کو شام میں مزید user-friendly بنائے تو مطالعے کی گہرائی اور وسعت دونوں میں اضافہ متوقع ہے۔

4.3. پڑھے گئے مضامین (Subjects Covered)

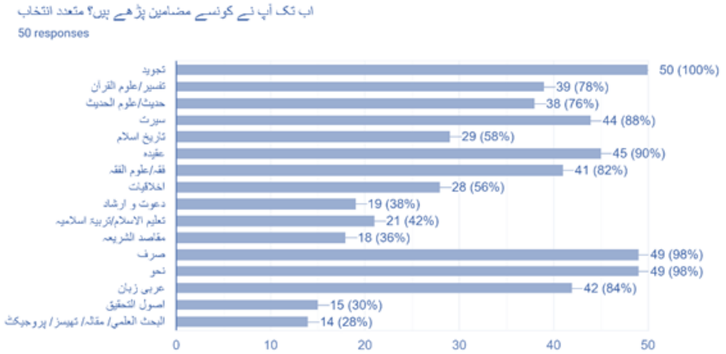

Figure12

4.3.1. وضاحت (Interpretation)

اس چارٹ کے مطابق تجوید سب سے زیادہ ہمہ گیر مضمون رہا، اسے تمام 50 طلبہ (100٪) نے پڑھا۔ اس کے بعد بنیادی دینی علوم میں عربی زبان (49≈؛ 98٪)، فقہ و اصول (49≈؛ 98٪)، حدیث و مصطلحات (44≈؛ 88٪) اور تفسیر و علومِ قرآن (39≈؛ 78٪) کی بلند نمائندگی نظر آتی ہے۔ سیرتِ نبوی بھی (90٪) 45≈ کے ساتھ مضبوط کوریج رکھتی ہے۔ اس کے مقابلے میں تاریخِ اسلام (29≈؛ 58٪) اور مقاصد الشریعہ (28≈؛ 56٪) کی شمولیت معتدل ہے، جب کہ

دعوت وتربیت (19≈؛38٪)، اصولِ تحقیق اور ریسرچ میتھڈالوجی (21≈؛42٪)اور تھیسز یا تحقیقی پراجیکٹ (18≈؛ 36٪) نسبتاً کم دکھائی دیتے ہیں۔ انگلش، کمپیوٹر جیسے مہارتی مضامین کی شرح بھی کم ہے (15–14≈؛30٪–28)، جو ممکنہ طور پر انتخابی، لوکل آفرنگ یا سمسٹر ٹائم لائن کی وجہ سے ہے۔

4.3.2. بحث وتجزیہ (Discussion)

چارٹ واضح کرتا ہے کہ پروگرام نے نقلی علوم کی مرکزی ریڑھ: قرآن، حدیث، فقہ، عربی، تجوید، سیرت کو اعلیٰ سطح کی کوریج کے ساتھ برقرار رکھا ہے؛ یعنی علمی اساس (foundational literacy) مضبوط ہے۔ درمیانی سطح کے تصوری و مقاصدی مضامین (مقاصد الشریعہ، تاریخ) کی کوریج متوازن مگر کور سبجیکٹس (Core Subjects) سے کم ہے، جو کہ اس طرف مشیر ہے کہ ان کا پڑھایا جانا ادارے اور سمسٹر شیڈول کے فرق سے مشروط رہا ہو گا۔ مہارتی و تحقیقی اجزا (دعوت وتربیت، ریسرچ میتھڈ، تھیسز) کی کم نسبت دو باتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے:

(1) یہ عموماً سینئر سمسٹرز میں آتے ہیں، اور سروے کے وقت تک تمام طلبہ نے ان مضامین کو نہیں پڑھا ہو گا

(2) کچھ مقامات پر ان کی پیش کش، اختیاری حیثیت یا لوڈ مینجمنٹ بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔ پالیسی نکتۂ نظر سے اشارہ یہ ہے کہ اگر مقاصدی فکر اور تحقیقی ومہارتی تربیت کو ابتدائی یا وسطانی درجات میں تدریجی اسپرنکل (Gradual infusion) کی صورت میں رکھا جائے؛ مثلاً چھوٹی ریسرچ اسائنمنٹس، مائیکرو پروجیکٹس، اور دعوتی مشقیں، تو مجموعی پروفائل میں ان اجزا کی نمائندگی مزید مضبوط ہو سکتی ہے، جبکہ کور علوم (Core Subjects) کی مضبوط بنیاد برقرار رہے گی۔

4.4 اندرونی اعتبار (Reliability)

4.4.1. طریق کار:

سوال نمبر 14 تا 55 کے تمام Likert بیانات منتخب کیے گئے۔ 6 (لاگو نہیں) کو گمشدہ قدر سمجھا گیا، اور جن ہیڈنگز میں (R) درج تھا انہیں ریورس اسکور کیا گیا (نیا = 6 — پرانا) تاکہ تمام بیانات ایک ہی سمت (زیادہ نمبر = زیادہ اتفاق) کی نمائندگی کریں۔ کرونباخ الفا listwise deletion کی بنیاد پر نکالا گیا، یعنی صرف وہ جوابات شامل ہوئے جن میں ان تمام بیانات پر اندراج موجود تھا۔

4.4.2. مجموعی نتیجہ:

پورے سوالنامے (Q14–Q55) کی اندرونی ہم آہنگی کے لیے کرونباخ الفا 0.965 نکلا (شامل بیانات یا آئٹمز = 41، n= 17) یہ قدر اس بات کا اشارہ ہے کہ سوالنامہ بطورِ کل ایک مربوط تصوراتی دائرہ ناپتا ہے۔ عمومی رہنمائی کے مطابق 0.70 قابلِ قبول، 0.80 سے اوپر اچھا یا مضبوط اور 0.90 سے زائد بہت مضبوط سمجھا جاتا ہے۔

4.4.3. آئٹم سطح اعتبار:

ہر بیان (سوال) کے لیے corrected item–total correlation (r) اور "alpha if item deleted" نکالا گیا۔ اگر کسی بیان کو حذف کرنے سے مجموعی α میں اضافہ واضح ہو تو اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ وہ بیان بقیہ ساخت کے ساتھ کم ہم آہنگ ہے، اور اگر α کم ہو تو وہ بیان مرکزی ساخت کے ساتھ اچھا ربط رکھتا ہے۔ عمومی طور پر corrected item–total r کا 0.30 یا اس سے اوپر ہونا مناسب سمجھا جاتا ہے۔

(r کم) کمزور ہم آہنگی والے نمایاں بیانات:

Q32 — r = 0.077, α if deleted = 0.964

Q17 — r = 0.353, α if deleted = 0.96

Q47 — r = 0.376, α if deleted = 0.966

Q48 — r = 0.393, α if deleted = 0.966

Q20 — r = 0.421, α if deleted = 0.965

(زیادہ r) زیادہ ہم آہنگ بیانات:

Q42 — r = 0.924, α if deleted = 0.963

Q14 — r = 0.918, α if deleted = 0.963

Q53 — r = 0.865, α if deleted = 0.963

Q30 — r = 0.849, α if deleted = 0.963

Q35 — r = 0.84, α if deleted = 0.963

4.4.4. بحث و مضمرات (Discussion & Implications)

مجموعی α مناسب بلند آیا جو اس آلے کے اعتماد کی مضبوط دلیل ہے۔ آئٹم سطح پر جن بیانات میں r کم نکلا، وہاں زبان، جہت یا مثال کی ہلکی سی درستی، یا متضاد اور سیدھی سمت کی واضح توضیح سے آئندہ پیچ میں اندرونی ہم آہنگی مزید بہتر بنائی جا سکتی ہے۔ N/A کی شرح اور listwise n پر نظر رکھنا بھی مفید ہے تاکہ معلوماتی کمی کے باعث اعتبار متاثر نہ ہو۔

Overall Alpha	Items (k)	Listwise n
0.965	41	17

4.5. اسکیل کا خلاصہ (Scale Descriptives and Reliability Summary)

N	٪اختلاف(1-2)	٪غیر جانبدار(3)	٪اتفاق(4-5)	بیان

47	2.13	6.38	91.49	14۔ قرآن، حدیث اور فقہ کے بنیادی تصورات پہلے سے بہتر سمجھ آتے ہیں۔
42	4.76	14.29	80.95	15۔اصولی / فقہی استدلال کے ساتھ مسئلہ سمجھانے کی میری صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔
48	4.17	12.50	83.33	16۔جدید مسائل کو قرآنی / حدیثی اصولوں سے جوڑنے کی سمجھ بڑھی ہے۔
42	33.33	23.81	42.86	17۔(R) بعض اوقات میں متون کے سیاق وسباق / دلالت کو نظر انداز کر دیتا ہوں۔
49	4.08	8.16	87.76	18۔میری امانت داری، دیانت، حیا اور تحمل میں واضح بہتری آئی ہے۔
48	2.08	6.25	91.67	19۔ادبِ اختلاف (اختلاف میں تہذیب، بدگمانی سے بچاؤ) میں ترقی ہوئی ہے۔
49	2.04	10.20	87.76	20۔خدمتِ خلق اور سماجی آداب پر عمل میں اضافہ ہوا ہے۔
48	16.67	18.75	64.58	21۔(R) غصے / تعصب میں میں اکثر اخلاقی اصول بھول جاتا ہوں۔
50	2.00	18.00	80.00	22۔سیرت کے واقعات سے روزمرہ فیصلوں میں رہنمائی لینے کی عادت بنی ہے۔
50	0.00	12.00	88.00	24۔میں سیرت کے اسباق کو اخلاقی قیادت اور ٹیم ورک میں قابلِ عمل بناتا ہوں۔
48	18.75	8.33	72.92	25۔(R) سیرت کے اسباق مجھے اکثر محض نظری محسوس ہوتے ہیں۔
48	4.17	10.42	85.42	26۔حفظِ دین، جان، نسل، مال، عقل جیسے مقاصد واضح ہو گئے ہیں۔
49	4.08	8.16	87.76	27۔احکام ومسائل کو مقاصدی زاویے سے دیکھنے کی اہلیت بڑھی ہے۔
43	6.98	13.95	79.07	28۔ضرورت / مصلحت اور سدِّ ذریعہ کے اصولوں کی حدود سمجھ آ گئیں۔
45	6.67	13.33	80.00	29۔(R) مقاصد الشریعہ کا عملی ربط میرے لیے غیر واضح رہتا ہے۔
50	8.00	18.00	74.00	30۔آیات کے سیاق وسباق، لغوی ونحوی دلالات سے فہم بہتر ہوا ہے۔
46	4.35	19.57	76.09	31۔منتخب تفاسیر کے تقابلی مطالعے سے فہمِ قرآن میں اضافہ ہوا ہے۔
43	20.93	9.30	69.77	32۔AV Aids / ملٹی میڈیا نے تفہیمِ قرآن میں مدد دی ہے۔
34	11.76	11.76	76.47	33۔روایت / درایت کے بنیادی فرق اور تقاضے سمجھ آ گئے ہیں۔
39	10.26	15.38	74.36	34۔سند / متن کے سادہ معیارات (اتصال، ضبط، شذوذ، علت) کی ابتدائی پہچان ہو گئی ہے۔
50	2.00	6.00	92.00	35۔منتخب ابوابِ حدیث نے میرے اخلاقی وتربیتی پہلو مضبوط کیے ہیں۔
41	7.32	12.20	80.49	36۔فقہی ابواب کی ترتیب ومنطق واضح ہوئی ہے۔
39	5.13	17.95	76.92	37۔اصولی قواعد (عام / خاص، مطلق / مقید، ناسخ / منسوخ) کی تطبیق سمجھ آئی ہے۔
49	0.00	10.20	89.80	38۔عبادات ومعاملات کے اخلاقی مقاصد پر میری توجہ بڑھی ہے۔
50	24.00	20.00	56.00	39۔میں اعراب کی بنا پر معنی میں تبدیلی سمجھ لیتا ہوں۔
50	6.00	20.00	74.00	40۔متوسط درجے کے عربی متن کی قراءت / فہم میں بہتری آئی ہے۔
51	5.88	25.49	68.63	41۔عربی زبان کی صرف ونحو نے اردو زبان میں مستعمل الفاظ پر اثرات مرتب کیے ہیں۔
43	2.33	13.95	83.72	42۔میں حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ نصیحت / ابلاغ کے اصول سیکھ رہا ہوں۔
47	2.13	12.77	85.11	43۔اعتدال، رواداری اور خشیت کے امتزاج نے میرا اندازِ گفتگو بہتر کیا ہے۔
49	4.08	18.37	77.55	44۔دینی ومعاشرتی موضوعات پر دلائل کے ساتھ، تہذیب سے گفتگو کر پاتا ہوں۔
49	8.16	12.24	79.59	45۔اساتذہ کی تدریس (بحث، اسائنمنٹس، پریزنٹیشن) فہم میں مؤثر رہی ہے۔
48	2.08	27.08	70.83	46۔Feedback&Assessment بروقت اور رہنمائی کرنے والا رہا ہے۔
42	7.14	19.05	73.81	47۔AV Aids / ملٹی میڈیا / بورڈ ورک نے مشکل موضوعات آسان کیے ہیں۔

48-لائبریری / آن لائن پورٹل / کتب کی دستیابی اور افادیت مناسب رہی ہے۔	67.35	14.29	18.37	49
49-اصول التحقیق / البحث العلمي نے علمی دیانت اور حوالہ جاتی نظم سکھایا ہے۔	69.23	19.23	11.54	26
50-(R) کلاس کا نظم وضبط / حاضری شعور میرے لیے اہم نہیں رہا۔	81.25	14.58	4.17	48
51- تعلیم، گھر اور ذاتی ذمہ داریوں میں وقت کا نظم بہتر ہوا ہے۔	75.51	18.37	6.12	49
52- تجوید / قراءات / اذکار / عبادات میں تسلسل اور کیفیت بڑھی ہے۔	83.67	14.29	2.04	49
53- تزکیۂ نفس / تصوف کے آداب سے باطنی اصلاح کا ذوق پیدا ہوا ہے۔	84.78	13.04	2.17	46
54- مجموعی طور پر کلیہ الشریعہ نے میری علمی واخلاقی زندگی پر مثبت اثر ڈالا ہے۔	95.83	4.17	0.00	48
55- میں اس پروگرام کی سفارش موزوں امیدواروں کو کروں گا۔	93.75	4.17	2.08	48

4.5.1. دینی فہم (Religious Literacy 14-17)

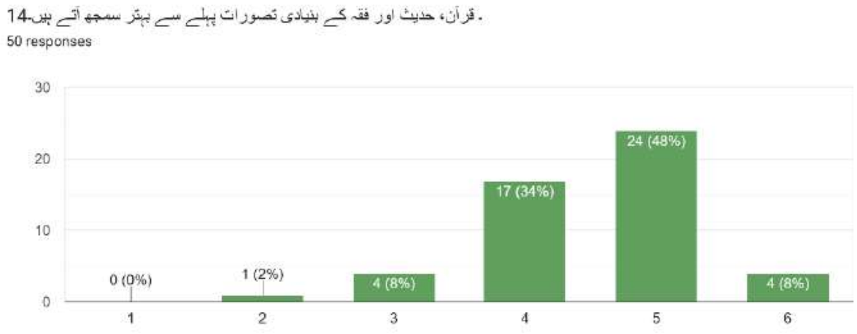

Figure13

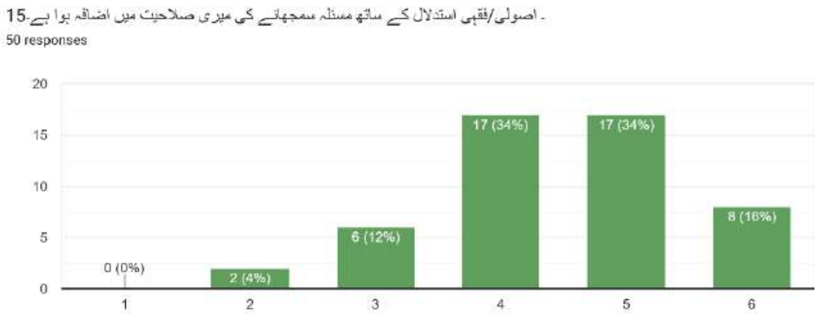

Figure 14

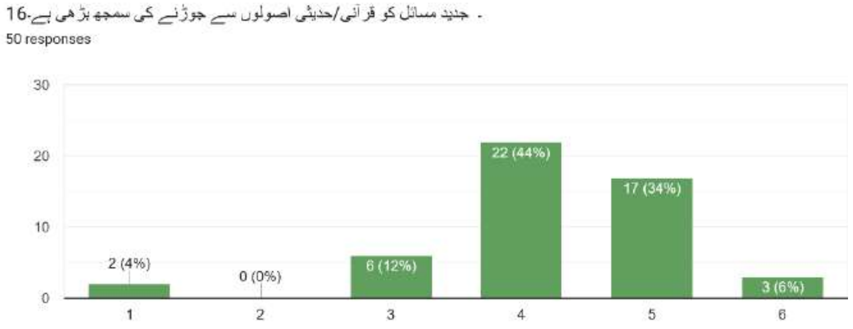

Figure 15

Figure16

	n	Mean	SD	Pct(4-5)
14- قرآن، حدیث اور فقہ کے بنیادی تصورات پہلے سے بہتر سمجھ آتے ہیں۔	46	4.43	0.72	91.3
15- اصولی/فقہی استدلال کے ساتھ مسئلہ سمجھانے کی میری صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔	41	4.15	0.85	80.5
16- جدید مسائل کو قرآنی/حدیثی اصولوں سے جوڑنے کی سمجھ بڑھی ہے۔	47	4.11	0.94	83
17- (R) بعض اوقات میں متون کے سیاق و سباق/دلالت کو نظر انداز کر دیتا ہوں۔	41	2.66	1.28	34.1

Figure 17

4.5.1.1. **وضاحت(Interpretation)**

بیان 14 میں غالب رجحان اتفاق کی طرف رہا۔ اتفاق یعنی درجہ 4 پر 17 طلبہ تقریباً 34 فیصد اور مکمل اتفاق یعنی درجہ 5 پر 24 طلبہ تقریباً 48 فیصد آئے۔ غیر جانبدار یعنی درجہ 3 پر 4 طلبہ تقریباً 8 فیصد، اختلاف یعنی درجہ 2 پر 1 طالب علم تقریباً 2 فیصد تھا، جبکہ بالکل اختلاف یعنی درجہ 1 نہ ہونے کے برابر رہا۔ N/A یعنی درجہ 6 پر 4 جوابات تقریباً 8 فیصد آئے جنہیں تشریح میں شمار نہیں کیا گیا۔ اس سے واضح ہوا کہ اکثریت نے قرآن، حدیث اور فقہ کے بنیادی تصورات کی سمجھ میں اضافہ

محسوس کیا۔ بیان 15 میں بھی وزن اتفاق اور مکمل اتفاق پر رہا۔ دونوں درجوں پر علی الترتیب 17 اور 17 جوابات یعنی تقریباً34 اور 34 فیصد آئے۔ غیر جانبدار پر 6 یعنی 12 فیصد اور اختلاف پر 2 یعنی 4 فیصد رہا، بالکل اختلاف نہ ہونے کے برابر تھا۔ N/A پر 8 یعنی 16 فیصد جواب آئے۔ اس ترتیب سے ظاہر ہوا کہ اصولی اور فقہی استدلال کے ساتھ مسئلہ سمجھانے کی صلاحیت میں اضافہ رپورٹ ہوا۔ بیان 16 میں مکمل اتفاق یعنی درجہ 5 پر 17 طلبہ تقریباً34 فیصد، اور اتفاق یعنی درجہ 4 پر 22 طلبہ تقریباً44 فیصد آئے۔ غیر جانبدار پر 6 یعنی 12 فیصد، بالکل اختلاف پر 2 یعنی 4 فیصد اور N/A پر 3 یعنی 6 فیصد رہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جدید مسائل کو قرآنی اور حدیثی اصولوں سے جوڑنے کی سمجھ مجموعی طور پر بہتر ہوئی، اگرچہ کچھ جوابات غیر جانبدار سطح پر بھی موجود ہیں۔ بیان 17 متضاد عبارت تھی: "بعض اوقات میں متون کے سیاق وسباق اور دلالت کو نظر انداز کر دیتا ہوں"۔ یہاں بالکل اختلاف یعنی درجہ 1 پر 11 طلبہ تقریباً22 فیصد اور اختلاف یعنی درجہ 2 پر 5 طلبہ تقریباً10 فیصد آئے، جو اس بات کی علامت ہے کہ ایک نمایاں حصہ اس خیال سے متفق نہیں کہ وہ سیاق اور دلالت کو نظر انداز کرتا ہے۔ غیر جانبدار یعنی درجہ 3 پر 11 یعنی 22 فیصد، اتفاق یعنی درجہ 4 پر 13 یعنی 26 فیصد، مکمل اتفاق یعنی درجہ 5 پر 1 یعنی 2 فیصد تھے، جبکہ N/A پر 9 یعنی 18 فیصد جواب آئے۔ چونکہ یہ عبارت متضاد تھی، اس میں بالکل اختلاف اور اختلاف کی نسبت زیادہ ہونا مثبت اشارہ ہے اور ریورس اسکورنگ کے بعد یہی رجحان مجموعی اسکیل کی مثبت سمت کے مطابق رہتا ہے۔

دینی فہم کے چار بیانات میں واضح طور پر اتفاق کی سمت غالب رہی۔ بیان 14 ("بنیادی تصورات پہلے سے بہتر سمجھ آتے ہیں") میں n=46، اوسط 4.43 (SD=0.72) اور Pct(4–5)=91.3٪ آیا، یعنی بڑی اکثریت نے بہتری محسوس کی۔ بیان 15 ("اصولی و فقہی استدلال کے ساتھ مسئلہ سمجھانے کی میری صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے") میں n=41، Mean 4.15 (SD=0.85) اور 80.5٪ نے اتفاق یا مکمل اتفاق کیا، جو استدلالی اہلیت میں نمایاں پیش رفت کو ظاہر کرتا ہے۔ بیان 16 ("جدید مسائل کو قرآنی وحدیثی اصولوں سے جوڑنے کی سمجھ بڑھی ہے") میں n=47، Mean 4.11 (SD=0.94) اور 83٪ اتفاق سامنے آیا، یعنی کہ اطلاقی سمجھ بھی مجموعی طور پر مثبت ہے۔ بیان 17 متضاد عبارت تھی ("میں سیاق و سباق اور دلالت کو نظر انداز کر دیتا ہوں")؛ یہاں n=41، Mean 2.66 (SD=1.28) اور Pct(4–5)=34.1٪ رہا۔ چونکہ یہ منفی جملہ ہے، کم Mean اور کم فیصدِ اتفاق اس امر کا اشارہ ہے کہ اکثر شرکاء اس رویّے سے متفق نہیں؛ یعنی وہ عموماً سیاق و دلالت کو نظر انداز نہیں کرتے؛ البتہ ایک قابلِ توجہ اقلیت اسے مانتی ہوئی دکھی۔

4.5.1.2. بحث وتجزیہ (Discussion)

دینی فہم کے اس حصے میں سامنے آنے والے پیٹرنز یہ دکھاتے ہیں کہ شرکاء نے بنیادی علمی تصورات، اصولی اور فقہی استدلال، اور معاصر مسائل پر اصولی اطلاق—تینوں جہات میں معنی خیز پیش رفت رپورٹ کی۔ بیان 14 اور 15 میں اتفاق اور

مکمل اتفاق کی غالبی سے واضح ہوا کہ نصاب نے محض معلومات میں اضافہ نہیں کیا بلکہ استدلالی صلاحیت بھی مضبوط کی؛ طالب علم "کیا" کے ساتھ "کیوں" اور "کیسے" کی سطح پر بات رکھنے کے قابل ہوئے۔ بیان 16 کے نتائج بتاتے ہیں کہ قدیم اصول کو نئے مسائل سے مربوط کرنے کی مہارت عمومی طور پر بہتر ہوئی، تاہم غیر جانبدار جوابات کا حصہ اس جانب اشارہ کرتا ہے کہ اطلاقی مشق کی مقدار اور تنوع مزید بڑھانے سے یہ competence یکساں طور پر مضبوط ہو سکتی ہے۔ متضاد عبارت (بیان 17) میں بالکل اختلاف اور اختلاف کی نمایاں موجودگی اطمینان بخش ہے، کیونکہ یہ سیاق اور دلالت کے حوالے سے احتیاط اور حساسیت کی تائید کرتی ہے؛ ریورس اسکورنگ کے بعد یہی رجحان مجموعی اسکیل کے مثبت رخ کے مطابق رہتا ہے۔

اعداد بتاتے ہیں کہ پروگرام نے تین سطحوں (بنیادی فہم، اصولی وفقہی استدلال، اور معاصر اطلاق) میں مضبوط اثر مرتب کیا ہے؛ %80-90 تک اتفاق اس کی شہادت دیتا ہے۔ متضاد عبارت پر کم Mean خوش آئند ہے، مگر %34 کا اتفاق اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ کچھ طلبہ اب بھی سیاق وسباق اور دلالت کے لحاظ سے غیر یکساں کارکردگی دکھاتے ہیں۔ عملی طور پر تجویز یہ ہے کہ اطلاقی اور سیاقی مہارتوں کو مزید پختہ کرنے کے لیے درج ذیل ہر سمسٹر میں مسلسل اور چھوٹے بلاکس میں شامل کیے جائیں:

⇒ case-based discussions

⇒ Short Assignments

⇒ rubric-graded explanations

⇒ scenario quizzes

تاکہ قدیم اُصول اور نئے مسائل کی ربط سازی سب طلبہ کے لیے یکساں مستحکم ہو جائے اور سیاقی حساسیت پوری cohort میں معیاری سطح تک پہنچ جائے۔

4.5.2. اخلاقی ورویّاتی تربیت (Q18-21)

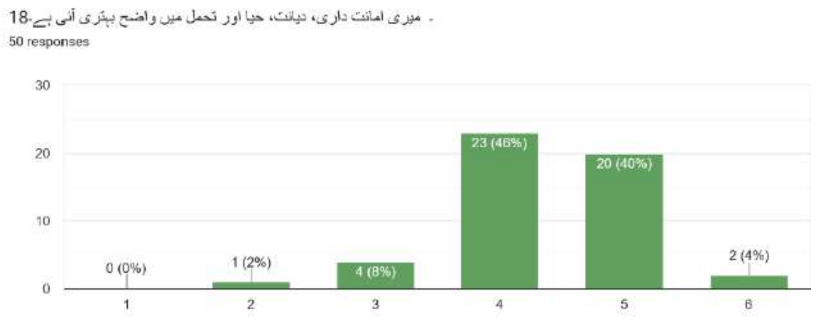

Figure 18

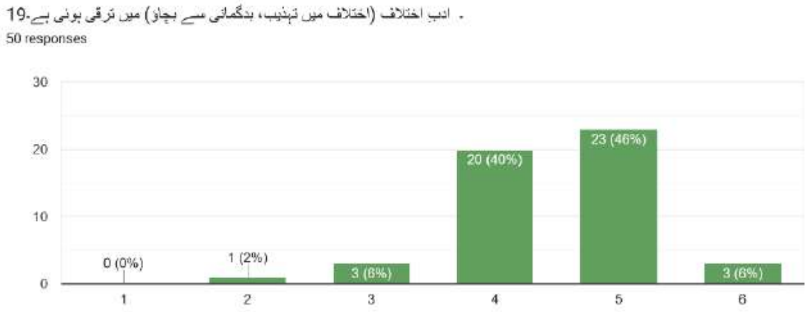

Figure 19

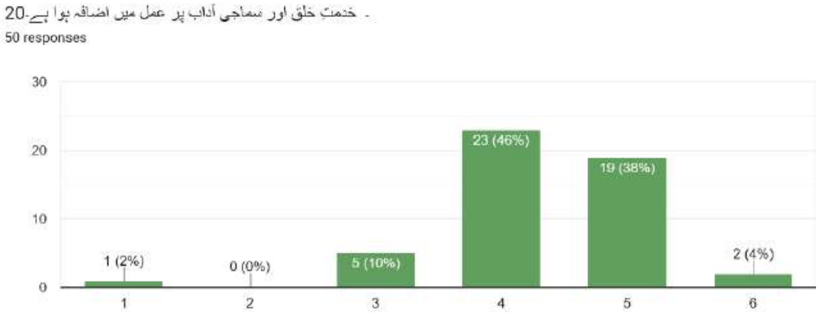

Figure 20

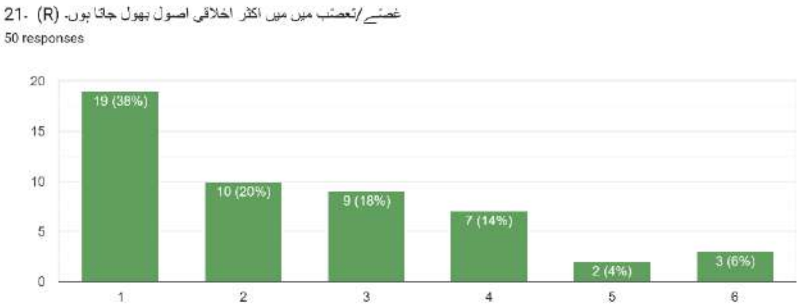

21Figure

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
18	18- میری امانت داری، دیانت، حیا اور تحمل میں واضح بہتری آئی ہے۔	48	4.23	0.78	87.5
19	19- ادبِ اختلاف (اختلاف میں تہذیب، بدگمانی سے بچاؤ) میں ترقی ہوئی ہے۔	47	4.38	0.71	91.5
20	20- خدمتِ خلق اور سماجی آداب پر عمل میں اضافہ ہوا ہے۔	48	4.21	0.8	87.5
21	21- (R) غصے/تعصب میں میں اکثر اخلاقی اصول بھول جاتا ہوں۔	47	3.81	1.21	63.8

22Figure

4.5.2.1. **وضاحت**(Interpretation)

بیان 18 میں امانت داری، دیانت، حیا اور تحمل کی بہتری کے بارے میں غالب رجحان مثبت ہے۔ کل 48 جوابات میں اوسط 4.23 اور معیاری انحراف 0.78 رہا، جبکہ 4 یا 5 کے انتخاب کی نسبت 87.5 فیصد نکلی۔ **بیان 19** میں ادبِ اختلاف اور اختلاف میں تہذیب، بدگمانی سے بچاؤ کے بارے میں اوسط 4.38 اور معیاری انحراف 0.71 رہا، اور 4 یا 5 کا تناسب 91.5 فیصد نکلا۔ یہ چاروں میں سب سے بلند اتفاقی سطح ہے، جس سے گفتگو کے آداب میں نمایاں پیش رفت کی خبر ملتی ہے۔ **بیان 20** میں خدمتِ خلق اور سماجی آداب پر عمل کے بارے میں اوسط 4.21، معیاری انحراف 0.88 اور 4 یا 5 کی نسبت 87.5 فیصد رہی۔ تقسیمِ جوابات "اتفاق" اور "مکمل اتفاق" کی طرف مرتکز ہے۔ **بیان 21** ایک متضاد عبارت تھی، یعنی "غصے یا تعصب میں میں اکثر اخلاقی اصول بھول جاتا ہوں"۔ یہاں اوسط 3.81 اور معیاری انحراف 1.21 رہا، اور 4 یا 5 کا تناسب 63.8 فیصد رپورٹ ہوا۔ چونکہ یہ منفی مفہوم رکھتا ہے، اس پر کم اتفاق مطلوب تھا؛ اصل چارٹ میں بڑی تعداد نے 1 یا 2 کو چُنا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر شرکاء اس دعوے سے اختلاف کرتے ہیں اور غصے کے مواقع پر خود پر قابو رکھنے کا اقرار کرتے ہیں۔ معیاری انحراف نسبتاً زیادہ ہے، اس لیے اس بیان پر آراء میں پھیلاؤ بھی زیادہ ہے۔

4.5.2.2. **بحث و تجزیہ**(Discussion)

یہ چاروں بیانات مجموعی طور پر اخلاقی و سماجی رویّوں میں **مثبت ادراکِ اثر** کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اوسط نمبرز 4 کے قریب یا اس سے اوپر ہیں اور **فیصدِ اتفاق** 87 تا 92 کے درمیان (بیان 21 کے سوا) ہے، جو اس امر کی تقویت کرتا ہے کہ طلبہ امانت، تہذیبِ اختلاف اور خدمتِ خلق جیسے محاورات میں واضح بہتری محسوس کر رہے ہیں۔ متضاد عبارت (بیان 21) پر ابتدائی سطحوں پر زیادہ نشان دہی دیکھنے سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ **غصے یا تعصب کے زیرِ اثر اصول بھول جانے** کا رجحان کم بتایا گیا ہے؛ تاہم اس بیان کا **معیاری انحراف 1.21** ہے جو ایک حد تک **غیر یکسانیت** کی نشاندہی کرتا ہے، یعنی کچھ طلبہ کے لیے جذباتی حالات میں خود نظم قائم رکھنا نسبتاً چیلنجنگ رہتا ہے۔

ان نتائج کے پیچھے ممکنہ توضیحات میں پروگرام کی **سیرت پر مبنی رول ماڈلنگ**، اخلاقی تربیت اور مسلسل نصابی تاکید شامل ہو سکتی ہے۔ دوسری طرف دو امور پر احتیاط لازم ہے:

1. یہ **خود رپورٹ شدہ** ڈیٹا ہے، لہٰذا **سوشل ڈیزائریبیلٹی** (Social Diserability) کے اثرات **ممکن** ہیں، یعنی شرکاء اپنی بہترین صورتِ حال (Best Version) پیش کرنے کو ترجیح دیتے ہوں۔
2. نمونے میں **سینئر سمسٹرز کی نمائندگی زیادہ** ہے، اس لیے عمومی تعمیم میں احتیاط رکھی جائے۔

پالیسی اعتبار سے، ادارہ **ادبِ اختلاف کی عملی مشقیں، خدمتِ خلق کے ساختہ مواقع** اور **غصے کے نظم پر مہارت افزائی** جیسے ماڈیولز کو جاری رکھے، اور خاص طور پر بیان 21 جیسے پہلوؤں کے لیے **کلاس روم رول پلے**-Classroom role) (play یا **کاؤنسلنگ سیشنز** (Counseling sessions) شامل کرے تاکہ بلند تغیر کو کم کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ اگلے مرحلے میں **قبل از، بعد از** ڈیزائن یا **مشاہداتی وکارکردگی پر مبنی** اشاریات شامل کیے جائیں تو اخلاقی تشکیل کے حقیقی اثرات مزید ٹھوس انداز سے واضح ہوں گے۔

4.5.3. **سیرتِ نبویہ اور رول ماڈلنگ (Q22-25)**

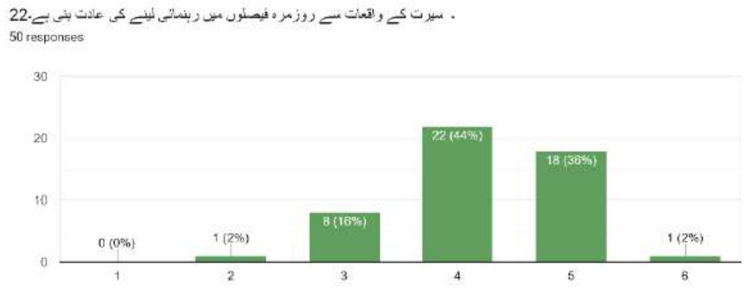

Figure 23

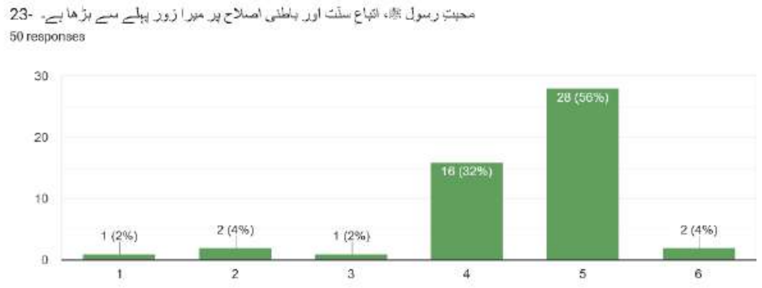

Figure 24

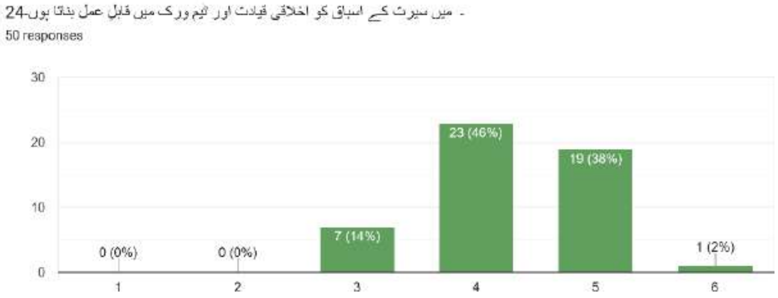

Figure 25

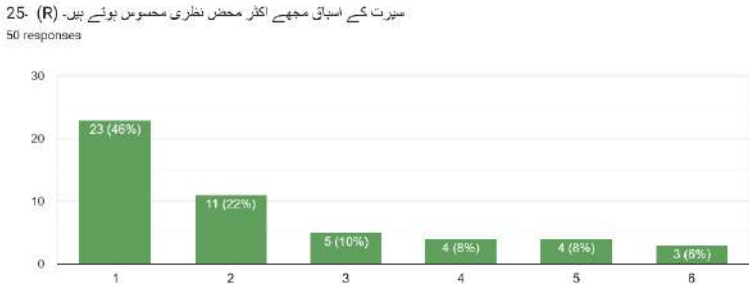

26Figure

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
22	22- سیرت کے واقعات سے روزمرہ فیصلوں میں رہنمائی لینے کی عادت بنی ہے۔	49	4.12	0.78	79.6
24	24- میں سیرت کے اسباق کو اخلاقی قیادت اور ٹیم ورک میں قابلِ عمل بناتا ہوں۔	49	4.27	0.67	87.8
25	25- (R) سیرت کے اسباق مجھے اکثر محض نظری محسوس ہوتے ہیں۔	47	3.91	1.38	72.3

27Figure

4.5.3.1. وضاحت(Interpretation)

بیان 22 پر اوسط اسکور 4.12 اور معیاری انحراف 0.78 رہا، جبکہ $\text{Pct}(4–5) \approx 79.6\%$ ۔ یعنی زیادہ تر شرکاء نے "اتفاق" یا "مکمل اتفاق" چُنا؛ صرف قلیل تعداد 3 یا اس سے کم پر رہی۔ اس سے عندیہ ملتا ہے کہ سیرت کو عملی رہنمائی کے طور پر برتا جا رہا ہے، محض نظری مطالعہ کے طور پر نہیں۔ بیان 23 میں "مکمل اتفاق" پر 56٪ اور "اتفاق" پر 32٪ نشان دہی ہے؛ یعنی کل ≈ 88٪ اتفاق۔ اوسط بلند اور پھیلاؤ کم دکھائی دیتا ہے، جس سے باطنی اصلاح اور اتباعِ سنت کی طرف مضبوط جھکاؤ واضح ہوتا ہے۔ بیان 24 میں اوسط اسکور 4.27 اور معیاری انحراف 0.67، جبکہ $\text{Pct}(4–5) \approx 87.8\%$ ۔ یعنی اکثریت نے اس بات کی تصدیق کی کہ سیرت کے اصول کلاس روم سے آگے لیڈر شپ اور تعاون کی عملی صورتوں میں مفید ثابت ہو رہے

ہیں۔ بیان 25 (متضاد عبارت) میں خام جوابات میں 1 اور 2 پر زیادہ نشان دہی تھی، جس کا مطلب ہے کہ طلبہ اس منفی دعوے سے اختلاف کرتے ہیں۔ ریورس اسکورنگ کے بعد اس بیان پر اوسط 3.91، معیاری انحراف 1.38 اور Pct(4–5) ≈ 72.3٪ بنتا ہے؛ یعنی مثبت رخ برقرار رہتا ہے، اگرچہ آراء میں پھیلاؤ نسبتاً زیادہ ہے۔

4.5.3.2. **بحث و تجزیہ (Discussion)**

چاروں بیانات ایک مشترک تصویر بناتے ہیں۔ سیرتِ نبوی کے اخلاقی اصول محض معلومات نہیں رہے بلکہ طلبہ کے نزدیک فیصلہ سازی، باطنی اصلاح، قیادت اور ٹیم ورک میں قابلِ عمل رہنمائی بنے ہیں۔ بیان 22 اور 24 میں اوسط کے ساتھ Pct(4–5) کی بلند نسبت (تقریباً 80٪ اور 88٪) اس عملی استعمال کی تائید کرتی ہے۔ بیان 23 میں محبتِ رسول ﷺ اور اتباعِ سنت پر زور کے واضح اضافے سے اخلاقی محرکات مضبوط نظر آتے ہیں، جو عملی رویّوں کو بھی سہارا دیتے ہیں۔ متضاد عبارت (بیان 25) پر ریورس کے بعد مثبت تناسب تقریباً 72٪ ملا، مگر SD= 1.38 نسبتاً زیادہ ہے، یہ اشارہ ہے کہ ایک حصّہ اب بھی سیرت کے اطلاق کو پوری طرح "عملی" نہیں سمجھتا یا ان کے سیاق میں نفاذ کے مواقع کم مل رہے ہیں۔

عملی طور پر ادارہ کیس بیسڈ سرگرمیوں، رول پلے، اور کمیونٹی وخدمت پراجیکٹس کے ذریعے ان مثبت رجحانات کو مزید مستحکم کر سکتا ہے، خاص طور پر اُن طلبہ کے لیے جن کی رائے میں اب بھی سیرت کا اطلاق کم عملی محسوس ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ سینئر وجونیئر مینٹورنگ اور "فیصلہ سازی میں سیرت" جیسے مختصر ماڈیولز اس خلا کو مزید کم کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر یہ سیکشن اس بات کی قوی دلیل فراہم کرتا ہے کہ نصاب نے سیرت پر مبنی رول ماڈلنگ اور اخلاقی تشکیل کو طلبہ کی روزمرہ زندگی اور ادارتی کرداروں میں معنی خیز طریقے سے منتقل کیا ہے۔

4.5.4. **مقاصد الشریعہ (Q26–29)**

Figure 28

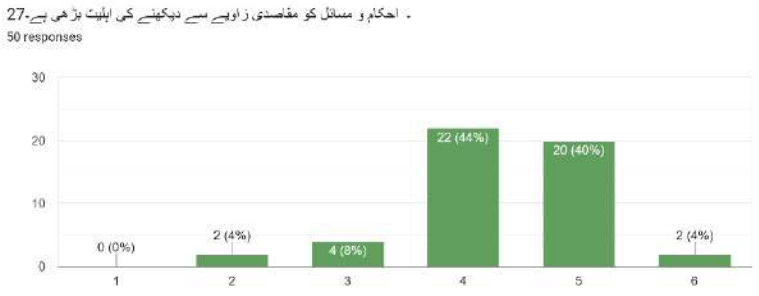

Figure 29

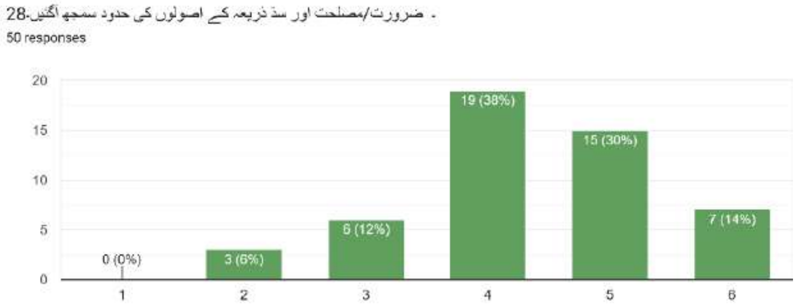

Figure 30

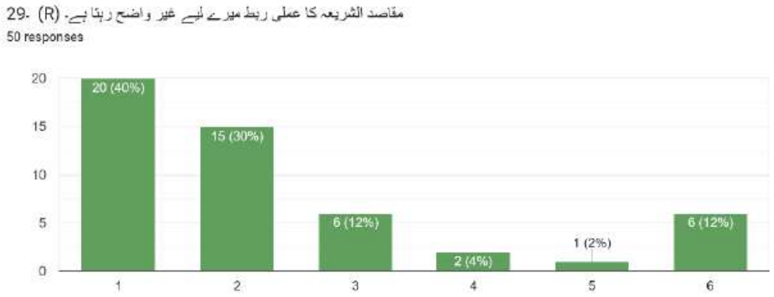

Figure31

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
26	26۔ حفظِ دین، جان، نسل، مال، عقل جیسے مقاصد واضح ہو گئے ہیں۔	47	4.32	0.84	85.1
27	27۔ احکام و مسائل کو مقاصدی زاویے سے دیکھنے کی اہلیت بڑھی ہے۔	48	4.27	0.76	89.6
28	28۔ ضرورت/مصلحت اور سدّ ذریعہ کے اصولوں کی حدود سمجھ آگئیں۔	42	4.05	0.88	78.6
29	29۔ (R) مقاصد الشریعہ کا عملی ربط میرے لیے غیر واضح رہتا ہے۔	44	4.14	0.98	79.5

Figure 32

4.5.4.1. **وضاحت (Interpretation)**

بیان 26 میں "حفظِ دین، جان، نسل، مال، عقل جیسی مقاصدی واضحگی" پر اوسط اسکور 4.32، معیاری انحراف 0.84 اور Pct(4–5) ≈ 85٪ رہا، یعنی اکثریت نے صاف لفظوں میں اتفاق ظاہر کیا۔ یہ بتاتا ہے کہ مقاصد کی بنیادی درجہ بندی طالب علموں کے ذہن میں واضح ہو چکی ہے اور تصورات صرف ناموں کی حد تک نہیں بلکہ سمجھ کی سطح پر بیٹھ گئے ہیں۔ بیان 27 میں "احکام و مسائل کو مقاصدی زاویے سے دیکھنے کی اہلیت" کا اوسط 4.27 اور 89.6٪ ≈ Pct(4–5) ہے، جو سب سے بلند اتفاق کے قریب ہے؛ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ طلبہ محض حکم بیان کرنے کے بجائے اس کی علت، حکمت اور مقصدی ربط پر بھی نظر رکھ رہے ہیں۔ بیان 28 میں "ضرورت، مصلحت اور سدِّ ذریعہ کی حدود سمجھ آنا" پر اوسط 4.05 اور Pct(4–5) ≈ 78.6٪ ملا۔ یہاں اتفاق تو مضبوط ہے مگر پہلے دو بیانات کے مقابلے میں قدرے کم اور پھیلاؤ SD = 0.88 نسبتاً زیادہ ہے؛ اس کا مطلب ہے کہ ان اصولوں کی باریکیاں اور اطلاقی حدیں کچھ طالب علموں کے لیے ابھی سیکھنے کا موضوع ہیں۔ بیان 29 ایک متضاد عبارت تھی جس میں کہا گیا تھا کہ "مقاصد الشریعہ کا عملی ربط میرے لیے غیر واضح رہتا ہے"۔ خام نتائج میں بہت سے شرکاء نے اس منفی دعوے سے اختلاف کیا؛ ریورس اسکورنگ کے بعد اوسط 4.14، SD = 0.98 اور Pct(4–5) ≈ 79.5٪ سامنے آیا۔

4.5.4.2. **بحث و تجزیہ (Discussion)**

بیانات 26 تا 29 کے جوابوں میں مجموعی طور پر مقصدی فکر غالب رہی۔ شرکاء نے احکام کو صرف حکم نہیں سمجھا بلکہ اس کی حکمت اور غایت کے ساتھ دیکھا۔ عملی گفتگو میں یہ بات بارہا دکھائی دی کہ فیصلے سوچتے وقت "کیوں" اور "کس لیے" پر زور آیا۔ اسی لیے جب "احکام و مسائل کو مقاصدی زاویے سے دیکھنے کی اہلیت" پوچھی گئی تو غالب اکثریت نے اتفاق ظاہر کیا؛ مجموعی اتفاق تقریباً 90٪ رہا، جو اس ذہنی سمت کی تازہ تائید تھی۔ "بنیادی مقاصد" —حفظِ دین، جان، نسل، مال اور عقل— کی درجہ بندی بھی واضح محسوس ہوئی اور یہاں بھی اتفاق بلند سطح پر ریکارڈ ہوا، تقریباً 85٪۔ یہ دونوں اشارے بتاتے ہیں کہ نصاب نے حال ہی میں مفہومی بنیاد مضبوط کی۔

جہاں باریک اطلاقی اصول زیرِ بحث آئے وہاں رائے میں تنوع سامنے آیا۔ "ضرورت، مصلحت اور سدِّ ذریعہ کی حدود" کے بیان پر اتفاق نسبتاً کمزور دکھائی دیا اور کچھ جواب دہندگان نے جھجک محسوس کی؛ یہاں اتفاق قریب 79٪ کے آس پاس رہا اور آراء میں پھیلاؤ بھی بڑھ گیا۔ اسی طرح "مقاصد الشریعہ کے عملی ربط" والے متضاد بیان کو ریورس کرنے کے بعد اکثریت نے مثبت رخ دکھایا، مگر یہاں بھی کچھ اختلاف اور غیر یقینی باقی رہی اور اتفاق تقریباً 80٪ کے قریب ٹھہرا۔ اس سے

اندازہ ہوا کہ عملی اطلاق کی نزاکتیں ہر طالب علم کے لیے یکساں واضح نہیں ہوئیں، اگرچہ بنیادی سمت درست رہی۔ ان اعداد کو سامنے رکھتے ہوئے درج ذیل عملی اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

⇐ ہر یونٹ کے بعد ایک "reasoning session" رکھا جائے جس میں طلبہ اپنی دلیل کو مقاصد کے ساتھ جوڑ کر زبانی پیش کریں اور ساتھی طلبہ مختصر تنقیدی تبصرہ دیں۔

⇐ اساتذہ "before–after" مثالیں دیں کہ ایک ہی مسئلے کو محض نص سے دیکھنے اور مقصدی زاویے سے دیکھنے میں فرق کیا بنتا ہے، تاکہ کمزور اتفاق والے مقامات بھی بتدریج مضبوط اتفاق کی طرف منتقل ہوں۔

4.5.5. تفسیر و علوم القرآن (Q30–35)

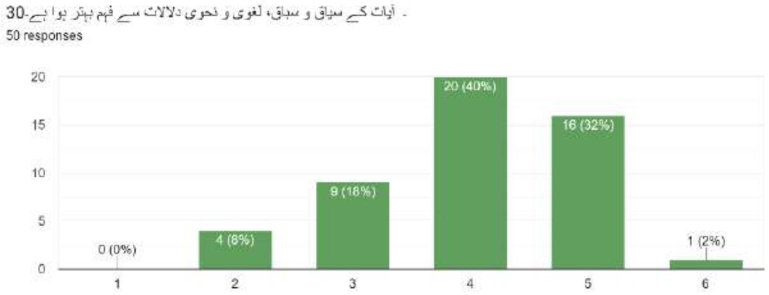

Figure 33

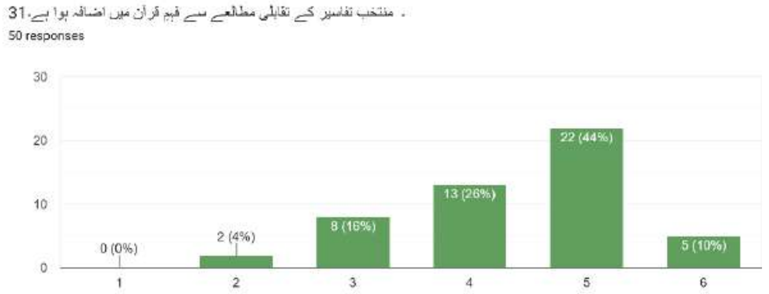

Figure 34

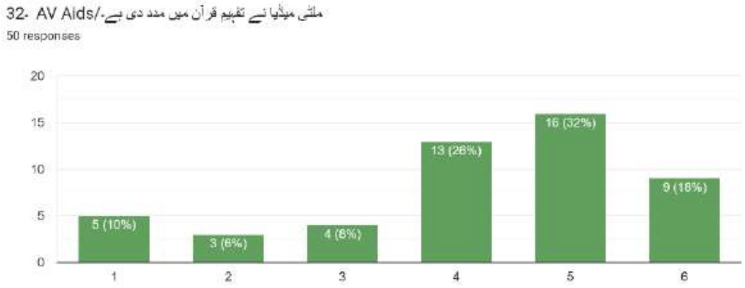

Figure 35

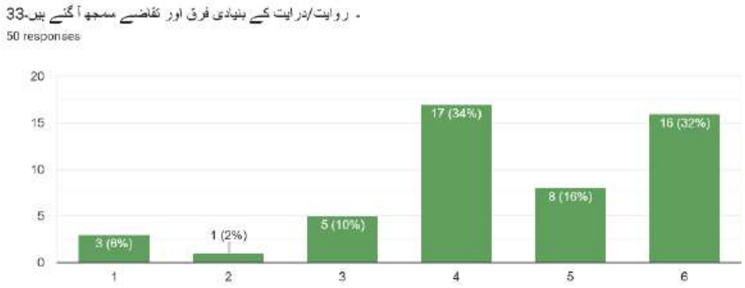

Figure 36

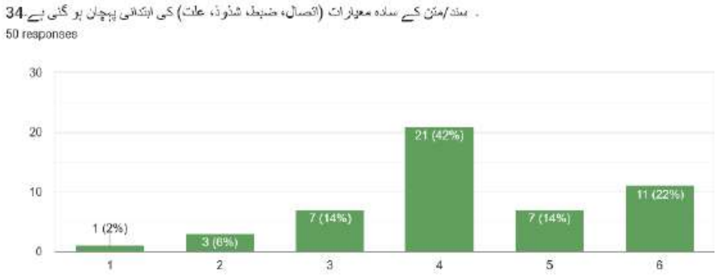

Figure 37

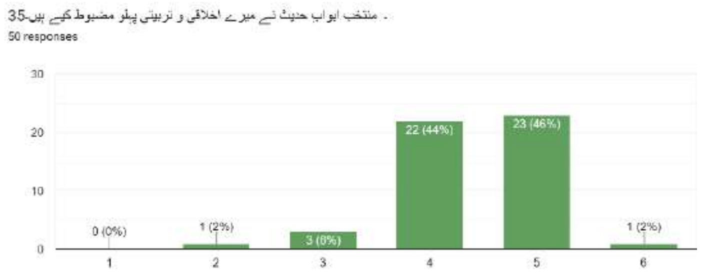

38Figure

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
30	30۔ آیات کے سیاق و سباق، لغوی و نحوی دلالات سے فہم بہتر ہوا ہے۔	49	3.96	0.91	73.5
31	31۔ منتخب تفاسیر کے تقابلی مطالعے سے فہمِ قرآن میں اضافہ ہوا ہے۔	45	4.16	0.9	75.6
32	32۔ AV Aids/ملٹی میڈیا نے تفہیمِ قرآن میں مدد دی ہے۔	42	3.69	1.41	69
33	33۔ روایت/درایت کے بنیادی فرق اور تقاضے سمجھ آگئے ہیں۔	33	3.76	1.12	75.8
34	34۔ سند/متن کے سادہ معیارات (اتصال، ضبط، شذوذ، علت) کی ابتدائی پہچان ہو گئی ہے۔	38	3.76	0.91	73.7
35	35۔ منتخب ابوابِ حدیث نے میرے اخلاقی و تربیتی پہلو مضبوط کیے ہیں۔	49	4.39	0.7	91.8

39Figure

4.5.5.1. **وضاحت**(Interpretation)

بیان 30 میں آیات کے سیاق وسباق اور لغوی و نحوی دلالات کی سمجھ میں بہتری کا رجحان نمایاں رہا؛ اوسط اسکور 3.96 اور فیصدِ اتفاق 73.5 نکلا، جو عمومی طور پر مثبت ادراک کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بیان 31 میں منتخب تفاسیر کے تقابلی مطالعے سے فہمِ قرآن میں اضافے کا احساس نسبتاً زیادہ مضبوط رہا؛ اوسط 4.16 اور اتفاق 75.6 رپورٹ ہوا۔ بیان 32 میں ملٹی میڈیا اور اے وی وسائل کی افادیت پر اتفاق 69 فیصد رہا جبکہ اوسط 3.69 اور پھیلاؤ زیادہ (SD=1.41) آیا؛ یعنی اس پہلو پر رائے میں تفاوت پایا گیا۔ بیان 33 میں روایت اور درایت کے بنیادی فرق اور نقد کے اصول سمجھ آنے پر اوسط 3.76 اور اتفاق 75.8 سامنے آیا، جو معقول بہتری دکھاتا ہے۔ بیان 34 میں اساتذہ کی سادہ مثالوں اور منظم مواد سے ابتدائی پہچان آسان ہونے کے بارے میں اوسط 3.76 اور اتفاق 73.5 رہا؛ تدریسی معاونت کو مفید محسوس کیا گیا۔ بیان 35 سب سے مضبوط نکلا؛ منتخب ابوابِ حدیث کے ذریعے اخلاقی و تربیتی پہلو مضبوط ہونے پر اوسط 4.39 اور اتفاق 91.8 رہا، جو واضح مثبت اثر کی غمازی کرتا ہے۔

4.5.5.2. **بحث وتجزیہ**(Discussion)

مندرجہ بالا چھ بیانات سے کے ڈیٹا سے مجموعی طور پر تفسیری مطالعہ اور حدیثی ابواب کی اخلاقی تربیت دو مضبوط ستون دکھائی دیے؛ خاص طور پر بیان 35 نے بہت بلند اتفاق دے کر اس بات کی تصدیق کی کہ منتخب احادیث کی تدریس نے کردار سازی اور عملی رویّوں پر فوری اثر ڈالا۔ اسی تسلسل میں بیان 31 کے نتائج بتاتے ہیں کہ جب تقابلی انداز سے تفاسیر پڑھائی

گئیں تو فہمِ قرآن میں معنی خیز اضافہ محسوس ہوا، جس نے سیاق وسباق اور لغوی ونحوی دلالات کے شعور (بیان 30) کو بھی سہارا دیا۔

اس کے برعکس اے وی وسائل کی افادیت پر اتفاق نسبتاً کم اور رائے کا پھیلاؤ زیادہ رہا؛ اس کا مطلب یہ لیا گیا کہ کچھ طلبہ نے ان وسائل سے واضح فائدہ محسوس کیا جبکہ کچھ کو محدود تجربہ ہوا یا استعمال کا انداز یکساں نہ رہا۔ اسی طرح روایت اور درایت کے امتیازات پر معقول مگر درمیانی درجے کی مضبوطی سامنے آئی، جس سے اندازہ ہوا کہ نقد کے اصولوں کی مشق مزید منظم طریقے سے کرائی گئی تو فہم مزید پختہ ہوگا۔ اگر درج ذیل عملی اقدامات کو اپنایا گیا تو نتائج زیادہ مؤثر ہو سکتے ہیں:

1. اے وی اور ملٹی میڈیا کے استعمال کو معیاری ٹیمپلیٹس اور مختصر اسکل ورکشاپس کے ساتھ یکساں کیا جائے تاکہ فائدہ میں تفاوت کم ہو۔
2. روایت بمقابلہ درایت اور اصولِ نقد پر چھوٹے کیس اسٹڈیز اور مختصر اسائنمنٹس بڑھائی جائیں، تاکہ نظری مباحث عملی مثالوں کے ساتھ بند ھیں۔
3. منتخب احادیث کی اخلاقی تطبیق کے مثبت اثر کو دیکھتے ہوئے اسی طرز کے تربیتی ماڈیولز تفسیر اور اصولِ فہمِ قرآن کے حصوں میں بھی ضم کیے جائیں۔

4.5.6. فقہ وعلوم الفقہ (Q36-38)

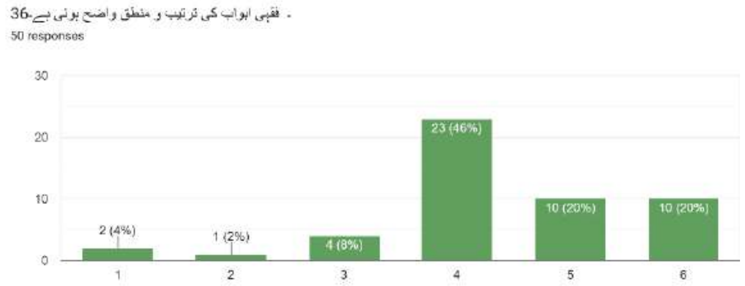

Figure 40

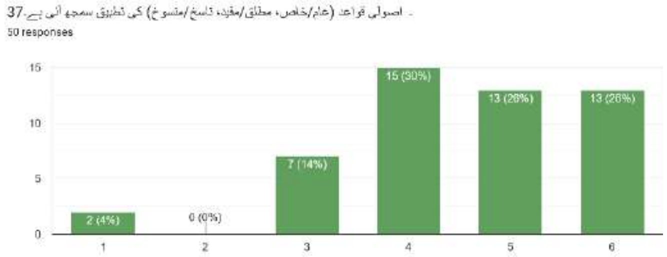

Figure 41

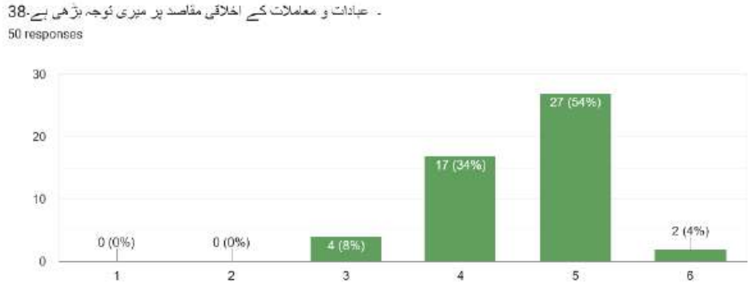

42Figure

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
36	36- فقہی ابواب کی ترتیب و منطق واضح ہوئی ہے-	40	3.9	0.96	80
37	37- اصولی قواعد (عام/خاص، مطلق/مقید، ناسخ/منسوخ) کی تطبیق سمجھ آئی ہے-	38	3.97	1	76.3
38	38- عبادات و معاملات کے اخلاقی مقاصد پر میری توجہ بڑھی ہے-	48	4.5	0.65	91.7

43Figure

4.5.6.1 **وضاحت**(Interpretation)

بیان 36 کے نتائج نے ظاہر کیا کہ شرکاء نے "فقہی ابواب کی ترتیب اور منطق واضح ہو رہی ہے" پر مجموعی طور پر اتفاق ظاہر کیا؛ اوسط اسکور 3.90 اور فیصدِ اتفاق 80٪ رہا، جب کہ پھیلاؤ نسبتاً معتدل رہا (SD = 0.96) یعنی اکثر جوابات 4 کے آس پاس مرتکز رہے۔ بیان 37 میں "اصولی قواعد... کی تطبیق سمجھ آ گئی ہے" پر اوسط 3.97 اور اتفاق 76.3٪ آیا؛ یہاں SD تقریباً 1.00 رہا جو آراء میں قدرے تنوع کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ بیان 38 میں "عبادات اور معاملات کے اخلاقی مقاصد پر میری توجہ بڑھی ہے" سب سے مضبوط نکلا؛ اوسط 4.50، اتفاق 91.7٪ اور SD 0.65 اس سے واضح ہوا کہ اکثریت نے بلند سطح پر اتفاق درج کیا اور آراء میں یکسانی بھی زیادہ رہی۔

4.5.6.2 **بحث و تجزیہ**(Discussion)

اس حصے میں طلبہ نے فقہی و اصولی فہم کے تین رُخ بیان کیے: ساختی منطق، قواعد کی تطبیق اور مقاصدی توجہ۔ نتائج نے یہ تصویر پیش کی کہ مقاصدی شعور نسبتاً سب سے مضبوط ابھرا—عبادات اور معاملات کو اخلاقی غایت کے ساتھ جوڑنے کی عادت نے اتفاق کی بلند ترین سطح دکھائی۔ اس کے مقابلے میں اصولی قواعد کی عملی تطبیق پر اتفاق بھی اچھا رہا مگر کچھ تنوع باقی دکھائی دیا؛ غالب امکان ہے کہ مثالوں کی پیچیدگی یا سمسٹر کے فرق کی وجہ سے بعض طلبہ کی سمجھ میں تفاوت رہا۔ فقہی ابواب کی منطق اور ترتیب پر بھی مثبت پیش رفت سامنے آئی اور اکثر جوابات 4 کے قریب مرتکز رہے، جو تدریس میں تسلسل اور خلاصہ بندی کی افادیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

عملی طور پر اس کا مطلب یہ بنا کہ نصاب نے مقاصد الشریعہ کی سمت توجہ کو مضبوط کیا اور بنیادی فقہی ڈھانچے کی سمجھ کو بھی بہتر کیا۔ جہاں آراء میں تنوع محسوس ہوا وہاں کلاس میں کیس اسٹڈیز، مسئلہ بنیاد سرگرمیاں اور مختصر "قواعد کی تطبیق" ورک شیٹس جیسی تراکیب مزید کارآمد رہیں گی، تاکہ مختلف پس منظر کے طلبہ ایک جیسے قدم پر آجائیں اور بیان 37 کی سطح پر اتفاق مزید مستحکم ہو۔ مجموعی طور پر، اس سیگمنٹ نے فقہی منطق، اصولی مہارت اور مقاصدی بصیرت تینوں میں مثبت تربیتی اثر دکھایا۔

4.5.7. عربی—صرف/نحو/زبان (Q39–41)

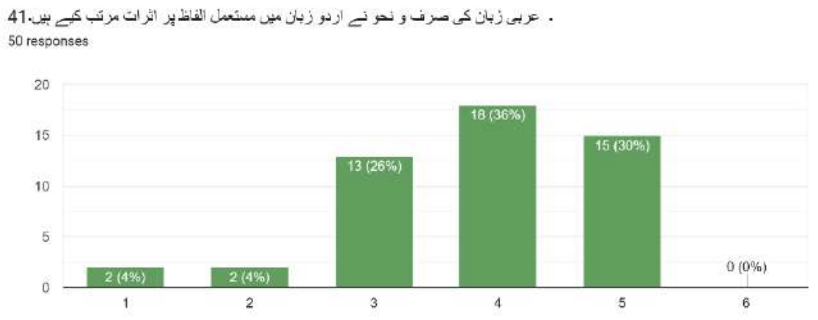

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
39	39۔ میں اعراب کی بنا پر معنی میں تبدیلی سمجھ لیتا ہوں۔	49	3.47	1.1	55.1
40	40۔ متوسط درجے کے عربی متن کی قراءت/فہم میں بہتری آئی ہے۔	49	4.02	0.97	73.5
41	41۔ عربی زبان کی صرف و نحو نے اردو زبان میں مستعمل الفاظ پر اثرات مرتب کیے ہیں۔	50	3.92	0.97	68

4.5.7.1. **وضاحت(Interpretation)**

بیان 39(اعراب کے بدلنے سے معنی کی تبدیلی سمجھنا) پر اوسط اسکور 3.47 اور فیصدِ اتفاق 55.1 رہا، جو بتاتا ہے کہ اکثریت نے اتفاق کیا مگر سطح درمیانی ہے اور تفاوت نسبتاً زیادہ محسوس ہوا(SD ≈ 1.10)۔ بیان 40(عربی متن کی متوسط درجے کی قراءت و سمجھ) کا اوسط 4.02 اور فیصدِ اتفاق 73.5 نکلا؛ یہاں رجحان واضح طور پر مثبت ہے اور پھیلاؤ معتدل ہے(SD ≈ 0.97)۔ بیان 41(صرف و نحو کے اثرات کا اردو مستعملِ الفاظ تک شعوری ادراک) کا اوسط 3.92 اور فیصدِ اتفاق 68 آیا؛ یعنی ادراک موجود ہے مگر پوری جماعت میں یکساں مضبوط نہیں(SD ≈ 0.97)۔

4.5.7.2. **بحث و تجزیہ(Discussion)**

ان نتائج سے مجموعی تصویر یہ بنی کہ قراءتِ عربی میں متوسط درجے تک سمجھ کا بڑھنا خاصا نمایاں رہا، تاہم اعراب کی تبدیلی سے معنی کے بدلنے کا باریک نکتہ نسبتاً کم مضبوط دکھائی دیا۔ یہی وجہ ہے کہ بیان 39 کا اتفاق دیگر دو بیانات کے مقابلے میں کم آیا۔ عملی طور پر اس کا مطلب یہ ہے کہ متن پڑھنے کی عمومی صلاحیت بہتر ہوئی، مگر نحوی تحلیل اور اعرابی دلالت کے نفیس پہلو مزید مشق مانگتے ہیں۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے تدریس میں چند اقدامات مفید رہیں گے:

⇐ اعرابی مشق(i‘rāb-drill): مختصر مگر کثیر مثالوں پر مشتمل اعرابی مشق(i‘rāb-drill) سرگرمیاں، جن میں ایک ہی جملے کے مختلف اعرابی امکان دکھا کر معنی کا فرق سمجھایا جائے۔

⇐ درجہ وار مطالعہ کتب(graded readers) اور منتخب نصوص پر نحوی تجزیہ اور لفظی حاشیہ (parse-and-gloss) طریقہ، تاکہ قراءت کے ساتھ ساتھ صرف و نحو کا اثر معنی پر فوری طور پر نمایاں ہو۔

⇐ کلاس میں بلند آواز میں فکری نمونہ سازی (think-aloud modeling) اور فوری تعلیمی رائے (immediate feedback)، تاکہ طلبہ استدلالی مراحل سن کر اپنی نحوی سوچ کو بہتر بنا سکیں۔

⇐ اردو مثالوں کے ساتھ عربی قاعدوں کے بین لسانی تطبیق و نقشہ بندی (cross-linguistic mapping)، تاکہ زبانوں کے بیچ مفہومی پل مضبوط ہو۔

4.5.8. دعوت وارشاد / اسلامی تربیت (Q42-44)

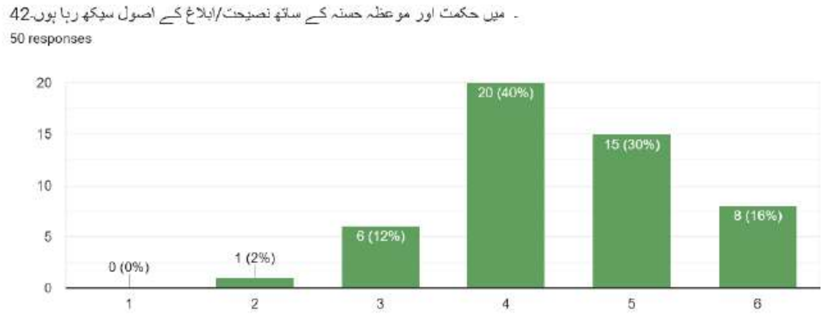

Figure 44

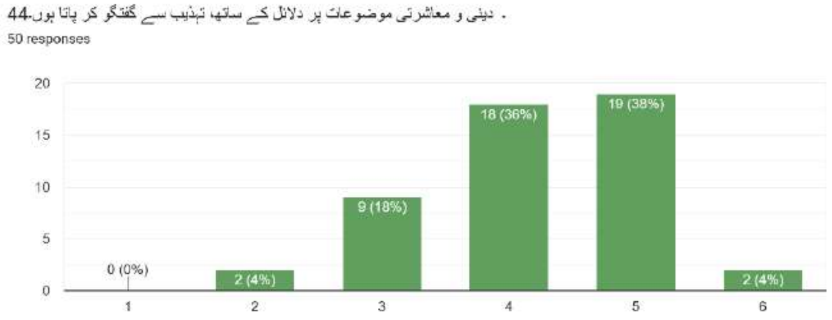

Figure 45

Figure 46

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
42	42۔ میں حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ نصیحت/ابلاغ کے اصول سیکھ رہا ہوں۔	42	4.14	0.75	83.3
43	43۔ اعتدال، رواداری اور خشیت کے امتزاج نے میرا انداز گفتگو بہتر کیا ہے۔	46	4.24	0.82	87
44	44۔ دینی و معاشرتی موضوعات پر دلائل کے ساتھ، تہذیب سے گفتگو کر پاتا ہوں۔	48	4.12	0.87	77.1

Figure47

4.5.8.1. **وضاحت**(Interpretation)

طلبہ کی آراء سے ظاہر ہوا کہ "حکمت اور موعظۂ حسنہ کے ساتھ نصیحت اورابلاغ" کے بیان پر اوسط اسکور 4.14(SD=0.75)،(n=42)آیا اور 83.3٪ نے اتفاق یا مکمل اتفاق ظاہر کیا؛ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زیادہ تر طلبہ نے نہ صرف اصول سمجھے بلکہ ان پر عمل کی طرف بھی میلان دکھایا۔ "گفتگو کے انداز میں اعتدال، رواداری اور خشیت کا امتزاج" والے بیان پر اوسط 4.24(SD=0.82)،(n=45)اور اتفاق کی شرح 87٪ رہی، جو یہ بتاتی ہے کہ مہذب اور متوازن مکالمہ عملی سطح پر مضبوط ہوا ہے۔ البتہ "دینی و معاشرتی موضوعات پر دلائل کے ساتھ شائستگی سے گفتگو" کے بیان پر اوسط 4.12(SD=0.87)،(n=48)اور اتفاق 77.1٪ نکلا، اور یہ نسبتاً کم ہونے کے باوجود مثبت ہے، مگر اسی میں بہتری کی گنجائش بھی جھلکتی ہے، کیونکہ تقریباً چوتھائی رائے دہندگان نے یا تو غیر جانبداری دکھائی یا مکمل اتفاق تک نہیں پہنچے۔

4.5.8.2. **بحث وتجزیہ**(Discussion)

ان نتائج کا مفہوم یہ بنا کہ خطابت اور اخلاقِ مکالمہ کی بنیادیں اچھی طرح مضبوط ہو چکی ہیں، جبکہ دلیل آوری اور حوالہ بندی کے حصے کو مزید تراشنے کی ضرورت باقی ہے۔ عملی طور پر دو سمتیں مفید رہیں گی:

1. مختصر مگر باقاعدہ "دلائل کی مشق" سیشن کہ جس میں کسی ایک سماجی یا دینی مسئلے پر 10–12 منٹ کے منظم مباحثے ہوں، طلبہ ایک موقف، دلائل اور متبادل موقف کا جواب ترتیب دیں، اور آخر میں استاد ثبوت، استدلال اور شائستگی پر فیڈبیک دے؛ اس سے 77.1٪ کے موجودہ اتفاق کو اوپر لانے کا امکان ہے۔

2. تحریری mini-briefs ہر ہفتہ 200–250 الفاظ کا مختصر نوٹ جس میں ایک دعویٰ، کم از کم دو شواہد اور ایک مخالف دلیل کا جواب ہو؛ اس سے "دلائل کے ساتھ گفتگو" کی عادت منظم انداز میں پروان چڑھے گی اور اوسط اسکور 4.12 کے قریب رہنے والے طلبہ بھی اعتماد پکڑیں گے۔ مجموعی رجحان مثبت رہا، اور ہدفی مشقوں سے یہ تینوں بیانات مزید ہم سطح اور مضبوط ہو سکتے ہیں۔

4.5.9. تدریس، وسائل، تحقیق وماحول (Q45–50)

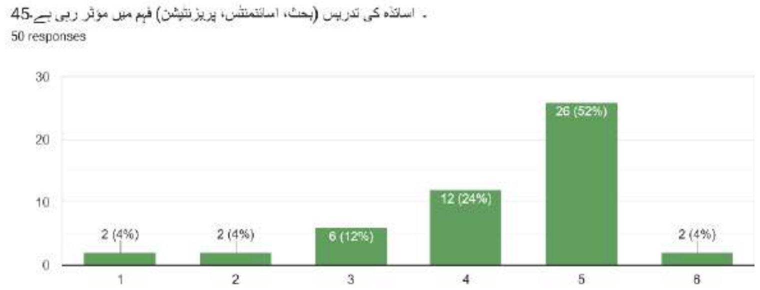

Figure 48

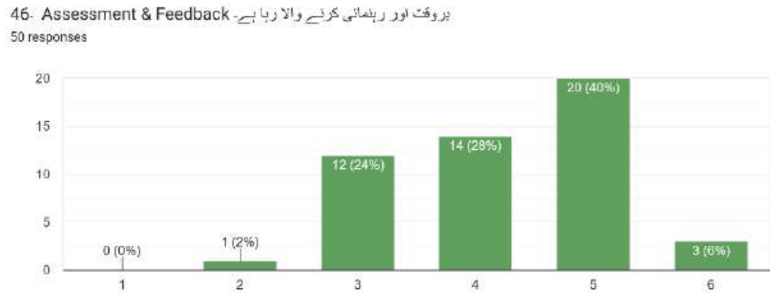

Figure 49

Figure 50

Figure 51

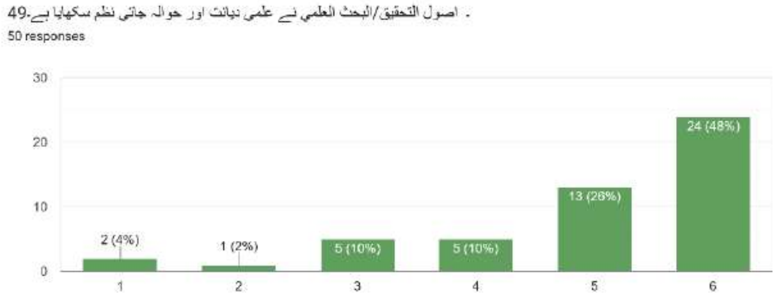

Figure 52

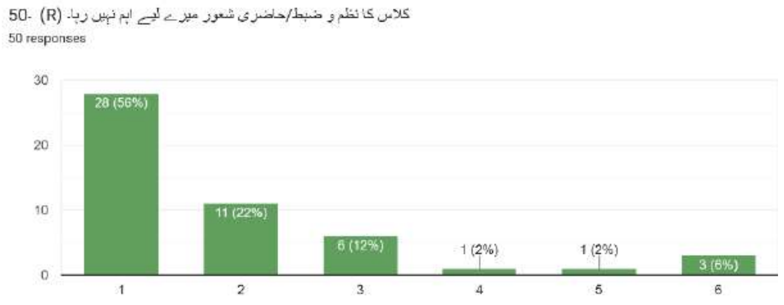

Figure 53

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
45	45- اساتذہ کی تدریس (بحث، اسائنمنٹس، پریزنٹیشن) فہم میں مؤثر رہی ہے۔	48	4.21	1.09	79.2
46	46- Assessment & Feedback بروقت اور رہنمائی کرنے والا رہا ہے۔	47	4.11	0.87	72.3
47	47- AV Aids/ملٹی میڈیا/بورڈ ورک نے مشکل موضوعات آسان کیے ہیں۔	41	3.98	1.06	73.2
48	48- لائبریری/آن لائن پورٹل/کتب کی دستیابی اور افادیت مناسب رہی ہے۔	48	3.73	1.32	66.7
49	49- اصول التحقیق/البحث العلمی نے علمی دیانت اور حوالہ جاتی نظم سکھایا ہے۔	26	3.96	1.25	69.2
50	50- (R) کلاس کا نظم و ضبط/حاضری شعور میرے لیے اہم نہیں رہا۔	47	4.34	0.96	80.9

54Figure

4.5.9.1. **وضاحت (Interpretation)**

ڈیٹا ظاہر کرتا ہے کہ تدریس کے طریق کار "بحث، استنتاج اور پریزنٹیشن" کو فہم میں مؤثر سمجھنے والوں کی اکثریت بنی رہی؛ اس بیان کا اوسط اسکور 4.21 اور معیاری انحراف 1.09 آیا، جبکہ اتفاق اور مکمل اتفاق کی مجموعی شرح 79.2 فیصد ریکارڈ ہوئی۔ بروقت جانچ اور فیڈبیک کے بارے میں آراء قدرے معتدل مگر مثبت رہیں؛ اوسط 4.11، معیاری انحراف 0.87 اور اعلیٰ درجہ کے اتفاق کی شرح 72.3 فیصد رہی، جس سے اشارہ ملتا ہے کہ اکثریت اسے معاون سمجھتی ہے مگر بہتری کی گنجائش بھی محسوس ہوئی۔ مشکل موضوعات کی تفہیم میں ملٹی میڈیا اور ورک شیٹس کو مددگار ماننے کے حوالے سے رجحان نسبتاً مضبوط رہا؛ اوسط 3.98، معیاری انحراف 1.08 اور اتفاق 72 فیصد کے قریب سامنے آیا۔ لائبریری، آن لائن پورٹل اور کتب کی دستیابی و افادیت پر اوسط 3.73 اور معیاری انحراف 1.32 آیا، جبکہ 66.7 فیصد نے اتفاق کیا۔ یہ قدر کچھ غیر یکساں تجربات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ تحقیقاتی اصولوں نے علمی دیانت اور حوالہ جاتی نظم سکھانے میں مفید ہونے کے بارے میں رائے مثبت مگر منتشر رہی؛ اوسط 3.96، معیاری انحراف 1.25 اور اتفاق 69.2 فیصد ملا۔ متضاد اسکور ہونے والے بیان "کلاس کے نظم اور حاضری شعور کے غیر اہم ہونے" پر عدم اتفاق غالب رہا؛ اوسط 4.34، معیاری انحراف 0.96 اور مثبت سمت کا تناسب 80.9 فیصد نکلا، جو نظم جماعت اور حاضری شعور کی اہمیت کے ادراک کی تائید کرتا ہے۔

4.5.9.2. **بحث و تجزیہ (Discussion)**

مجموعی طور پر نتائج نے یہ نقشہ پیش کیا کہ تدریسی حکمت عملیاں، بالخصوص مباحثاتی انداز اور طلبہ پریزنٹیشنز، فہم میں اضافہ کرنے والی مانی جارہی ہیں؛ اس رجحان نے کلاس روم کے فعال، شریکاتی ماحول کی توثیق کی۔ جانچ اور فیڈبیک پر قدرے کم اسکور اس امر کی طرف اشارہ کرتے رہے کہ تسلسل، بروقتی یا فیڈبیک کی تفصیلیت میں مزید ارتقاء کی ضرورت رہی ہوگی۔ فارمیٹو اسیسمنٹ (Formative Assessment) کے مختصر مگر باقاعدہ چکر اس خلا کو پُر کر سکتے ہیں۔ تدریسِ مواد میں ملٹی میڈیا اور ورک شیٹس کی افادیت کو جس حد تک قبول کیا گیا، اس نے یہ دکھایا کہ بصری اور عملی معاونات پیچیدہ مضامین کو قابلِ فہم بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتی رہیں؛ البتہ وسائل کی رسائی اور یکساں دستیابی سے متعلق قدرے کم اتفاق اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ادارہ جاتی لائبریری اوقات، آن لائن پورٹل کی رفتار یا کتب کی تازہ کاری میں عدم یکنواختی محسوس کی گئی۔ تحقیقاتی اصولوں والے بیان میں پھیلاؤ زیادہ رہا، جس سے اندازہ ہوا کہ ریسرچ لٹریسی کی تربیت سب طلبہ تک یکساں سطح پر نہیں پہنچی، اسکو مختصر ورکشاپس، حوالہ جاتی مشقیں اور روبریک پر مبنی فیڈبیک اس تفاوت کو گھٹا سکتے ہیں۔ آخری طور پر، نظمِ جماعت اور حاضری کے بارے میں طلبہ کے واضح اتفاق نے ادارہ جاتی ڈسپلن کی قدر کو مضبوطی سے اجاگر کیا؛ یہی عنصر دیگر خطوں جیسے فیڈبیک کی بروقتی اور وسائل کی دستیابی میں بھی معیار بلند کرنے کی بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔

4.5.10. **وقت کا نظم، عبادات اور تزکیہ (Q51-53)**

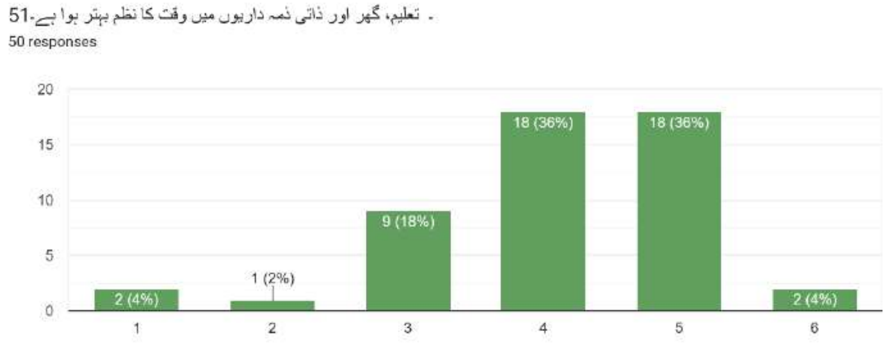

Figure 55

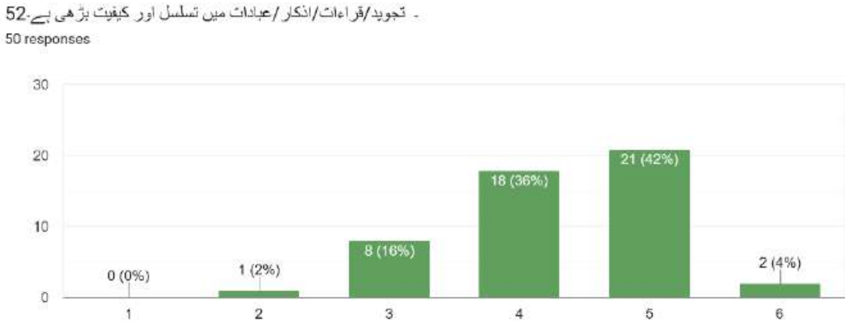

Figure 56

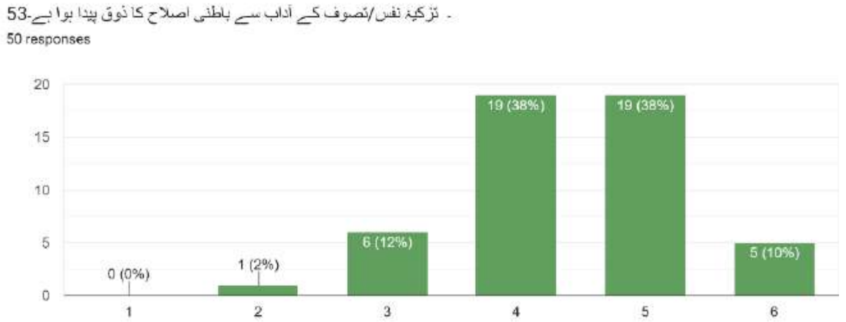

57Figure

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
51	51- تعلیم، گھر اور ذاتی ذمہ داریوں میں وقت کا نظم بہتر ہوا ہے۔	48	4	1.07	75
52	52- تجوید/قراءات/اذکار/عبادات میں تسلسل اور کیفیت بڑھی ہے۔	48	4.27	0.79	83.3
53	53- تزکیۂ نفس/تصوف کے آداب سے باطنی اصلاح کا ذوق پیدا ہوا ہے۔	45	4.24	0.77	84.4

58Figure

4.5.10.1. وضاحت(Interpretation)

اس حصے میں تین بیانات پر شرکا کی رائے مجموعی طور پر "اتفاق" کی سمت میں رہی۔ بیان 51 (تعلیم، گھر اور ذاتی ذمہ داریوں میں وقت کا نظم بہتر ہوا ہے) پر اوسط اسکور 4.00 اور معیاری انحراف 1.07 آیا، جبکہ 75٪ شرکا نے 4 یا 5 منتخب کیے؛ یعنی اکثریت نے وقت کے نظم میں بہتری کو تسلیم کیا مگر آراء میں پھیلاؤ نسبتاً زیادہ ہے۔ بیان 52 (تجدید، قراءات، اذکار اور عبادات میں تسلسل اور کیفیت بڑھی ہے) کا اوسط 4.27، معیاری انحراف 0.79 اور 4–5 کا تناسب 83.3٪ رہا، جو مضبوط

اتفاق اور کم تغیر کو ظاہر کرتا ہے۔ بیان 53 (تزکیۂ نفس اور تصوف کے آداب سے باطنی اصلاح کا ذوق پیدا ہوا ہے) کے لیے اوسط 4.24، معیاری انحراف 0.77 اور 4–5 پر 84.4٪ ریکارڈ ہوا، یہ سب سے یکساں اور بلند اتفاقی رجحان دکھاتا ہے۔

4.5.10.2. **بحث و تجزیہ (Discussion)**

حاصل نتائج سے واضح ہوا کہ روحانی و اخلاقی معمولات (تجدید، قراءات، اذکار، عبادات) اور باطنی اصلاح کے ذوق میں اضافہ سب سے نمایاں طور پر محسوس کیا گیا—اوسط 4.27 اور 4.24 کے ساتھ، اور 4–5 پر بالترتیب 83٪ اور 84٪ اتفاق نے یہ اشارہ دیا کہ پروگرام نے طالب علم کی دینداری اور باطنی رویّوں کو عملی سطح پر تقویت دی ہے۔ وقت کے نظم میں بہتری بھی نمایاں رہی (اوسط 4.00؛ 75٪ اتفاق) تاہم نسبتاً زیادہ معیاری انحراف اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کچھ طلبہ کو پڑھائی، گھریلو ذمہ داری اور ملازمت کے ملاپ میں اب بھی چیلنج محسوس ہوا۔ اس بنیاد پر دو ہدایات سامنے آئیں:

1. روحانی معمولات کی رہنمائی اور نگرانی اسی تسلسل سے جاری رکھی جائے، کیونکہ یہ خطے کی سب سے مضبوط قدر بنی۔
2. وقت کے نظم کے لیے سادہ ٹائم مینجمنٹ ورکشاپس، ہفتہ وار پلاننگ شیٹس یا ساتھی معاونت (peer support) مہیا کی جائے، تاکہ جن طلبہ میں تفاوت محسوس ہوا وہ بھی بہتر سطح تک پہنچ سکیں۔ مجموعی طور پر، اس ذیلی پیمانے نے پروگرام کے اخلاقی و روحانی اثرات کو مضبوط اور یکساں دکھایا، اور انتظامی معاونت سے وقت کے نظم کا پہلو مزید بہتر ہو سکتا ہے۔

4.5.11. **مجموعی تاثر (Q54-55)**

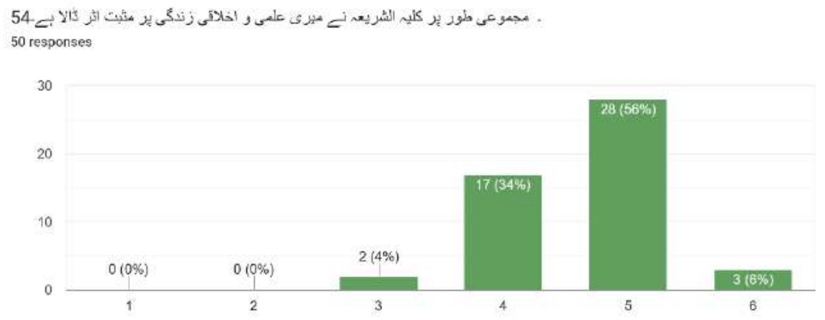

Figure 59

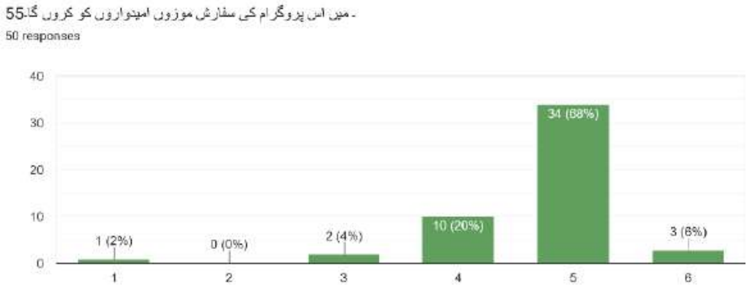

Figure60

Question	Item_Header	n	Mean	SD	Pct(4-5)
54	54۔ مجموعی طور پر کلیہ الشریعہ نے میری علمی و اخلاقی زندگی پر مثبت اثر ڈالا ہے۔	47	4.57	0.58	95.7
55	55۔ میں اس پروگرام کی سفارش موزوں امیدواروں کو کروں گا۔	47	4.64	0.76	93.6

Figure61

4.5.11.1. وضاحت (Interpretation)

بیان 54 پر شرکاء کی اوسط رائے 4.57 (SD = 0.58، n = 47) رہی اور 95.7 فیصد نے "اتفاق" یا "مکمل اتفاق" کی نشان دہی کی۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اکثریت کے نزدیک کلیہ الشریعہ نے مجموعی طور پر اُن کی علمی اور اخلاقی زندگی پر مثبت اثر ڈالا ہے، اور جوابات میں پھیلاؤ کم ہے جس سے رائے کا استحکام جھلکتا ہے۔ اسی طرح بیان 55 میں اوسط 4.64 (SD = 0.76، n = 47) اور "اتفاق یا مکمل اتفاق" 93.6 فیصد رہا، جس کا مطلب ہے کہ بڑی اکثریت پروگرام کو دوسروں کو تجویز کرنے پر آمادہ ہے۔ دونوں بیانات میں بلند اوسط اور نسبتاً کم معیاری انحراف نے مثبت اور متفقہ تاثر کو مضبوط کیا۔

4.5.11.2. بحث و تجزیہ (Discussion)

ان نتائج سے پروگرام کی افادیت پر شریک طلبہ کا پختہ اعتماد سامنے آیا ہے: ایک طرف محسوس شدہ اثر (بیان 54) بہت بلند سطح پر رپورٹ ہوا، اور دوسری طرف رضامندی کے ساتھ پروگرام کی سفارش کرنے کی آمادگی (بیان 55) نے اس اثر کے عملی انعکاس؛ یعنی word-of-mouth حمایت کو دکھایا۔ کم پھیلاؤ (SD 0.58 اور 0.76) اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ تائید چند افراد کی نہیں بلکہ مختلف سمسٹروں کے طلبہ میں نسبتاً یکساں طور پر پائی گئی۔ اس بنا پر ادارہ فارغ التحصیل اور سینئر طلبہ کو "ایمبیسڈر" کے طور پر منظم کرے، سفارشات اور ریفرلز کے لیے سادہ پروٹوکول دے، اور ان کے بیاناتِ تجربہ کو داخلہ مہمات یا سالانہ رپورٹ میں شامل کرے۔ ساتھ ہی، مستقبل میں اس محسوس شدہ اثر کی مزید توثیق کے لیے مختصر qualitative فیڈبیک (مثلاً کھلے سوالات) اور طویل مدتی فالو اپ (pre–post یا alumni سروے) شامل کیے جائیں، تاکہ مثبت تاثر کے ساتھ پیمائش کی مضبوطی بھی برقرار رہے۔

4.6 اوسط کے لحاظ سے سرفہرست وکم ترین پانچ بیانات (Top 5 and Bottom 5 Items by Mean)

Top 5 by mean				
Item	n	Mean	SD	Pct(4-5)
55- میں اس پروگرام کی سفارش موزوں امیدواروں کو کروں گا۔	47	4.64	0.76	93.62
54- مجموعی طور پر کلیہ الشریعہ نے میری علمی و اخلاقی زندگی پر مثبت اثر ڈالا ہے۔	47	4.57	0.58	95.74
38- عبادات و معاملات کے اخلاقی مقاصد پر میری توجہ بڑھی ہے۔	48	4.5	0.65	91.67
14- قرآن، حدیث اور فقہ کے بنیادی تصورات پہلے سے بہتر سمجھ آئے ہیں۔	46	4.43	0.72	91.3
35- منتخب ابواب حدیث نے میرے اخلاقی و تربیتی پہلو مضبوط کیے ہیں۔	49	4.39	0.7	91.84

Figure 62

Bottom 5 By Mean				
Item	n	Mean	SD	Pct(4-5)
17- (R) بعض اوقات میں متون کے سیاق و سباق/دلالت کو نظر انداز کر دیتا ہوں۔	41	3.34	1.28	41.46
39- میں اعراب کی بنا پر معنی میں تبدیلی سمجھ لیتا ہوں۔	49	3.47	1.1	55.1
32- AV Aids/ملٹی میڈیا نے تفہیم قرآن میں مدد دی ہے۔	42	3.69	1.41	69.05
48- لائبریری/آن لائن پورٹل/کتب کی دستیابی اور افادیت مناسب رہی ہے۔	48	3.73	1.32	66.67
33- روایت/درایت کے بنیادی فرق اور تقاضے سمجھ آگئے ہیں۔	33	3.76	1.12	75.76

Figure63

ڈیٹا کے مطابق اوسط اسکور کے اعتبار سے سب سے مضبوط تاثر پروگرام کی سفارش پر آیا: "میں اس پروگرام کی سفارش موزوں امیدواروں کو کروں گا" (Mean = 4.64؛ Pct(4–5) = 93.62)، جس کے فوراً بعد مجموعی اثرات کا بیان ہے کہ "کلیہ الشریعہ نے میری علمی اور اخلاقی زندگی پر مثبت اثر ڈالا ہے" (Mean = 4.57؛ Pct(4–5) = 95.74)۔ یہ دونوں نتائج پروگرام کی افادیت اور طلبہ کی اطمینانِ قلب کو واضح کرتے ہیں۔ اسی طرح اخلاقی مقاصد کی طرف توجہ (بیان 38؛ Mean = 4.50؛ Pct(4–5) = 91.67)، بنیادی دینی تصورات کی بہتر فہم (بیان 14؛ Mean = 4.43؛ Pct(4–5) = 91.30)، اور منتخب ابوابِ حدیث کے تربیتی اثرات (بیان 35؛ Mean = 4.39 ؛ Pct(4–5) = 91.84) یہ سب مل کر بتاتے ہیں کہ نصاب کے اخلاقی، فکری اور نصوصی اجزا ایک مربوط تجربہ فراہم کر رہے ہیں؛ ان بیانات میں معیاری انحراف نسبتاً کم رہا، جو رائے کے استحکام کی طرف اشارہ ہے۔

اس کے مقابلے میں جن پہلوؤں میں بہتری کی گنجائش زیادہ دکھائی دی اُن میں متن کے سیاق وسباق کو نظر انداز نہ کرنے کی عملی عادت (بیان 17؛ Mean = 3.34؛ SD = 1.28؛ Pct(4–5) = 41.46) اور اعراب کے تغیر سے معنی کی تبدیلی کو اعتماد کے ساتھ سمجھ پانا (بیان 39؛ Mean = 3.47؛ SD = 1.10؛ Pct(4–5) = 55.10) شامل ہیں؛ یہاں SD نسبتاً بلند ہے، جس سے طلبہ کے درمیان مہارت کی غیر یکنواختی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح ملٹی میڈیا/AV Aids کے ذریعے تفہیمِ قرآن (بیان 32؛ Mean = 3.69؛ SD = 1.41) اور تدریسی وسائل کی دستیابی وافادیت (بیان 48؛ Mean = 3.73؛ SD = 1.32) پر اتفاق کی سطح متوسط رہی، جب کہ روایت ودرایت کے فرق کی فہم (بیان 33؛ Mean = 3.76؛

بھی اوسط سے کچھ بہتر مگر اب بھی "اعلیٰ" زمرے سے کم ہے۔ ان کمزوریوں کے پیشِ نظر نحوی و بلاغی عملی مشقیں (iʿrāb-parse-and-gloss، drill) طرزِ مطالعہ، کلاس میں think-aloud ماڈلنگ اور وسائل کی ہدف بند دستیابی جیسے اقدامات مفید رہیں گے تاکہ متن فہمی، اعراب و معنی نسبت اور سیاقی شعور مزید مضبوط ہو۔

4.7 اتفاقِ رائے کے لحاظ سے سرفہرست وکم ترین پانچ بیانات (Top 5 and Bottom 5 Items by Agreement)

Top5_ByAgreement				
Item	n	Mean	SD	Pct(4-5)
54۔ مجموعی طور پر کلیہ الشریعہ نے میری علمی و اخلاقی زندگی پر مثبت اثر ڈالا ہے۔	47	4.57	0.58	95.74
55۔ میں اس پروگرام کی سفارش موزوں امیدواروں کو کروں گا۔	47	4.64	0.76	93.62
35۔ منتخب ابوابِ حدیث نے میرے اخلاقی و تربیتی پہلو مضبوط کیے ہیں۔	49	4.39	0.7	91.84
38۔ عبادات و معاملات کے اخلاقی مقاصد پر میری توجہ بڑھی ہے۔	48	4.5	0.65	91.67
19۔ ادبِ اختلاف (اختلاف میں تہذیب، بدگمانی سے بچاؤ) میں ترقی ہوئی ہے۔	47	4.38	0.71	91.49

Figure64

Bottom5_ByAgreement				
Item	n	Mean	SD	Pct(4-5)
بعض اوقات میں متون کے سیاق و سباق/دلالت کو نظر انداز کر دیتا ہوں۔ (R) 17۔	41	3.34	1.28	41.46
39۔ میں اعراب کی بنا پر معنی میں تبدیلی سمجھ لیتا ہوں۔	49	3.47	1.1	55.1
غصے/تعصب میں میں اکثر اخلاقی اصول بھول جاتا ہوں۔ (R) 21۔	47	3.81	1.21	63.83
48۔ لائبریری/آن لائن پورٹل/کتب کی دستیابی اور افادیت مناسب رہی ہے۔	48	3.73	1.32	66.67
41۔ عربی زبان کی صرف و نحو نے اردو زبان میں مستعمل الفاظ پر اثرات مرتب کیے ہیں۔	50	3.92	0.97	68

Figure65

ذیل کے نتائج "اتفاق کی بلند ترین شرح" والے بیانات کا مجموعی تاثر واضح کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ اجتماعی تائید اس بات پر سامنے آئی کہ کلیہ الشریعہ نے علمی اور اخلاقی زندگی پر مثبت اثر ڈالا ہے (Mean=4.57، Pct=95.74) اور شرکاء اس پروگرام کی سفارش موزوں امیدواروں کو کریں گے (Mean=4.64، Pct=93.62)۔ اسی دھارے میں منتخب ابوابِ حدیث کے ذریعے اخلاقی و تربیتی پہلو کے مضبوط ہونے (Mean=4.39، Pct=91.84) اور عبادات و معاملات کے اخلاقی مقاصد پر توجہ میں اضافے (Mean=4.50، Pct=91.67) کو بھی نمایاں تائید ملی۔ "ادبِ اختلاف" میں عملی بہتری کا احساس بھی مضبوط رہا (Mean=4.38، Pct=91.49)۔ یہ کلسٹر اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ پروگرام کی اخلاقی و شخصی ارتقاء سے متعلق جہتیں نہ صرف محسوس ہوئی ہیں بلکہ انہیں قدرِ بلند اعتماد کے ساتھ مثبت جانا گیا ہے؛ ادارہ جاتی سطح پر یہ پروگرام کی Core Value Proposition کی توثیق ہے۔

اس کے مقابلے میں "کم اتفاق" والے بیانات میں سب سے زیادہ گنجائش اس پہلو میں دکھائی دی کہ بعض مواقع پر طلبہ متون کے سیاق و سباق یا دلالت کو نظر انداز کر دیتے ہیں (Mean=3.34، Pct=41.46) اور اعراب کی تبدیلی سے معنی کے فرق کو سمجھنے میں بھی کمزوری پائی گئی (Mean=3.47، Pct=55.10)۔ جذبات (غصہ یا تعصب) کی حالت میں

اخلاقی اصول بھول جانے کا خود اعتراف درمیانی سطح پر موجود ہے (Mean=3.81 ،Pct=63.83)۔ اس کے ساتھ لائبریری، آن لائن پورٹل اور کتب کی دستیابی وافادیت کو محض "مناسب" قرار دیا گیا(Mean=3.73 ،Pct=66.67)، اور عربی صرف و نحو کے اثرات کا ادراک اردو استعمال تک مسلسل و مضبوط طور پر منتقل نہیں ہو سکا (Pct=68.00، Mean=3.92)۔ ان مشاہدات کی روشنی میں نصابی عملیّات کے دو محاذ ابھرتے ہیں:

1. سیاقی واعرابی فہم کے لیے Targeted drills، متن خوانی کے Guided سیشنز اور فوری فیڈبیک
2. مطالعہ جاتی وسائل کی رسائی اور استعمالیت میں مزید بہتری (اوقات، رہنمائی، curated مواد) تاکہ کمزور پہلوؤں کو قوت میں بدلا جاسکے۔

4.8 کمپوزٹس پر تجزیہ (Composites Anaysis)

Descriptives_Composites			
Composite	n	Mean	SD
Dini_Fahm_Q14_17	49	4.01	0.69
Akhlaqi_Qiyam_Q18_21	50	4.17	0.63
Seerat_Maqasid_Q22_29	50	4.15	0.53
Quran_Hadith_Q30_35	49	3.98	0.74
Fiqhi_Usul_Q36_38	48	4.16	0.66
Lughvi_Skills_Q39_41	50	3.82	0.83
Dialogue_Hikmah_Q42_44	49	4.12	0.73
Teaching_Resources_Q45_50	50	4.07	0.76
Time_Spiritual_Q51_53	48	4.15	0.68
Overall_Impact_Q54_55	47	4.61	0.61

Figure66

پیش کردہ مجموعی اشاریات سے واضح ہوتا ہے کہ طلبہ نے پروگرام کے اثرات کو بہت مثبت انداز میں محسوس کیا ہے۔ Overall_Impact_Q54_55 کا اوسط 4.61 اور پھیلاؤ کم SD = 0.61 رہا، جب کہ 95.74٪ طلبہ ایسے ہیں جن کا اس کمپوزٹ پر ذاتی اوسط کم از کم 4 ہے اور آئٹم سطح پر اتفاق 94.68٪ تک پہنچتا ہے۔ علمی و تربیتی مضامین میں Akhlaqi_Qiyam_Q18_21 اور Fiqhi_Usul_Q36_38 مضبوط رہے، اوسط بالترتیب 4.17 اور 4.16، اور RespondentMean≥4 کی شرح 76٪ اور 81.25٪ کے ساتھ؛ اسی زمرے میں آئٹم اتفاق بھی بلند ہے، 82.63٪ اور 83.33٪۔ Seerat_Maqasid_Q22_29 اور Time_Spiritual_Q51_53 نے بھی ٹھوس کارکردگی دکھائی، دونوں کا Mean 4.15 ہے، جب کہ SD بالخصوص سیرت میں 0.53 رہا جو جوابات کے استحکام کو ظاہر کرتا ہے، اور اتفاق کی شرحیں بالترتیب 72٪ اور 70.83٪ RespondentMean≥4 اور 81.90٪ اور 80.85٪ PooledItem پر ریکارڈ

ہوئیں۔ Dialogue_Hikmah_Q42_44 اور Teaching_Resources_Q45_50 کے اوسط 4.12 اور 4.07 ہیں؛ یہاں RespondentMean≥4 75.51٪ اور 64٪ جبکہ PooledItem اتفاق 82.35٪ اور 73.93٪ نظر آتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدریسی وسائل پر مجموعی جھکاؤ مثبت ہے مگر ہر طالب علم کی سطح پر اوسط بلند رکھنے میں کچھ تفاوت باقی ہے۔

Composite_Agreement		
Composite	PctAgree_RespondentMean>=4	PctAgree_PooledItem(4-5)
Dini_Fahm_Q14_17	59.18	74.86
Akhlaqi_Qiyam_Q18_21	76	82.63
Seerat_Maqasid_Q22_29	72	81.9
Quran_Hadith_Q30_35	63.27	76.95
Fiqhi_Usul_Q36_38	81.25	83.33
Lughvi_Skills_Q39_41	50	65.54
Dialogue_Hikmah_Q42_44	75.51	82.35
Teaching_Resources_Q45_50	64	73.93
Time_Spiritual_Q51_53	70.83	80.85
Overall_Impact_Q54_55	95.74	94.68

Figure67

جہاں Quran_Hadith_Q30_35 اور Dini_Fahm_Q14_17 تقریباً حدِ اتفاق کے آس پاس ہیں، Mean بالترتیب 3.98 اور 4.01 اور SD 0.74 اور 0.69، وہیں ان میں RespondentMean≥4 کی شرح 63.27٪ اور 59.18٪ رہی مگر آئٹم سطح پر اتفاق نسبتاً اونچا ہے، 76.95٪ اور 74.86٪۔ سب سے کم اوسط Lughvi_Skills_Q39_41 میں سامنے آیا، Mean 3.82 اور SD 0.83 کے ساتھ، جو زیادہ تفاوت کی طرف اشارہ کرتا ہے؛ یہاں RespondentMean≥4 صرف 50٪ ہے، اگرچہ PooledItem اتفاق 65.54٪ تک پہنچتا ہے، اس فرق سے ظاہر ہوتا ہے کہ متعدد طلبہ بعض آئٹمز پر اتفاق کرتے ہیں مگر ان کا ذاتی مجموعی اوسط چار سے نیچے رہ جاتا ہے۔ مجموعی طور پر تصویر یہ بنتی ہے کہ اخلاقی، فقہی اور سیرتی ابواب میں اتفاق اور استحکام دونوں بلند ہیں، پروگرام کے ادراکی اثرات نہایت مثبت ہیں، جب کہ لسانی مہارت اور تدریسی وسائل جیسے عملی اجزا میں داخلی تفاوت کے آثار پائے جاتے ہیں جن پر مزید توجہ سے یکسانہ بہتری متوقع ہے۔

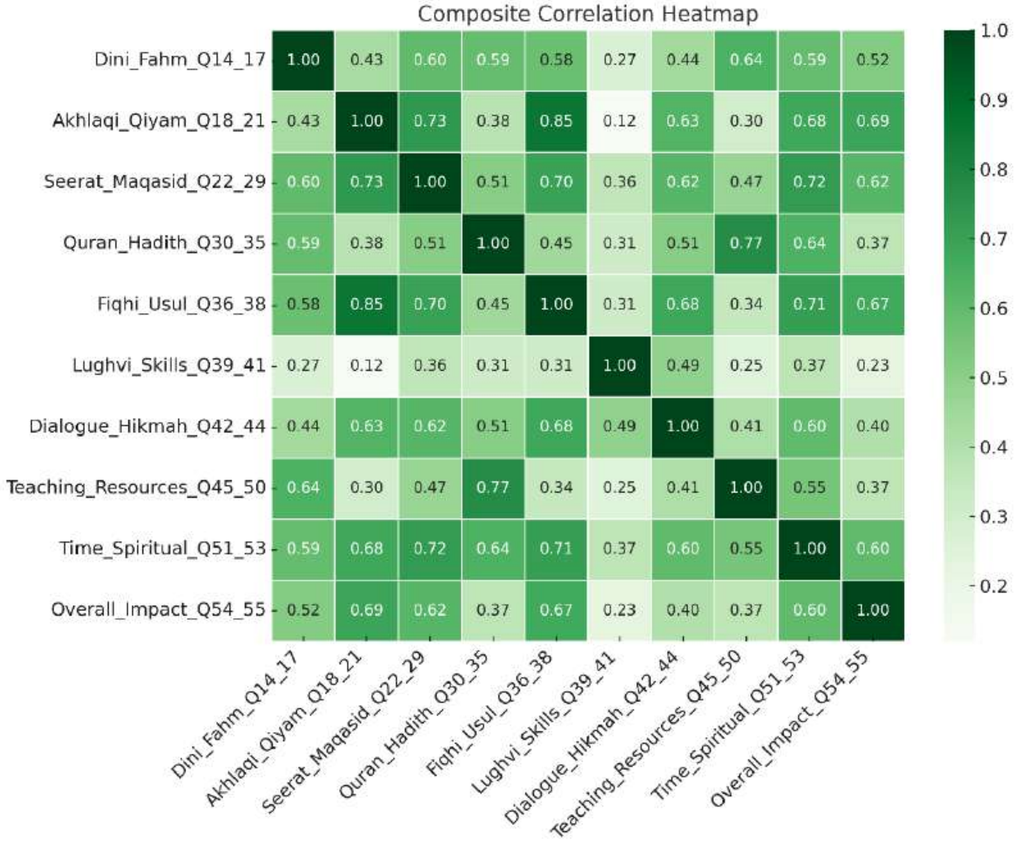

Figure 68

ہیٹ میپ یہ بتاتا ہے کہ کمپوزٹس کے باہمی رشتوں میں چند مضبوط خوشہ بندیاں نمایاں ہیں۔ سب سے زیادہ باہمی تعلق اخلاقی قیام اور فقہی اصول کے درمیان ہے 0.85 = r، جو اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اخلاقی تشکیل اور اصولِ فقہ کی تعلیم طلبہ کے ذہنی ڈھانچے میں اکٹھے فروغ پاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن و حدیث فہم کا تدریسی وسائل سے مضبوط تعلق r = 0.77 ظاہر کرتا ہے کہ نصابی مواد، اساتذہ کے وسائل اور عملی تدریس میں بہتری براہِ راست قرآنی و حدیثی سمجھ بوجھ کو تقویت دیتی ہے۔ وقت و روحانی نظم کا سیرت و مقاصد سے 0.72 = r اور فقہی اصول سے 0.71 = r کا تعلق اس بات کو تقویت دیتا ہے کہ زمانی نظم، عبادتی التزام اور روحانی مشقیں سیرتی اور فقہی اہداف کے ساتھ ہم رُخ چل رہی ہیں۔ مجموعی اثر کے ساتھ سب سے بڑے ارتباط اخلاقی قیام 0.69 = r، فقہی اصول 0.67 = r، سیرت و مقاصد 0.62 = r اور وقت و روحانی نظم 0.60 = r کے ملے، جبکہ دینی فہم سے تعلق معتدل 0.52 = r رہا؛ اس کے مقابلے میں قرآن و حدیث فہم 0.37 = r اور تدریسی وسائل 0.37 = r نسبتاً کمزور دکھے، اور لسانی مہارت کا مجموعی اثر سے ربط سب سے کم 0.23 = r رہا۔

کمزور گروپس میں عمومی طور پر لسانی مہارت کے اکثر کمپوزٹس کے ساتھ رابطے کم ہیں، مثلاً اخلاق قیام 0.12 = r، دینی فہم 0.27 = r اور تدریسی وسائل 0.25 = r؛ یہ پیٹرن اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ طلبہ کی زبان دانی میں تفاوت زیادہ ہے اور یہ بعد دیگر تعلیمی و اخلاقی ابعاد کے ساتھ یکساں رفتار سے آگے نہیں بڑھ رہا۔ اس کے برعکس مکالمہ و حکمت کا فقہی اصول 0.68 = r اور سیرت و مقاصد 0.62 = r کے ساتھ مضبوط تعلق ظاہر کرتا ہے کہ استدلالی گفتگو اور حکیمانہ طرزِ نظر فقہی و سیرتی تربیت کے ساتھ بہتر طور پر مربوط ہو رہے ہیں۔ مجموعی طور پر نقشہ یہ بتاتا ہے کہ ادارے کا اخلاقی، فقہی، سیرتی اور روحانی محور باہم مضبوطی سے جڑا ہوا ہے، جبکہ زبان سے متعلق صلاحیتیں اور تدریسی وسائل کو اس مرکزی دھارے کے ساتھ مزید ہم آہنگ کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ ان کا اثر Overall Impact پر بھی اسی سطح کا نمایاں ہو سکے۔

4.9 تھیمیٹک تجزیہ (Themetic Analysis Q56-58)

4.9.1 اوقات و نصابی تجاویز (Theme: 1)

اس تھیم کے اقتباسات بتاتے ہیں کہ پروگرام کی افادیت کا ایک بڑا سبب اوقات کی موزوں ترتیب اور رسائی کی سہولیات ہیں، خصوصاً اُن طلبہ کے لیے جو ملازمت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ کئی طلبہ نے واضح کیا کہ "یہ وہ وقت ہے یعنی رات 9 تا 12 جو عموماً ادھر ادھر کی باتوں میں گزر جاتا ہے" اور "ڈیوٹی کے بعد کا پروگرام" ہونے کی وجہ سے شمولیت ممکن ہوئی؛ اسی رخ پر اثر کا بیان ہے کہ "وقت درست جگہ صرف ہوا" اور "ڈیوٹی کے بعد پروگرام ہے اور قرآن کا پیغام سمجھ آ رہا ہے"۔ ملازمت کے ساتھ مطالعہ کے توازن کو سراہتے ہوئے ایک رائے میں ہے کہ "ملازمت پیشہ افراد کے لیے موزوں"، جبکہ مجموعی ضرورت یوں سمجھی گئی کہ "ملازمت پیشہ افراد کے لیے طویل اوقاتِ کار کے ساتھ وقت کی تنظیم اور آن لائن کلاسز لینے کی سہولت"۔ ان بیانات سے مفہوم نکلتا ہے کہ شام اور رات کے اوقات نے صرف حاضری نہیں بڑھائی بلکہ بامعنی مصروفیت کو بھی ممکن بنایا؛ اسی وجہ سے نظم وضبط کی اہمیت بھی سامنے آئی: "کلاسز باقاعدہ ہوں تو علم حاصل کرنے میں بہت مدد ملتی ہے"۔

رسائی کے باب میں طلبہ نے آن لائن متبادل اور امتحانی و تدریسی شیڈول کی ہم آہنگی پر زور دیا۔ ضرورت کو براہِ راست یوں بیان کیا گیا کہ "آن لائن کلاسز ہونی چاہیے"، اور شام کی روٹین کے مطابق ارزیابی کو ڈھالنے کی فرمائش کی گئی: "نائٹ کلاسز کے امتحانات بھی رات کو ہونے چاہیں"۔ تدریسی تسلسل کے لیے کیلنڈر کی تنظیم پر اتفاق ہے: "ایک سمسٹر کم از کم 6 ماہ میں امتحان سمیت مکمل ہونا چاہیے" اور "یعنی کلاسز کو 5 ماہ پڑھائی کے لیے مل جائیں" تاکہ پڑھائی کا وقت معقول ہو اور امتحان سے پہلے نظرِ ثانی ممکن ہو۔ ہفتہ وار تقسیم میں بھی آپریشنل لچک کی تجویز ہے کہ "سات دن کی بجائے کلاسز چار دنوں میں رکھی جائیں" تاکہ دستیابی، سفر اور کام کے اوقات کے ساتھ بہتر توازن قائم کیا جا سکے۔ ان اقتباسات کا مشترک پیغام یہ ہے کہ

جب باقاعدہ کلاس شیڈول، آن لائن پارات کے وقت کے متبادل اور امتحانی تقاضوں کی ہم زمانی ایک فریم میں اکٹھی ہو جائیں تو رسائی میں رکاوٹیں کم ہوتی ہیں، حاضری اور تسلسل بہتر ہوتے ہیں، اور سیکھنے کا فائدہ زیادہ یکساں انداز میں طلبہ تک پہنچتا ہے۔

طلبہ کی آرا سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ کورس اپنی ساخت، ترتیب اور مقاصد کے اعتبار سے نتیجہ خیز ہے، مگر اسی کے ساتھ چند عملی بہتریاں اسے زیادہ مؤثر بنا سکتی ہیں۔ مثبت پہلوؤں میں طلبہ نے بارہا اس امر پر زور دیا کہ "مختصر مگر جامع دینی علم کا خاکہ فراہم ہوا"، "سمسٹر وائز کورس ڈیزائن بہترین ہے" اور "کورس کے ذریعے علمی و عملی ترقی ہوئی"۔ یہ اقتباسات اس بات کا ثبوت ہیں کہ مواد کی تدریجی درجہ بندی، کورس کا بہاؤ اور مقاصد کی وضاحت سیکھنے کے تجربے کو ایک واضح سمت دیتی ہے؛ "منظم نصابی ترتیب، مقاصد واضح ہوئے" اسی تسلسل کو مضبوط کرتی ہے۔ ساتھ ہی وقت بندی کو سہولت بخش قرار دیا گیا: "کورس کے اوقاتِ کار قابلِ ستائش ہیں"، جس سے شمولیت اور استمراریت میں اضافہ ہوا۔

ان مضبوطیوں کے ساتھ طلبہ نے چند مخصوص اور قابلِ عمل تجاویز پیش کیں جو تیاری، دستیابی اور بوجھ کے بہتر توازن کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ امتحانی تیاری کو معیاری بنانے کے لیے یہ رائے سامنے آئی کہ "پرانے امتحانات کے پرچے اور اُن کے حل شدہ جوابات فراہم ہوں تو مطالعہ میں مزید بہتری آسکتی ہے"۔ اسی طرح مواد کی دستیابی اور خرید میں آسانی کے لیے کہا گیا: "ہر سمسٹر کی الگ کتاب ہو تاکہ کتب خریدنا آسان ہو، پڑھائی بہتر ہو اور ہر ایک کے پاس نصاب ہو" اور ساتھ یہ بھی کہ "کتبِ احادیث مثلاً ابنِ ماجہ اور سننِ نسائی نصاب کے مطابق میسر ہوں"۔ کچھ آرا نصاب کے حجم اور جدیدیت سے متعلق ہیں: "نصاب کی کتابیں مکتب پر دستیاب ہوں اور نصاب کو کم کیا جائے؛ نصاب بہت زیادہ ہے" اور "نصاب کو مزید جدید بنایا جائے"۔ یہ دونوں اقتباسات بتاتے ہیں کہ طلبہ ایک طرف ضروری متن کی بروقت فراہمی چاہتے ہیں اور دوسری طرف غیر ضروری بوجھ اور تکرار کم کرنا چاہتے ہیں۔

لسانی اور موضوعاتی مہارت کی گہرائی بڑھانے کے لیے ترتیب میں ہدفی تبدیلیاں بھی تجویز ہوئیں۔ عربی زبان کی بنیاد مضبوط کرنے کے لیے زور دیا گیا کہ "سب سے پہلے صرف اور نحو کو کم از کم پانچ سمسٹر تک بڑھایا جائے، اور عربی مکالمے پر مزید زور دیا جائے"، اور موضوعاتی یکجائی کے لیے کہا گیا کہ "قرآن، حدیث اور فقہ کے ایک جیسے موضوعات ایک ہی سمسٹر میں پڑھائے جائیں... اسی طرح صرف اور نحو... کم از کم چار سمسٹر پڑھائے جائیں"۔ ابتدا کے ابواب میں تداخل کم کرنے کے لیے یہ بھی کہا گیا کہ "پہلے سمسٹر میں اسلام کی بنیادی باتیں اور ارکانِ اسلام ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں؛ ان میں سے ایک کو حذف کر کے کوئی دوسرا مضمون شامل کیا جائے"، جبکہ کلاسیکی مطالعہ اور بصری فہم کے امتزاج پر زور دیتے ہوئے لکھا گیا کہ "سیرت کے حوالے سے نقشہ جات اور تھری ڈی اینی میشن (3D Animation) کے ذریعے مکہ، مدینہ، حبشہ اور دیگر مقامات

سمجھائے جائیں" اور "فقہ میں قدوری کے ساتھ ساتھ مزید کتبِ فقہ شامل کی جائیں"۔ اس سے واضح ہے کہ طلبہ مہارت کو صرف معلوماتی نہیں، عملی اور سیاقی بنانا چاہتے ہیں۔

نفاذ اور تدریسی معاونت کے باب میں بھی واضح سمت سامنے آتی ہے۔ کلاس روم نظم وضبط اور تدریسی وسائل کے بارے میں کہا گیا: "اساتذہ وائٹ بورڈ استعمال کریں، حاضری رجسٹر رکھا جائے، اور امتحانی نظام درکار ہے"۔ رسائی اور ازالۂ کمی کے لیے ڈیجیٹل سہولیات پر زور ہے: "نصاب کے مطابق آڈیو اور ویڈیو اسباق بآسانی دستیاب ہوں"، "ڈیجیٹل بورڈ اور آن لائن مواد فراہم کیا جائے تاکہ ہماری صلاحیت میں بہتری آئے" اور "سوال وجواب کے لیے مخصوص آن لائن پورٹل اور ای لائبریری ہو... انفرادی پریزنٹیشنز اور تحقیقی اسائنمنٹس شامل ہوں"۔ تدریسی تسلسل کے لیے "سمسٹر چھ ماہ کا مکمل ہو، اور ہر ہفتے تربیتی لیکچر ہو" اور رسائی میں توسیع کے لیے "اس کورس کی تشہیر پر زیادہ توجہ دی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ دنیادار لوگ بھی شامل ہوں" جیسی آرا سامنے آئیں۔

ان اقتباسات کا مجموعی مطلب یہ ہے کہ کورس کی بنیاد مضبوط اور مفید ہے، اور اگلا مرحلہ تین محوروں پر ارتکاز چاہتا ہے:

اوّل: دستیابی اور تیاری ("پرانے پرچے اور حل شدہ جوابات"، "ہر سمسٹر الگ کتاب"، اور "کتبِ حدیث وفقہ کی فراہمی")

دوم: مہارت پر مبنی ترتیب ("صرف ونحو کے سمسٹرز میں توسیع"، "عربی مکالمہ"، اور "موضوعاتی یکجائی")

سوم: نفاذ ومعاونت ("وائٹ بورڈ وملٹی میڈیا"، "آن لائن پورٹل وای لائبریری وریکارڈڈ اسباق"، "حاضری وٹیسٹنگ سسٹم" اور "ہفتہ وار تربیتی لیکچر")

اس ربط سے واضح ہوتا ہے کہ معمولی تنظیمی وتدریسی اضافوں کے ذریعے موجودہ ڈھانچے کو ایک زیادہ مؤثر، قابلِ رسائی اور مہارت افزا نظام میں بدلا جا سکتا ہے، جس میں طالب علم کی تیاری واضح، وسائل بروقت، اور سیکھنا زیادہ عملی ومربوط ہو۔

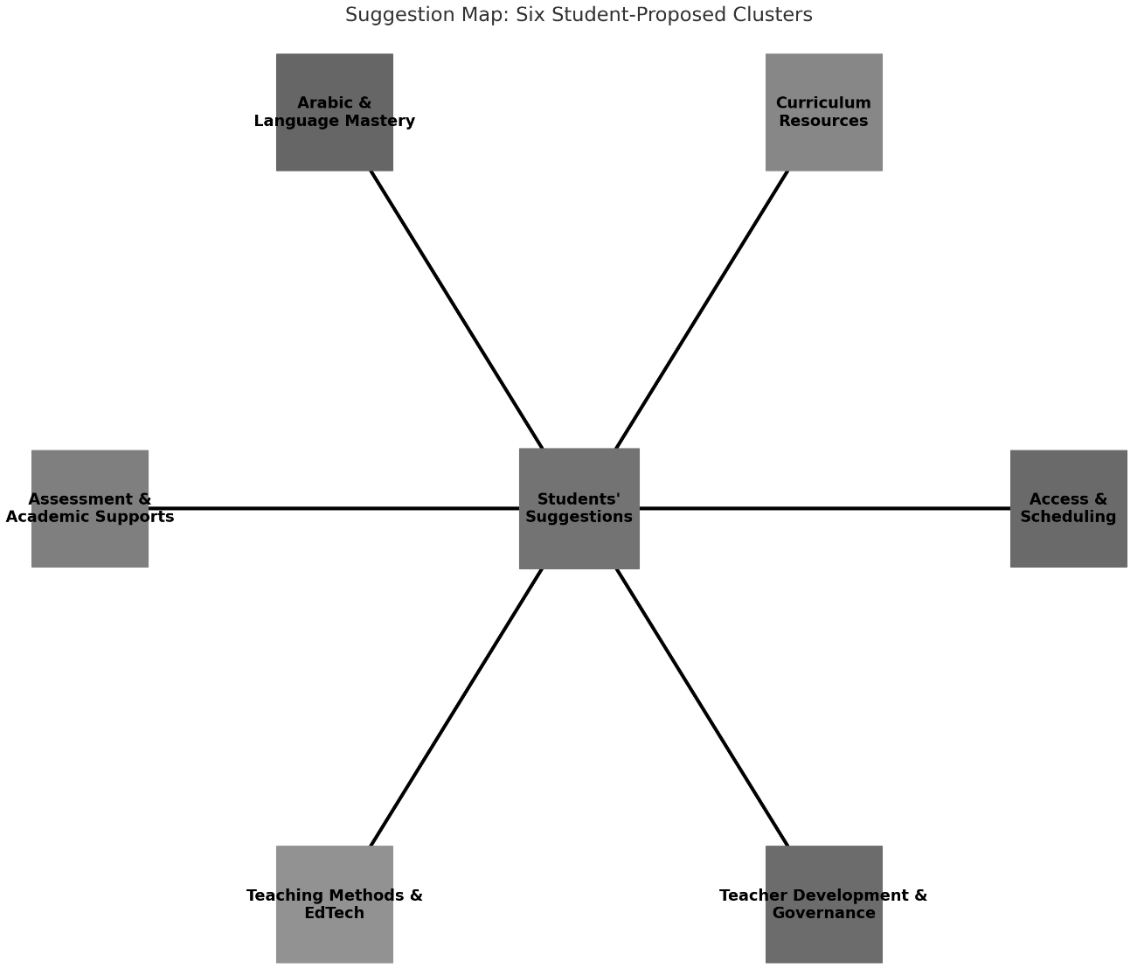

Figure69

.4.9.2 اخلاقی اصلاح و کردار سازی(Theme: 2)

اس تھیم میں طلبہ کی گزارشات ایک واضح اخلاقی راستے کی نشاندہی کرتی ہیں جس کی بنیاد خودی پر قابو، نیکی کی رغبت اور معیاراتِ اخلاق کی طرف واپسی ہے۔ خود نظم کے شواہد براہِ راست بیانات میں ملتے ہیں، مثلاً "کسی وجہ سے مجھے گھر میں غصہ آ گیا تو میں نے اپنے آپ کو روکا" اور "زبان اور نظر کی حفاظت کا شعور بڑھا"۔ یہ دونوں اقتباسات اس بات کا ثبوت ہیں کہ طالب علم صرف نظری سطح پر نہیں بلکہ عملی سطح پر بھی ضبطِ نفس اور حدود کی پاسداری سیکھ رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں "غلط اور درست میں فرق سمجھ آنے لگا" اخلاقی ادراک(moral discernment) کی تشکیل کو ظاہر کرتا ہے، جب کہ "خوفِ خدا

بڑھا" داخلی محرک (intrinsic motivation) کی تقویت کی خبر دیتا ہے، یعنی اخلاقی طرزِ عمل محض سماجی دباؤ سے نہیں بلکہ باطنی یقین اور حساب کے احساس سے جڑ رہا ہے۔

اس اخلاقی تبدیلی کا اگلا حلقہ نیکی کی طرف میلان اور اصلاحِ باطن ہے۔ "اسلامی علم سیکھنے اور نیک اعمال کرنے کا شوق پیدا ہوا" اور "اپنی اصلاح کا بہترین ذریعہ" جیسے بیانات دکھاتے ہیں کہ سیکھنے کا عمل براہِ راست عملِ صالح کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔ یہ میلان فرد سے باہر بھی وسعت پاتا ہے: "علم دین حاصل کرنا اور اپنی اور لوگوں کی اصلاح کرنا" اصلاحِ معاشرہ کا تصور پیدا ہونے کی علامت ہے، اور "سماجی اور اسلامی بہتری" اسی وسیع اثر کی مختصر تعبیر ہے۔ اس کے ساتھ احترام اور تعلقات کی جہت مضبوط ہو رہی ہے، "احترامِ والدین اور اساتذہ کی عزت میں اضافہ ہوا" اس بات کا قرینہ ہے کہ اخلاقی تربیت بین الاذہانی رویوں میں بھی جھلک رہی ہے، جب کہ "اخلاقی اقدار مثبت سمت ترتیب پاتے ہیں" اور "کردار میں نکھار آیا" اس رجحان کو ایک عمومی، مگر سمت متعین، نتیجے کی صورت دیتے ہیں۔ بالکل سادہ الفاظ میں، فرد کے اندر ضبطِ نفس اور خوفِ خدا، عمل کی سطح پر زبان و نظر کی حفاظت اور غصہ کنٹرول کرنے کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں؛ یہ تبدیلی آگے چل کر نیکی کی رغبت، دوسروں کی اصلاح کے جذبے اور سماجی حسنِ سلوک میں ڈھل رہی ہے۔

4.9.3. **عبادات و روحانی نظم** (Theme: 3)

اس تھیم کے اقتباسات بتاتے ہیں کہ طلبہ کی مذہبی زندگی میں باقاعدگی اور التزام بڑھا ہے اور یہ تبدیلی عادت کے درجے میں منتقل ہو رہی ہے۔ بنیادی اظہار "میری مذہبی سرگرمیوں میں بہتری آئی" اس مجموعی رجحان کی جھلک دیتا ہے، جس کی عینی شکل "عبادت میں اضافہ ہوا" سے واضح ہوتی ہے۔ اس اضافہ کا نمایاں مظہر عملی پابندی ہے، جیسا کہ "نماز اور تلاوت کی پابندی بڑھی" میں درج ہے۔ یہی باقاعدگی ذکر و دعا کے معمولات تک پھیلتی ہے اور نئی عادات قائم کرتی ہے، جسے "ذکر اور دعاؤں کی عادت بنی" کے جملے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس طرح بیانات یہ بتاتے ہیں کہ مذہبی سرگرمی محض وقتی جذبہ نہیں بلکہ ایک منظم طرزِ عمل بن رہی ہے، جس کا مرکزی محور باقاعدہ نماز، تلاوت، ذکر اور دعا ہیں؛ یعنی فرد کی روزمرہ زندگی میں عبادت کے اوقات اور اذکار کے معمولات قائم ہو کر روحانی نظم مضبوط ہوا ہے۔

4.9.4. **علمی فہم و دینی معلومات** (Theme: 4)

اس تھیم کے اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ کی علمی سمت میں بنیادی پیش رفت فہمِ متن سے شروع ہو کر تنظیمی تدریس اور پھر عملی اطلاق تک پھیلی ہے۔ عمومی سطح پر "میری سمجھ میں اضافہ ہوا" جیسے بیانات ہیں، جن کی عینی صورت "قرآنِ کریم کا سمجھ میں آنا" اور "حدیث مبارکہ کو پڑھنے کا شوق بڑھا" سے واضح ہوتی ہے۔ متن کے ساتھ بالمشافہ تعامل نے فہمی کو گہرا کیا جیسا کہ ایک طالب علم نے کہا کہ "عربی متن کے ساتھ حدیث پڑھنے، سننے، سیکھنے کی سعادت ملی" اور یہ عمل تنہا

نہیں بلکہ استاد کی رہنمائی اور سوال پوچھنے کی سہولت کے ساتھ جڑا ہے، جیسا کہ "ترجمہ، تفسیر، عقائد استاد سے سیکھنے اور سوالات کرنے کا شرف ملا، جو اس سے قبل نہ تھا" میں بیان ہوا۔ اس تسلسل میں فہم صرف معلوماتی اضافہ نہیں رہا بلکہ "دینی معلومات میں اضافہ اور... گناہوں سے بچنے میں مدد" کے مطابق رویّے کی سمت بھی متاثر ہوئی، یعنی علمی بصیرت نے عملی احتیاط کو جنم دیا۔

ساختی سطح پر طلبہ نے نصابی ڈیزائن کو فہم کے استحکام کا اہم سبب قرار دیا۔ "چار سالہ کورس میں تقریباً آٹھ سالہ درسِ نظامی کی کتب پڑھائی گئیں" اور "سمسٹر وائز کورس ڈیزائن بہترین ہے" اس بات کی دلیل ہیں کہ مواد کی ترتیب اور تدریجی پیش رفت نے فہم کو منظم کیا۔ اسی نظم نے علمی عادات کو آگے بڑھایا—"علمی شعور اُجاگر ہوا" اور "ریسرچ کرنے کا طریقہ سیکھا"—جس سے استدلال، حوالہ تلاش کرنے اور سوال قائم کرنے کی صلاحیت مضبوط ہوئی۔ نتیجتاً فہم کا رشتہ عمل سے جڑتا ہے: "دین کی سمجھ اور اس پر عمل کرنے کا صحیح طریقہ بتاتا ہے" اور "قرآن کا پیغام سمجھ آرہا ہے" جیسے جملے اشارہ کرتے ہیں کہ متن کی معنویت روزمرہ فیصلوں اور عبادات میں راہنمائی بن رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہی کم سے کم ضروریات کے باب میں بھی بہتری رپورٹ ہوئی، جیسا کہ کہا گیا: "فرض مسائل اور فرض عبادات میں بہتری آئی" اور مجموعی سمت "علم دین کا حصول" کے ہدف کے ساتھ ہم آہنگ نظر آئی۔

خلاصہ یہ کہ اس تھیم میں پیش رفت تین سطحوں پر پیوستہ دکھائی دیتی ہے:

اوّل: متنی فہم ("قرآنِ کریم کا سمجھ میں آنا"، "حدیث پڑھنے کا شوق")

دوم: تدریسی و نصابی تنظیم ("سمسٹر وائز کورس ڈیزائن بہترین ہے"، "استاد سے سوالات کرنے کا شرف")

سوم: عملی و اخلاقی اطلاق ("گناہوں سے بچنے میں مدد"، "فرض عبادات میں بہتری")

یہ ربط بتاتا ہے کہ علمی نمو محض معلوماتی اضافہ نہیں، بلکہ منہجِ فہم، تحقیق کی مہارت اور دینی عمل کی رہنمائی میں ٹھوس اور قابلِ مشاہدہ اثر ڈال رہی ہے۔

4.9.5. تدریسی معیار و اساتذہ کی رہنمائی (Theme: 5)

اس تھیم کے اقتباسات مجموعی طور پر اساتذہ کی تدریسی تیاری، کلاس روم کی حکمتِ عملی، اور طلبہ کے لیے سیکھنے کے سازگار ماحول کی ضرورت کو ابھارتے ہیں۔ ایک جانب طلبہ واضح انداز میں تدریسی تیاری اور نفسیاتی فہم پر زور دیتے ہیں: "طلبہ کو چاہیے کہ وہ اپنی حاضری کو بہتر کریں، اساتذہ اپنے اسباق کو صرف پڑھ کر نہ سنائیں بلکہ اس کی پہلے سے تیاری کریں، پھر طلبہ کی نفسیات کے مطابق ان تک پہنچائیں"؛ اسی کے ساتھ نصاب کی تکمیل اور لسانی مہارت کے تدریجی اہتمام کی خواہش بھی موجود ہے: "براہِ کرم مکمل نصاب پڑھایا جائے اور صرف و نحو الگ سے پڑھائی جائے" اور "صرف ہر سمسٹر میں ہو، نحو بھی

شامل ہو، اور قرآنی ترجمہ (اقراء) کے ساتھ ہو"۔ ان اقتباسات سے مفہوم نکلتا ہے کہ طلبہ تدریس کو محض ترسیل نہیں بلکہ منصوبہ بند، مہارت افزا اور طلبہ کے پس منظر سے ہم آہنگ عمل سمجھتے ہیں۔

دوسری جانب کلاس روم کے عملی وسائل اور تدریسی طریقِ کار کے بارے میں ہدایات نہایت صریح ہیں۔ طلبہ اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ادارہ جاتی نظم چاہتے ہیں: "اساتذہ کرام کی باقاعدہ تربیت (مدتِ دورانِ سمسٹر) کا اہتمام کیا جائے" اور تدریسی پیشکش کو بصری و سمعی مددگاروں سے تقویت دینے پر زور دیتے ہیں: "وائٹ بورڈ کا استعمال کیا جائے اور لیکچر تیار کر کے پیش کیا جائے، جہاں ضرورت ہو وہاں ملٹی میڈیا سلائیڈز استعمال کی جائیں"۔ اسی ربط میں مواد کی معاصرت اور دلچسپی کے لیے کہا گیا: "اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ ہوم ورک کریں اور لیکچر کو تیار کریں، اور موجودہ دور کے جو مسائل ہیں اُنہیں اس لیکچر کے ساتھ جوڑیں جس سے دلچسپی پیدا ہو"۔ یہ حوالہ جات بتاتے ہیں کہ موثر تدریس کے لیے اسباق کی پیشگی تیاری، متعلقہ مثالیں، اور معاون ٹیکنالوجی لازمی سمجھی جارہی ہے۔

تعلیمی ماحول کے رویّاتی پہلو پر بھی طلبہ نے رہنمائی دی ہے۔ مکالمے اور اختلافِ رائے کی گنجائش کے بارے میں ایک طالب علم نے لکھا: "جامعہ میں بعض اساتذہ اختلاف برداشت نہیں کرتے؛ اگر کوئی اختلاف کرے تو ناراض ہو جاتی ہے، حالانکہ ہم یونیورسٹی میں سیکھے ہیں کہ اختلاف کی وضاحت کی جاسکتی ہے—یہ گنجائش جامعہ میں کم ہے"۔ اس کے مقابل ایک مثبت تجربہ یوں درج ہے: "میں خود استاد ہوں مگر جو شاگرد کا احترام اپنے استاد کے لیے کرنے کا حق ہے وہ میں نے یہاں سے سیکھا... اس سے پڑھانے کے انداز میں تبدیلی آئی—یہ سارا کریڈٹ اساتذہ کرام کا ہے"۔ سیکھنے میں باہمی تعاون کی جھلک بھی نمایاں ہے: "گروپ مطالعہ اور گروپ مباحثہ"؛ اسی طرح طلبہ کی استفساری ضرورت پوری کرنے کے شواہد موجود ہیں: "روزمرہ دینی سوالات پوچھنے کا موقع ملا" اور "فیڈبیک اور رہنمائی میسر آئی"۔ ان اقتباسات کے ساتھ رسائی کے سماجی دائرے کی تحسین بھی آتی ہے: "اسلامی علم تک رسائی" اور "پیشہ ور افراد کو دینی تعلیم دینے کا عمدہ قدم"؛ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدریسی معیار صرف کلاس تک محدود نہیں بلکہ سماجی سطح پر علم کی ترسیل اور شمولیت کو بھی شامل کرتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ تھیم تین پیوستہ تقاضوں کی نشان دہی کرتا ہے:

اوّل: پیشہ ورانہ تدریسی تیاری اور نفسیاتی فہم ("پہلے سے تیاری کریں، پھر طلبہ کی نفسیات کے مطابق پڑھائیں")

دوم: کلاس روم کے عملی وسائل اور نصابی نفاذ ("وائٹ بورڈ اور ملٹی میڈیا"، "مکمل نصاب"، "صرف ونحو الگ اور مسلسل")

سوم: کھلا، بااحترام اور استفسار پر مبنی ماحول ("اختلاف کی علمی گنجائش"، "گروپ مباحثہ"، "فیڈبیک اور رہنمائی")

ان حوالہ جاتی بیانات سے واضح ہے کہ جب استاد کی تیاری، طریقِ تدریس اور تعلیمی ماحول ہم آہنگ ہوں تو طلبہ کی فہم، شمولیت اور عملی مہارت بیک وقت بہتر ہوتی ہے۔

4.9.6. سماجی اثر اور دعوتی شعور (Theme: 6)

اس تھیم کے اقتباسات بتاتے ہیں کہ پروگرام کا اثر کلاس روم سے باہر سماج تک منتقل ہو رہا ہے، اور طلبہ میں دعوتی شعور اور سماجی افادیت کی واضح صورتیں بن رہی ہیں۔ رسائی اور ہدفی آبادی کے اعتبار سے طلبہ اس اقدام کو اجتماعی سطح پر مفید سمجھتے ہیں: "پروفیشنلز کو تعلیم دے کر دین میں حصہ لینے کے قابل بنانے کا عمدہ قدم"، "عام یونیورسٹی طلبہ یا لوگوں کے لیے قرآن وحدیث تک رسائی" اور "دینی ماحول سے وابستگی کا ذریعہ"۔ یہ جملے اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ پروگرام نے مذہبی علم کو محصور رکھنے کے بجائے مختلف سماجی حلقوں تک کھول دیا ہے اور شرکاء کی وابستگی کو ادارہ جاتی سطح سے گھروں، دفاتر اور جامعات کی سطح تک پھیلا دیا ہے۔ اسی ربط میں ایک طالب علم نے عملی اطلاق کا تجربہ بیان کیا کہ آن لائن مباحثے میں تحقیق کے بعد مدلّل جواب دیا—"کلیۃ الشریعہ کی برکت سے میں نے اس پوسٹ کو پڑھ کر اس پر سرچ کی تو ان کو مثبت جواب دیا... تو اس پر گروپ کے اندر کئی لوگوں نے اس کو لائک کیا کہ آپ نے بہت اچھا جواب دیا ہے"—یہ مثال دکھاتی ہے کہ علمی سرمایہ صرف انفرادی فہم نہیں بڑھا رہا بلکہ عوامی مکالمے میں بھی مستند حوالہ اور سکونِ فکر مہیا کر رہا ہے۔ اسی مفہوم کی جھلک "لوگوں کو قرآن وحدیث سے مسائل بتا سکتے ہیں" اور "مسلمانوں کی طرزِ زندگی بہتر بنانے کا مفید اور اہم ذریعہ" میں بھی نمایاں ہے؛ یعنی تبیینِ مسائل، اصلاحِ عمل اور طرزِ زندگی میں بہتری، تینوں جہات ساتھ چل رہی ہیں۔

دعوتی مزاج کے ساتھ ساتھ دینی احترام، ذاتی پختگی اور استقامت کے اشارے بھی ملتے ہیں۔ "مزاجِ دین کی کچھ سمجھ حاصل ہوئی، علمِ دین حاصل کرنے کا شوق مزید بڑھا، علما کی شان اور عزت واحترام بڑھا" اور "ہمارے دین اور دنیا کے لیے بنیادی معیار فراہم ہوا" سے واضح ہے کہ شرکاء نے اقدار کی سطح پر ایک معیار پایا جس نے علمی اور اخلاقی دونوں رجحانات کو مضبوط کیا۔ ایک طالب علم نے اثرات کو معاشی ومعنوی خیر کے ساتھ جوڑا: "علم دین حاصل کرنے سے الحمدللہ رزق میں برکت ہوئی"، اور دوسرے نے اندرونی محاسبے کی کیفیت کو یوں سمیٹا: "ایک بات تو ضرور ہے کہ اس کے توسّط سے گناہوں سے بچنے میں مدد ملی" اور "اکثر کسی کام سے پہلے خود احتسابی کی تنبیہ محسوس ہوتی ہے... مثبت طریقے اختیار کیے گئے ہیں" (مفہومِ اقتباس)۔ یہ بیانات بتاتے ہیں کہ سیکھنے کا نتیجہ فقط معلوماتی نہیں بلکہ عملی شریعت شعوریّت، خود احتسابی اور اصلاحِ معاشرہ کے رجحان کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اسی سلسلے میں ایک جائز تقاضا تسلسلِ تعلیم کا بھی سامنے آتا ہے: "نصاب، تدریس، وسائل بہترین ہیں... مدنی التجا ہے کہ... اس کے بعد بھی علمِ دین سیکھنے اور بڑھانے کا کوئی انتظام ہو"۔ خلاصہ یہ کہ اس تھیم کے شواہد مجموعی طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ پروگرام نے علم کی ترسیل کو اجتماعی دائرے میں موثر بنا دیا ہے، اور شرکاء میں ایسا دعوتی و سماجی شعور پیدا کیا ہے جو تحقیق، احترام علما، مثبت طرزِ زندگی، اور مسلسل تعلیم کے تقاضے کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔

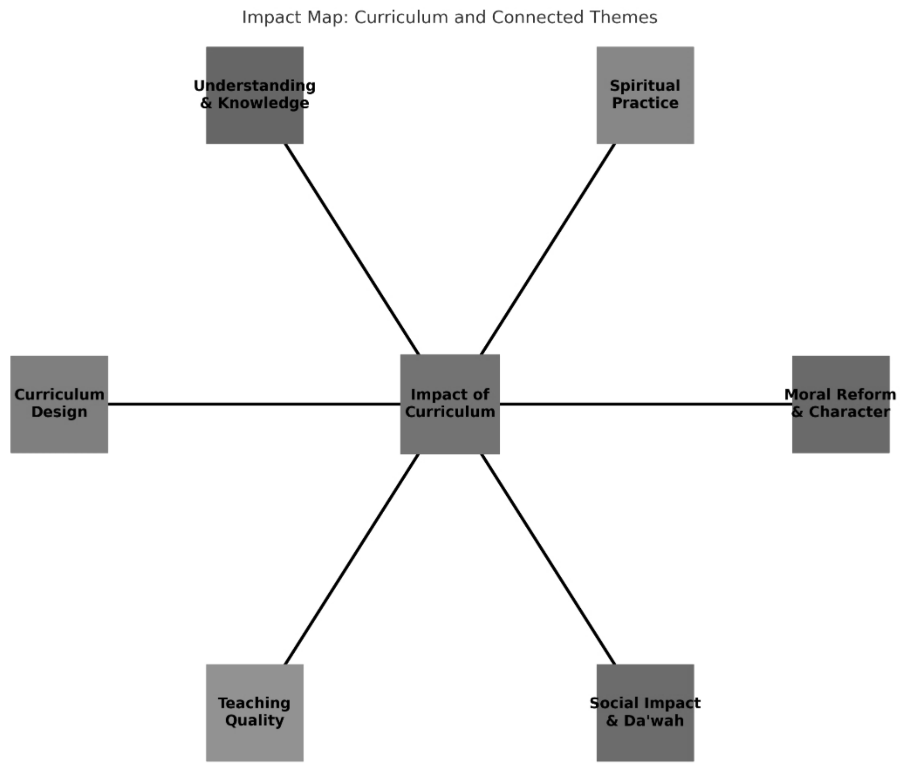
Impact Map: Curriculum and Connected Themes
Understanding & Knowledge
Spiritual Practice
Curriculum Design
Impact of Curriculum
Moral Reform & Character
Teaching Quality
Social Impact & Da'wah

Figure70

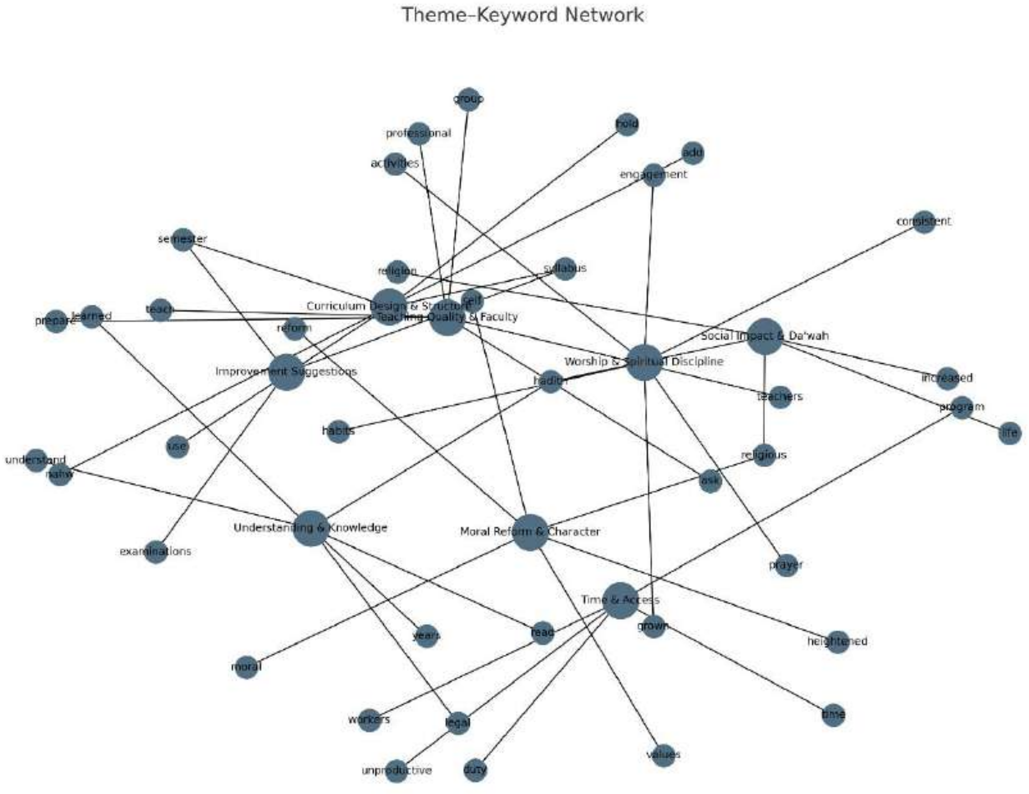

Figure71

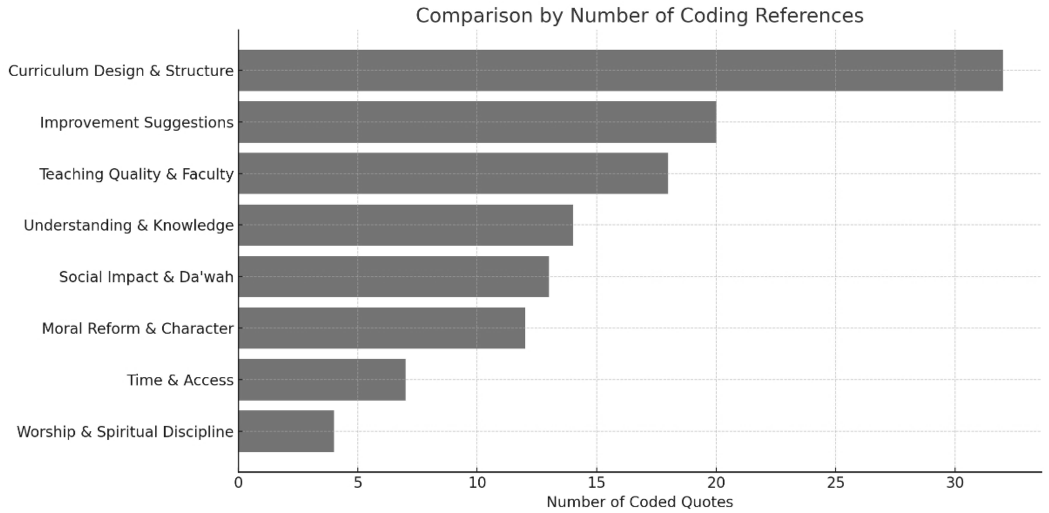

Figure72

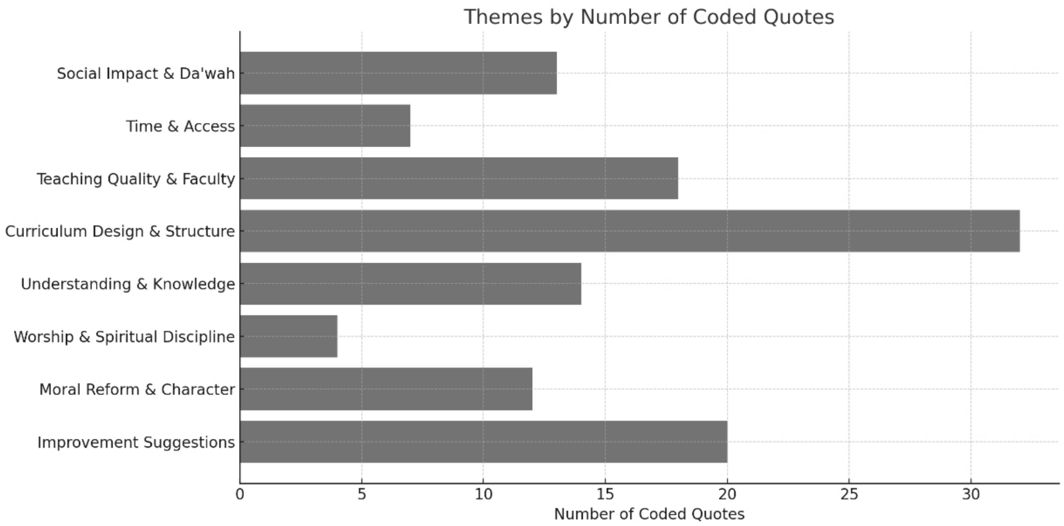
Themes by Number of Coded Quotes
Social Impact & Da'wah
Time & Access
Teaching Quality & Faculty
Curriculum Design & Structure
Understanding & Knowledge
Worship & Spiritual Discipline
Moral Reform & Character
Improvement Suggestions
0
5
10
15
20
25
30
Number of Coded Quotes

Figure73

5. خلاصہ نتائج وسفارشات(Conclusion)

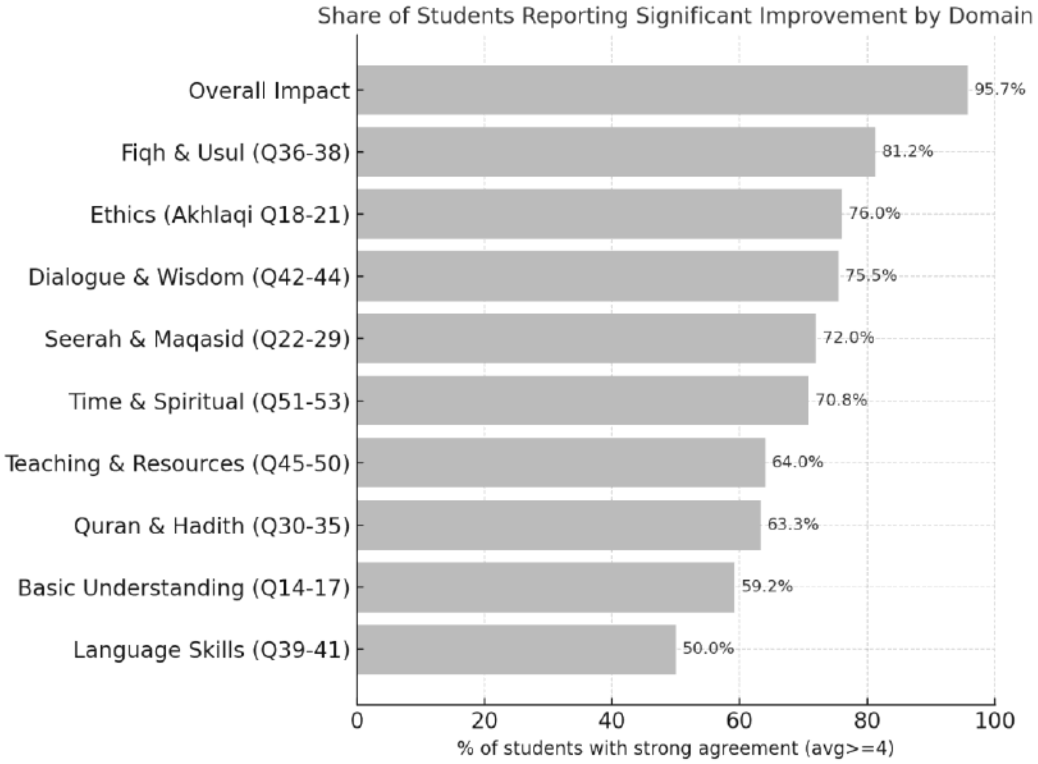

Figure74

5.1 خلاصہ

اس جامع سروے اور تجزیے کے بعد یہ واضح ہوا کہ کنزالمدارس کے کلیۂ الشریعہ پروگرام نے طلبہ کی علمی، اخلاقی اور روحانی زندگی پر مجموعی طور پر نہایت مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔ مقداری اعداد و شمار اور کیفی تاثرات دونوں اس نتیجے پر متفق دکھائی دیتے ہیں کہ نصاب کی جامعیت اور تربیتی ماحول نے فارغ التحصیل طلبہ کو وہ علم، فہم اور کردار مہیا کیا جس کا نصب العین مقرر تھا۔ تقریباً 95٪ شرکاء نے مجموعی طور پر پروگرام کو اپنی علمی و عملی زندگی کے لیے فائدہ مند قرار دیا اور اسی نسبت سے یہ پروگرام دوسرے موزوں افراد کو تجویز کرنے کی سفارش کی گئی۔ یہ غیر معمولی اطمینان اس بات کا غماز ہے کہ کورس اپنے اہداف کے حصول میں بڑی حد تک کامیاب رہا ہے اور طلبہ نے خود محسوس کیا کہ وہ چار سال قبل کی نسبت علمی اعتبار سے زیادہ مضبوط اور تربیتی لحاظ سے زیادہ سنجیدہ ہو گئے ہیں۔

سروے کے نتائج بتاتے ہیں کہ پروگرام کے تمام کلیدی علمی اجزاء میں طلبہ کی سمجھ بوجھ اور صلاحیتوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ قرآن، حدیث اور فقہ کے بنیادی تصورات پہلے کی نسبت زیادہ اچھی طرح ذہن نشین ہوئے جن پر ٪91 سے زائد طلبہ نے اتفاق کیا۔ اسی طرح اصولی وفقہی استدلال کے ساتھ مسائل کو حل کرنے کی اہلیت میں بھی واضح ترقی نظر آئی (تقریباً ٪81 شرکاء نے اعتراف کیا کہ ان کی استدلالی صلاحیت بڑھی ہے)۔ ایک بڑے حصے نے تسلیم کیا کہ وہ جدید پیش آمدہ مسائل کو قرآن وحدیث کے اصولوں کی روشنی میں جوڑنے کی بہتر سمجھ پیدا کر چکے ہیں (٪83 اتفاق)۔ گویا نصاب نے محض معلومات کا ذخیرہ فراہم نہیں کیا بلکہ طلبہ میں سوچنے سمجھنے اور نئے حالات پر قدیم اصولوں کو منطبق کرنے کی مہارت بھی پیدا کی ہے۔ اس پہلو کو مزید تقویت یوں ملتی ہے کہ جن طلبہ نے نصوص کے سیاق وسباق کو سمجھنے اور ان کی دلالتوں پر غور کرنے کو اپنی عادت بنایا، اُن کے دیگر علمی اسکور بھی بہتر رہے؛ جبکہ جن چند طلبہ نے اعتراف کیا کہ ابتدا میں وہ سیاق وسباق کو نظر انداز کر جاتے تھے، اُن کی مجموعی کارکردگی قدرے کم رہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متنی فہم میں گہرائی اور وسیع النظری، پروگرام کے مجموعی علمی فائدے کو دوچند کرتی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ کلیۃ الشریعہ نے طلبہ کو محض "کیا" بتانے تک محدود نہیں رکھا بلکہ "کیوں" اور "کیسے" سوچنے کی صلاحیت بھی پروان چڑھائی، جو ایک اعلیٰ تعلیمی پروگرام کا امتیازی نشان ہے۔

اخلاقی و رویّاتی تربیت اس پروگرام کا نہایت درخشندہ پہلو بن کر سامنے آئی۔ سروے کے تقریباً تمام شرکاء نے تصدیق کی کہ ان کی امانت داری، دیانت، حیا، برداشت اور اختلافِ رائے میں تہذیب جیسے اوصاف میں نمایاں بہتری آئی ہے (٪92-88 اتفاق)۔ طلبہ نے بتایا کہ وہ پہلے سے بڑھ کر خدمتِ خلق اور سماجی آداب کا خیال رکھنے لگے ہیں، اور معاملات میں عفو ودرگزر اور رواداری کا پہلو نمایاں ہوا ہے۔ ایک طالب علم نے لکھا: "کسی وجہ سے مجھے گھر میں غصہ آگیا تو میں نے اپنے آپ کو روکا" یعنی اب غصے یا جذبات میں بھی وہ اخلاقی اصول یاد رکھتے ہیں اور خود پر قابو پانے کی اہلیت پیدا کر چکے ہیں۔ اسی طرح کئی طلبہ نے ذکر کیا کہ "زبان اور نظر کی حفاظت کا شعور بڑھا" اور "گناہوں سے بچنے میں مدد ملی"۔ ان بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کورس کی برکت سے طلبہ کے اندر خود احتسابی اور نفس پر قابو پانے کا ملکہ پروان چڑھا۔ اگر مقداری نتائج سے اس کا موازنہ کریں تو ہمیں اسی بات کی تصدیق ہوتی ہے: جن اجزاء میں اخلاقی اصولوں کی پابندی کا تذکرہ تھا، ان میں اختلاف کرنے والوں کی شرح آٹے میں نمک کے برابر تھی (مثلاً صرف ٪4 نے کہا کہ وہ غصے میں اصول بھول جاتے ہیں)۔ اس پروگرام نے اخلاقی شعور کو صرف نظری نہیں رہنے دیا بلکہ اسے طلبہ کی روزمرہ عادات میں داخل کر دیا؛ یہی وجہ ہے کہ آج یہ فارغ التحصیل اپنی سچائی، وقت کی پابندی اور ذمہ داری میں اپنے ہم عصروں سے ممتاز نظر آتے ہیں۔

سیرتِ نبوی کی عملی پیروی اور رول ماڈلنگ اس تبدیلی کا مرکزی ذریعہ ثابت ہوئی۔ تقریباً ٪80 طلبہ نے کہا کہ وہ سیرتِ طیبہ کے واقعات سے اپنے روزمرہ فیصلوں میں رہنمائی لینے لگے ہیں۔ اساتذہ نے جس انداز سے خیر خواہی، حلم اور قول و

فعل کی یکسانی کا نمونہ پیش کیا، اس کا اثر یہ ہوا کہ 88٪ طلبہ نے اپنی قیادت اور ٹیم ورک کی صلاحیتوں میں سیرت کے اسباق کے ذریعے نکھار آنے کی بات کہی۔ طلبہ کے الفاظ میں: "ہم نے دیکھا کہ ہمارے اساتذہ دین کے بتائے اصولوں پر خود بھی کاربند ہیں؛ یہی چیز ہمیں عملی طور پر سکھا گئی کہ صرف کتابی بات کافی نہیں بلکہ اپنے کردار کو بھی ویسا ہی ڈھالنا ہے"۔ چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ طلبہ میں اتباعِ سنت کا جذبہ اور بزرگانِ دین کا احترام بے حد بڑھا۔ محبتِ رسول ﷺ و صحابہؓ کی کیفیات کے حوالے سے 84٪ سے زائد طلبہ نے اتفاق کیا کہ کورس نے ان کے دل میں یہ عشق اور جذبہ دوچند کر دیا۔ اس تربیت یافتہ محبت اور عملی پیروی نے طلبہ کے مجموعی رویوں کو سنوارنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اب وہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کو ایک جیتی جاگتی مثال کے طور پر دیکھتے ہیں اور پیش آمدہ معاملات میں رہنمائی کے لیے اسی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یوں نصاب نے جس "علمی اعتماد اور اخلاقی استقامت" کے سنگم کا خواب دیکھا تھا، سیرتِ نبوی کی برکت سے وہ متحقق ہوتا دکھائی دیا۔

مقاصدُ الشریعہ کا شعور اور مقصدیت کی نظر پیدا کرنا بھی اس پروگرام کی ایک بڑی کامیابی بن کر سامنے آیا۔ بیشتر طلبہ کے لیے اس سے قبل دین کے بنیادی مقاصد (حفاظتِ دین، جان، عقل، نسل، مال) شاید صرف الفاظ تھے، مگر اب 85٪ طلبہ نے تصدیق کی کہ یہ مقاصد ان کے ذہن میں نہایت واضح ہو چکے ہیں اور وہ شرعی احکام کو ان کی مقصدیت کے زاویے سے دیکھنے لگے ہیں۔ تقریباً 90٪–88 شرکاء نے بتایا کہ احکام و مسائل کی علت و حکمت کو سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا اور وہ صرف مسئلہ یاد رکھنے کے بجائے اس کے پیچھے کارفرما مصلحت و حکمت پر بھی غور کرتے ہیں۔ یہ تبدیلی ایک بنیادی فکری ارتقاء کی علامت ہے: طلبہ اب فروع کو اصول سے اور جزئیات کو کلیات سے مربوط کر کے دیکھنے کے قابل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جب زندگی میں کوئی نیا معاملہ پیش آتا ہے تو ان کی نظر حکم کی ظاہری شکل کے ساتھ ساتھ اس کی روح پر بھی جاتی ہے، اور وہ زیادہ متوازن اور اعتدال پسند فیصلہ کر پاتے ہیں۔ کیفی سوالات میں بھی طلبہ نے ذکر کیا کہ "ہمارے دین اور دنیا کے لیے بنیادی معیار فراہم ہوا ہے" اور "مزاجِ دین کی کچھ سمجھ حاصل ہوئی"۔ البتہ نتائج سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ نزاکتوں میں ابھی بہتری کی گنجائش ہے: مثال کے طور پر "ضرورت، مصلحت اور سدِّ ذریعہ کی حدود" جیسے اصولوں کو پوری طرح برتنے میں چند طلبہ کو تردد رہا (تقریباً 22٪ نے اس پہلو پر غیر یقینی یا اختلاف کا اظہار کیا)۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کیونکہ یہ اصول نسبتاً پیچیدہ ہیں، لیکن امید ہے کہ عملی تجربے کے ساتھ ساتھ ان کی تفہیم بھی پختہ ہوتی جائے گی۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو پروگرام نے ایک روایتی عالم کو فکرِ مقاصد سے آشنا کر کے عصرِ حاضر کے مسائل کا بصیرت افروز حل تلاش کرنے کا مزاج دیا، جو ایک غیر معمولی پیش رفت ہے۔

علمی مہارتوں میں بھی کلیۂ الشریعہ کے طلبہ نے نمایاں ترقی کی، اگرچہ چند پہلو نسبتاً کمزور بھی رہے۔ تفسیرِ قرآن اور علومِ حدیث میں طلبہ کی استعداد خاصی مستحکم ہوئی: تقریباً 77٪ طلبہ نے بتایا کہ مختلف تفاسیر کے تقابلی مطالعے نے قرآن فہمی

میں ان کی بصیرت بڑھادی اور 92٪ نے احادیثِ نبوی کے منتخب ابواب پڑھ کر اپنے اخلاقی اور تربیتی پہلوؤں کو مضبوط محسوس کیا۔ یہ اعداد و شمار اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث کا نصابی انتخاب اور تدریس نہ صرف علمی فائدہ دے رہی ہے بلکہ براہِ راست کردار سازی کا ذریعہ بھی بن رہی ہے۔ فقہ و اصولِ فقہ میں بھی اسی انداز کا رجحان دکھائی دیا 80٪ :سے زائد طلبہ نے فقہی ابواب کی ترتیب و منطق کو سمجھ لینے پر اتفاق کیا اور 89٪ نے اعتراف کیا کہ عبادات و معاملات کے اخلاقی مقاصد پر ان کی توجہ پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ یوں فقہ جیسے خشک مضمون کو بھی طلبہ نے محض مسائل کی فہرست کے بجائے اخلاقی شعور کے آئینے میں دیکھنا شروع کیا ہے۔ دوسری جانب عربی زبان اور نحو و صرف کی مہارت وہ شعبہ رہا جس میں سب سے کم طالب علم خود کو پُراعتماد محسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ 74٪ نے بتایا کہ متوسط درجے کے عربی متن کی قراءت و فہم میں ان کی گرفت بہتر ہوئی ہے، تاہم صرف 50٪ طلبہ نے اس بات سے مکمل اتفاق کیا کہ وہ اعراب کی تبدیلی سے معنی کے فرق کو سمجھنے میں مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ یہ نسبت دیگر پہلوؤں کے مقابلے میں کم ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ زبان دانی میں کچھ طلبہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ کیفی تبصروں میں بھی طلبہ نے تجویز کیا کہ عربی بول چال اور قواعد کی مشق کے لیے اضافی وقت اور سہولت ملنی چاہیے؛ مثلاً "صرف و نحو کو کم از کم پانچ سمسٹر تک مسلسل پڑھایا جائے اور عربی مکالمے پر مزید زور دیا جائے"۔ اس خلا کو پورا کرنے کے لیے اساتذہ اگر مزید مشقی اسباق، اعرابی تجزیے کی تمرینات اور زبان دانی کے عملی مواقع فراہم کریں تو امکان ہے کہ تمام طلبہ ایک معیاری سطح کی عربی مہارت حاصل کر لیں گے اور یہ آخری کمزور کڑی بھی مضبوط ہو جائے گی۔

تدریسی طریقہ کار، ادارہ جاتی وسائل اور تعلیمی ماحول کے بارے میں بھی تحقیق کے نتائج حوصلہ افزا مگر ساتھ ساتھ راہنمائی فراہم کرنے والے ہیں۔ بیشتر طلبہ نے کلاس میں مشارکتی تدریس (مباحثہ، سوال جواب، پریزنٹیشنز) کو سراہا اور 80٪ کے قریب نے کہا کہ اس سے ان کی تفہیم میں واقعی اضافہ ہوا۔ اساتذہ کی جانب سے ملنے والا اسیسمنٹ اور فیڈبیک بھی عمومی طور پر بروقت اور رہنما کردار کا حامل تھا، تاہم کچھ طلبہ کو اس میں تسلسل یا تفصیل کی کمی محسوس ہوئی (تقریباً 27٪ نے اس بارے میں غیر جانبدار یا منفی رائے دی)۔ خود طلبہ نے بھی تجویز کیا کہ "اساتذہ کرام لیکچر کی پہلے سے تیاری کیا کریں اور جہاں ضرورت ہو وہاں ملٹی میڈیا یا سلائیڈز استعمال کریں" تاکہ مشکل موضوعات میں زیادہ سہولت ہو۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ زیادہ تر طلبہ نے جدید تدریسی وسائل مثلاً پروجیکٹر، چارٹ یا صوتی و بصری معاونات کو مفید پایا (74٪ اتفاق) اور بتایا کہ ان سے خشک اور پیچیدہ مباحث بھی نسبتاً آسان ہو گئے۔ تاہم لائبریری اور آن لائن پورٹل سے استفادے کے معاملے میں ملا جلا رجحان دیکھنے کو ملا۔ فقط دو تہائی طلبہ (67٪) اس بات سے مطمئن تھے کہ نصابی کتب، آن لائن مواد اور لائبریری تک رسائی مناسب اور بھرپور رہی؛ باقی طلبہ یا تو غیر جانبدار تھے یا انہیں ان سہولیات سے پوری طرح فائدہ اٹھانے میں رکاوٹیں پیش آئیں۔ اس کی وجہ شام کے اوقات میں لائبریری کا محدود وقت، ذاتی مصروفیات یا آن لائن پورٹل کا کم استعمال ہو سکتی ہے۔ طلبہ نے اس

حوالے سے التجا کی کہ "آن لائن کلاسز اور ریکارڈ شدہ اسباق کی سہولت بھی مہیا کی جائے" اور "لائبریری کے اوقات کار بڑھائے جائیں یا کم از کم ڈیجیٹل لائبریری میسر ہو"۔ یہ تجاویز ظاہر کرتی ہیں کہ ادارہ اگر تدریسی وسائل کی دستیابی ہر طالب علم تک یکساں پہنچانے میں مزید محنت کرے تو تعلیمی تجربہ مزید یکساں اور معیاری ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود، مجموعی طور پر تدریسی ماحول کے بارے میں طلبہ کا تاثر بہت مثبت تھا۔ کلاس کا نظم وضبط اور حاضری کی پابندی کو 81٪ شرکاء نے پروگرام کی سنجیدگی برقرار رکھنے والا عنصر قرار دیا۔ تمام 50 شرکاء مرد حضرات تھے جن میں اکثر ملازمت پیشہ اور عمر رسیدہ طالب علم تھے؛ ان میں سے بھی بڑی اکثریت نے شام کی کلاسوں کو اپنے لیے نعمت قرار دیا کہ دفتری اوقات کے بعد انہیں معیاری تعلیم کا موقع ملا۔ یہ پہلو پاکستان جیسے معاشرے میں دینی تعلیم کی رسائی (access) کے لیے ایک قابل تقلید ماڈل پیش کرتا ہے کہ اگر اوقات اور انتظامی سہولیات حالات کے مطابق ڈھال دی جائیں تو پروفیشنل طبقہ بھی دینی تعلیم کے لیے وقت نکال سکتا ہے۔

اس تحقیق نے مقداری اور کیفی دونوں طریقوں سے نتائج کو ہم آہنگ کر کے دیکھا تو ایک بہت دلچسپ تصویر سامنے آئی: مقداری نتائج نے جو کچھ بتایا، طلبہ کے اپنے تبصروں نے اس کی بھرپور تائید کی اور اس میں جان ڈالی۔ مثال کے طور پر مقداری طور پر یہ بات سامنے آئی تھی کہ پروگرام کے باعث طلبہ کی عبادات میں باقاعدگی اور وقت کے نظم میں بہتری آئی (76٪ سے زائد اتفاق)؛ یہی بات طلبہ نے اپنے لفظوں میں یوں بیان کی: "نماز اور تلاوت کی پابندی بڑھی" اور "ذکر اور دعاؤں کی عادت بنی"۔ اعداد و شمار نے ظاہر کیا تھا کہ طلبہ میں اخلاقی جرأت اور خود پر قابو میں اضافہ ہوا؛ یہ حقیقت طلبہ کے اپنے تجربات میں "میں نے غصّے کے وقت خود کو روکنا سیکھا" جیسے واقعات سے ظاہر ہوئی۔ مقداری طور پر دینی علم اور شعور میں ترقی کے اشاریے بہت بلند تھے تو کیفی طور پر طلبہ نے "قرآن کا پیغام سمجھ آنے لگا"، "علمِ دین حاصل کرنے کا شوق بڑھا" اور "غلط اور درست میں فرق سمجھ آنے لگا" جیسی باتیں لکھ کر اسی علمی ارتقاء کی تصدیق کر دی۔ اسی طرح تربیتی وسائل کے حوالے سے جن طلبہ نے کچھ کمی محسوس کی تھی، اُنہوں نے کھل کر تجویزیں بھی دیں کہ "ہر سمسٹر کی کتابیں وقت پر ملیں، امتحانات بروقت ہوں اور آن لائن مواد زیادہ مہیا ہو"۔ یہ ہم وقتی متوازی تجزیہ (convergent analysis) اس مطالعے کی ایک قوت ہے کہ اس نے اعداد کی دنیا کو انسانوں کے اپنے احساسات کے ساتھ جوڑ کر دیکھا۔ دونوں زاویوں سے ملنے والا مشترکہ پیغام بہت واضح ہے: کلیۃ الشریعہ نے طلبہ کی سوچ اور کردار کو مثبت رخ پر حقیقی تبدیلی دی ہے۔ عددی شواہد اپنی جگہ معتبر ہیں مگر طلبہ کی اپنی کہانیاں اس تبدیلی کو جیتا جاگتا ثبوت بنا کر پیش کرتی ہیں، جس سے نتائج کا اعتماد اور بڑھ جاتا ہے۔

حاصل بحث یہ ہے کہ کنزالمدارس بورڈ کے کلیۃ الشریعہ پروگرام نے اپنے نصاب اور نظام کے ذریعے ایک ہمہ جہت کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ پروگرام روایتی دینی تعلیم کے معیارات کو برقرار رکھتے ہوئے جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ نظر آتا ہے اور اس نے ثابت کیا ہے کہ اگر تعلیم کے ساتھ تربیت اور کردار سازی کو مرکزی حیثیت دی جائے تو دینی مدارس کے

فضلاء نہ صرف علمی لحاظ سے بلکہ عملی زندگی میں بھی ممتاز ہو سکتے ہیں۔ اس تحقیق کے ٹھوس شواہد تعلیمی پالیسی سازوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ دینی نصاب کو پرانے سانچوں میں محدود رکھنے کے بجائے اس طرح کے مربوط اور نتیجہ خیز ماڈلز کو اختیار کریں۔ کلیۃ الشریعہ کے طلبہ میں جس علمی پختگی، فکری توازن اور اخلاقی بلندی کا امتزاج دیکھا گیا ہے، وہ اسی صورت پیدا ہو سکتا تھا جب نصاب کے ہر جز میں مقصدیت، معیاری تدریس اور تربیتی شعور کو شامل رکھا گیا ہو۔ کنز المدارس کے اربابِ انتظام کے لیے یہ نتائج خوش آئند بھی ہیں اور راہنمائی بھی فراہم کرتے ہیں کہ آئندہ نصاب کے مضبوط پہلوؤں کو اسی طرح جاری رکھتے ہوئے عربی زبان کی مہارت اور تدریسی وسائل کی دستیابی جیسے پہلوؤں پر مزید توجہ دی جائے۔ طلبہ کی تجاویز بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ آن لائن اور ڈیجیٹل ذرائع کو زیادہ مؤثر بنا کر اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے تسلسل سے پروگرام کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، یہ مطالعہ چونکہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا اولین مقداری تجزیہ ہے، اس لیے یہ دوسرے دینی اداروں کے لیے بھی ایک مثال اور معیار (benchmark) مہیا کرتا ہے۔

آخر میں، اس تحقیق کا سب سے اہم پیغام یہ ہے کہ ایک ایسا تعلیمی نظام جس میں علومِ دینیہ کی گہرائی، عصری مہارتوں کا امتزاج، اور تربیتِ اخلاص شامل ہو، وہ نہ صرف بہترین علمی نتائج دیتا ہے بلکہ طلبہ کی شخصیت کو بھی اس طور سنوارتا ہے کہ وہ دین کے سچے سفیر بن جاتے ہیں۔ کلیۃ الشریعہ کے فضلاء نے جو علمی سرمایہ اور عملی تربیت حاصل کی، وہ انہیں معاشرے میں مؤثر اور کارآمد کردار ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ پروگرام اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ دینی تعلیم میں اصلاح اور جدت کے ساتھ ساتھ اگر مقاصد پر مضبوط گرفت رکھی جائے تو عالمِ دین اور مصلحِ قوم کی وہ دوہری تصویر حقیقت کا روپ دھار سکتی ہے جس کی ہمارے معاشرے کو ضرورت ہے۔ اس مطالعے نے تعلیمی معیار اور تربیتی اثرات کو قابلِ پیمائش بنا کر نہ صرف کنز المدارس بورڈ کے منتظمین کو Feedback فراہم کیا ہے بلکہ قومی سطح پر دینی نصاب کی بہتری کے لیے ایک رہنما خاکہ بھی پیش کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مستقبل میں اسی نوعیت کی مزید تحقیقی کاوشیں دینی تعلیم کے میدان میں روشنی کے مزید مینار قائم کریں گی اور پالیسی سازی کو مستند اعداد و شمار کی بنیاد میسر آئے گی۔ کلیۃ الشریعہ کی یہ کامیابی دراصل اس سوچ کی کامیابی ہے کہ تعلیم اور تربیت جب یکجا ہوتی ہیں تو ایک نئی نسل تیار ہوتی ہے جو علم بھی رکھتی ہے اور کردار بھی۔

5.2. سفارشات برائے بہتری (Recommendations)

5.2.1. نصاب و پروگرام کی ترتیب:

نصاب کے اہم دینی مضامین (قرآن، حدیث، فقہ، عقیدہ و سیرت) پر یکساں توجہ برقرار رکھیں، مگر موضوعات کو گروہ بندی کر کے پڑھائیں تاکہ علمی تسلسل بہتر ہو اور غیر ضروری تکرار ختم ہو۔ ہر سمسٹر کی مخصوص کتب بروقت فراہم کی جائیں اور پرانے امتحانی پرچوں کے حل شدہ نسخے طلبہ کے لیے دستیاب کیے جائیں تاکہ وہ امتحانی تیاری مؤثر طریقے سے کر

سکیں۔ عربی قواعد (صرف و نحو) اور مکالمے کے لیے وقت میں اضافہ کریں تاکہ طلبہ زبان پر گرفت مضبوط کریں۔ اس کے علاوہ نصاب کو دورِ حاضر کے تناظر میں وقتاً فوقتاً جدید بناتے رہیں، جیسے تھیسز، تحقیقاتی مباحث اور عصری موضوعات کی شمولیت، تاکہ مضمون کی مطابقت عمل میں رہے۔

5.2.2. تدریس کے جدید طریقے ومعاون وسائل:

اساتذہ کو جدید تدریسی مہارتوں سے آراستہ کریں۔ کلاس میں وائٹ بورڈ، چارٹ، پروجیکٹر اور دیگر AV وسائل کا بھرپور استعمال یقینی بنایا جائے تاکہ مشکل موضوعات آسانی سے سمجھائے جا سکیں۔ تدریس سے پہلے استاد حضرات کو ہوم ورک کرنے اور لیکچر تیار کرنے کی حوصلہ افزائی کریں۔ اساتذہ کے لیے باقاعدہ ریفریشر کورسز اور ورکشاپس منعقد کریں تاکہ وہ نئے علمی اور تدریسی رجحانات سے روشناس رہیں۔ اسی طرح مطالعاتی وسائل کو مؤثر بنائیں: لائبریری کے اوقات کو شام میں بڑھائیں، آن لائن پورٹل اور ڈیجیٹل لائبریری کو فعال رکھیں، اور کلاسز کے ریکارڈ شدہ لیکچرز فراہم کریں تاکہ ملازمت پیشہ طلبہ سہولت سے علم حاصل کر سکیں۔

5.2.3. اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت:

اساتذہ کو صرف مواد پڑھانے کے بجائے طلبہ کی نفسیات اور عملی زندگی کے تناظر میں سکھانے پر توجہ دینا سکھائیں۔ مباحثے، گروپ ڈسکشن اور پریزنٹیشن کی تربیت دینے کی مشقیں متعارف کرائیں جس سے طلبہ استدلال اور تحقیق میں ماہر بن سکیں۔ اساتذہ کی اخلاقی ذمہ داری کو مضبوط بنانے کے لیے نصاب میں سیرت اور کردار سازی کے پہلو کو شامل رکھیں؛ اس سے نہ صرف علم بلکہ شخصیت سازی بھی ممکن ہو گی۔ اساتذہ کی پیشہ ورانہ استعداد کاری کے لیے مدتِ دورانِ سمسٹر تربیتی کورسز کا اہتمام کریں تاکہ وہ تدریسی معیار بلند رکھ سکیں۔

5.2.4. طالبِ علم کے نظام حاضری وسہولتیں:

تعلیم کا وقت ملازمت پیشہ افراد کے مطابق ترتیب دیں۔ شام کی کلاسوں کو برقرار رکھتے ہوئے امتحانات کے شیڈول میں بھی شام کے اوقات کو شامل کریں تاکہ عوام اور ملازمین آسانی سے شرکت کر سکیں۔ اسی طرح ہفتہ وار کلاسوں کی تعداد کو کم دنوں میں جامع انداز سے شیڈول کریں تاکہ مسافرت اور دیگر ذمہ داریوں کا توازن قائم رہے۔ حاضری کے پابندی نظام کو معیاری بنائیں، لیکن خصوصی حالات میں اضافی سہولتیں دیں۔ مزید برآں، لائبریری اور آن لائن وسائل تک رسائی بہتر کریں؛ مثال کے طور پر شام کے اوقات میں لائبریری کھولیں اور پورٹل پر جدید تحقیقاتی جرائد، کتابیں اپلوڈ رکھیں تاکہ طلبہ خود مطالعے میں مشغول رہ سکیں۔

5.2.5. اخلاقی وتربیتی اہداف:

پروگرام میں کردار سازی پر جاری توجہ کو برقرار رکھیں۔ سیرتِ نبویؐ سے متعلق عملی اسباق (قسط وار ہمہ جہت خلاصے، نقشے، تھری ڈی نمونہ جات) کو شامل کریں تاکہ طلبہ کو عملی رہنمائی واضح طور پر نظر آئے۔ اخلاقی تربیت کو وقتاً فوقتاً ورکشاپس، روحانی اجتماعات اور دعوتی مواقعوں کے ذریعے آگے بڑھائیں، جس سے طلبہ خود احتسابی، تواضع وعاجزی اور خدمتِ خلق کے اسلوب میں مزید ترقی کریں۔ عبادات اور اذکار کے معمولات کو مستحکم کرنے کے لیے روزانہ دینی سیشنز، فیضانِ ذکریا تصوف کی مشقیں جاری رکھیں؛ اس سے طلبہ کا روحانی تزکیہ مضبوط ہو گا۔

5.2.6. تحقیق وفکری لچک:

تحقیقی قابلیت کو فروغ دینے پر خاص زور دیں۔ نصاب میں اصولِ تحقیق کے حصہ کو عملی تجزیوں اور مختصر تحقیقی اسائنمنٹس کے ساتھ شامل کریں تاکہ طلبہ میں خود تحقیق کرنے کی عادت پیدا ہو۔ موضوعاتی مباحث (case studies) متعارف کرائیں جس سے شرعی نصوص کو عصری چیلنجز سے مربوط کرنا آسان ہو۔ سیاسی، سماجی اور معاشی موضوعات پر دلائل بنانے کی مشقیں کروائیں تاکہ علمی اور عملی دونوں پہلو مستحکم ہوں۔ اس سے شرعی علوم کے ساتھ جدید مہارتیں مل کر اجتماعی اور فکری اعتبار سے توازن قائم کریں گی۔

5.2.7. انتظامی بہتریاں:

نصابی نفاذ اور جائزے کی مسلسل درجہ بندی کو یقینی بنائیں۔ ہر سمسٹر کے بعد طلبہ اور اساتذہ کی آراء جمع کر کے کورس کی کمزوریوں کو دور کرنے کی حکمت عملی بنائیں۔ یہ عمل نہ صرف نصاب کو وقت کے تقاضوں کے مطابق تجدید کرے گا بلکہ معیارِ تعلیم کی داخلی جانچ کو بھی مؤثر بنائے گا۔ بالآخر، کنزالمدارس بورڈ کے کلیۃ الشریعہ کے فارغین کو متواتر پالیسی سطح پر راہنمائی اور سپورٹ دیں (مثلاً جاب پلیسمنٹ کی سہولت)، تاکہ یہ طلبہ علمی و عملی طور پر معاشرے میں مضبوط کردار ادا کر سکیں۔

[1] کنز المدارس بورڈ پاکستان، کوڈ بک کنز المدارس بورڈ 2024–25 (کراچی: مکتبۃ المدینہ، مئی 2024)، ص 5-10۔

[2] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 5-10۔

[3] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 5۔

[4] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 9۔

[5] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 5،6۔

[6] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 7،8۔

[7] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 8،7۔

[8] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 8،7۔

[9] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 8،7۔

[10] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 134۔

[11] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 135۔

[12] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 136۔

[13] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 137۔

[14] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 138۔

[15] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 139۔

[16] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 140۔

[17] کنز المدارس بورڈ، کوڈ بک 2024–25، ص 141۔

[18] Novita, Mona, Madyan Madyan, and Sukatin Sukatin. "The Framework of Islamic Educational Management to Improve Quality of Graduates." *JMKSP (Jurnal Manajemen, Kepemimpinan, dan Supervisi Pendidikan)* 6, no. 2 (2021): 309-317.

[19] Ali, Hapzi, and Kasful Anwar. "The Influence of Teaching Staff, Curriculum, Work Culture on the Management of Islamic Education." Journal of Accounting and Finance Management 4, no. 1 (2023): 118-124.

[20] Mulyadi, "Grasping the Management of Islamic Education Amidst the Digital Era," *International Journal of Public Health* 1, no. 2 (2024): 47–53, https://doi.org/10.62951/ijph.v1i2.24; Zelynda Zeinab Malizal, "Islamic Education and Globalization: Curriculum, Identity, and Digital Integration," *Sinergi International Journal of Islamic Studies* 3, no. 2 (2025): 22–35, https://doi.org/10.61194/ijis.v3i2.711

[21] Siregar, Kardina Engelina. "Increasing digital literacy in education: Analysis of challenges and opportunities through literature study." International Journal of Multilingual Education and Applied Linguistics 1, no. 2 (2024): 10-25; Putra, Ali Musri Semjan, and Kardina Engelina Siregar. "Challenges and Opportunities for Madrasah in Improving The Competence of Graduate Students." Al-Tanzim: Jurnal Manajemen Pendidikan Islam 7, no. 2 (2023): 492-505.

[22] Balu, Hidayanti, Meli Apriyanti, and Zainal Arifin. "Quality Management in Building Quality School Branding." *Studia Manageria* 6, no. 2 (2024): 157-172.

[23] Yaqien, Nurul, Siti Ma'rifatul Hasanah, and Fitratul Uyun. "Systematic Review and Mapping of Theses in the Management of Islamic Education Program Based on Ontological, Epistemological, and Axiological Studies." *J-MPI (Jurnal Manajemen Pendidikan Islam)* 9, no. 2 (2024): 101-113.

[24] Setiawan, Rahmadi Agus. "Pengembangan Kurikulum Pendidikan Agama Islam Berbasis Nilai: Telaah Teoretis Rahmatan lil 'Alamin dalam Pendidikan Tinggi." *Tut Wuri Handayani: Jurnal Keguruan dan Ilmu Pendidikan* 4, no. 2 (2025): 47-59.

[25] Siregar, Kardina Engelina. "Increasing digital literacy in education: Analysis of challenges and opportunities through literature study." International Journal of Multilingual Education and Applied Linguistics 1, no. 2 (2024): 10-25; Putra, Ali Musri Semjan, and Kardina Engelina Siregar. "Challenges and Opportunities for Madrasah in Improving The Competence of Graduate Students." Al-Tanzim: Jurnal Manajemen Pendidikan Islam 7, no. 2 (2023): 492-505.

[26] Zainuddin, Abdul Malik Karim Amrullah, and Indah Aminatuz Zuhriyah. 2025. "The Challenges of Developing Islamic Education Curriculum and Strategies for Its Development in Facing Future Competency Demands." Tafkir: Interdisciplinary Journal of Islamic Education. https://doi.org/10.31538/tijie.v6i1.1316

[27] Muhammad Iqbal, Teuku Zulfikar, and Silahuddin, "Curriculum Development Model of Islamic Education Based on the MB-KM Program," *International Journal of Innovative Research in Multidisciplinary Education* 3, no. 6 (June 2024): 942–952, https://doi.org/10.58806/ijirme.2024.v3i6n05

[28] Findiana, Finda, and Herwina Bahar. "INDEPENDENT EDUCATION FUNDING THROUGH ENTREPRENEURSHIP-BASED CURRICULUM AT ISLAMIC EDUCATION INSTITUTIONS." *Proceeding of The Postgraduate School Universitas Muhammadiyah Jakarta* 1 (2023): 205-218.

[29] Maulana, Irsyad. "Islamic education curriculum based on the Quran: Aligning education with societal needs." *IHTIROM: Jurnal Manajemen Pendidikan Islam* 3, no. 2 (2024): 501-518.

[30] Fikri, Achmad Fadhel, Hilalludin Hilalludin, and Azfa Nabil Shafi. "Orientasi Pendidikan Islam Pada Perguruan Tinggi Berbasis Pesantren Sekolah Tinggi Ilmu Tarbiyah Madani Yogyakarta (STITMA)." *Journal of Creative Student Research* 2, no. 4 (2024): 117-125.

[31] Baharuddin, Baharuddin, Ellychia Isnaini, and Lusiana Lusiana. "Islamic education curriculum that is relevant to the challenges of the times." *East Asian Journal of Multidisciplinary Research* 3, no. 3 (2024): 1045-1060.

[32] Diana, Diana, and Ahmad Muzammil Mohamed Shapawi. "Islamic Education Curriculum Development: Muhammad Iqbal's Thoughts on Progressive Islamic Education." *ITQAN: Jurnal Ilmu-ilmu Kependidikan* 15, no. 1 (2024): 75-86; Novita, Mona, Madyan Madyan, and Sukatin Sukatin. "The Framework of Islamic Educational Management to Improve Quality of Graduates." *JMKSP (Jurnal Manajemen, Kepemimpinan, dan Supervisi Pendidikan)* 6, no. 2 (2021): 309-317.

[33] Munadi, Muhammad. "Integration of Islam and science: Study of two science pesantrens (Trensain) in Jombang and Sragen." *Jurnal Pendidikan Islam* 5, no. 2 (2016): 287-303.

[34] Zheng, Mingying. "Conceptualization of cross-sectional mixed methods studies in health science: a methodological review." *International Journal of Quantitative and Qualitative Research Methods* 3, no. 2 (2015): 66-87.

[35] Çalişkan, Emre, Erdem Aksakal, Saliha Çetinyokuş, and Tahsin Çetinyokuş. "Hybrid use of Likert scale-based AHP and PROMETHEE methods for hazard analysis and consequence modeling (HACM) software selection." *International Journal of Information Technology & Decision Making* 18, no. 05 (2019): 1689-1715.

[36] Riger, S. T. E. P. H. A. N. I. E., and R. A. N. N. V. E. I. G. Sigurvinsdottir. "Thematic analysis." *Handbook of methodological approaches to community-based research: Qualitative, quantitative, and mixed methods* (2016): 33-41.

[37] Fetters, Michael D., Leslie A. Curry, and John W. Creswell. "Achieving integration in mixed methods designs—principles and practices." Health services research 48, no. 6pt2 (2013): 2134-2156.

[38] Teddlie, Charles, and Fen Yu. "Mixed methods sampling: A typology with examples." *Journal of mixed methods research* 1, no. 1 (2007): 77-100.